صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ

مباحثات

بروز پیر مورخہ 7 جون 1999

(بمطابق 22 صفر 1420 ہجری)

جلد 15 شمارہ 4

سرکاری رپورٹ

مندرجات	صفحہ نمبر
1۔ تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ	1
2 ۔ نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات	2
3۔ غیر نشاندار سوالات	44
4۔ اراکین اسمبلی کی رخصت	46
5۔ خصوصی کمیٹی کی تشکیل	47
6 ۔ تحاریک التوا	50
7 ۔ توجہ دلاؤ نوٹس ہا	63

جناب قائمقام سپیکر: معزز اراکین! مجھے خوشی ہو رہی ہے کہ اس وقت سپیکر چیمبر میں جناب سید شوکت حسین ندوی صاحب، قائم مقام سپیکر آزادکشمیر اسمبلی، تشریف فرما ہیں۔ میں آپ کی جانب سے اور اپنی جانب سے ان کا خیرمقدم کرتا ہوں۔ (تالیاں)

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب قائمقام سپیکر: Questions' Hour, جناب اکرم خان درانی، کوئسچن نمبر 778، لوکل گورنمنٹ کے حوالے سے ہے۔ جناب اکرم خان درانی صاحب، کوئسچن نمبر 778،

Absent. Mr. Muhammad Shuaib Khan, MPA (Swabi), Question

No. 802; please.

* 802 _ جناب محمد شعیب خان: کیا وزیر بلدیات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ۔۔۔

(الف) آیا یہ درست ہے کہ میرے حلقہ نیابت پی ایف نمبر ۹ میں کالو خان اور خٹ کو ملانے والا خوڑ پل گزشتہ بارشوں کی وجہ سے بہہ چکا ہے جس کی وجہ سے گاؤں کا رابطہ خٹ سے منقطع ہو چکا ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ پل ٹوٹنے کی وجہ سے مقامی کاشتکاروں کو اپنے کھیتوں میں کام کرنے کے سلسلے میں کافی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے؛

(ج) اگر (الف) اور (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت مذکورہ پل کو جلد از جلد تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب یوسف ایوب خان (وزیر بلدیات): (الف) یہ درست ہے کہ کالو خان اور خٹ کو ملانے والے کازوے کو گزشتہ بارشوں کی وجہ سے جزوی نقصان پہنچ چکا ہے۔ یہ کازوے ڈسٹرکٹ کونسل مردان نے بنایا تھا۔

(ب) جی ہاں، کازوے کو نقصان کی وجہ سے لوگوں کو مشکلات کا سامنا ہے۔

(ج) مذکورہ کازوے کی مرمت کیلئے ضروری تخمینہ تیار کیا جا رہا ہے اور عنقریب اس کی مرمت کا کام شروع کیا جائے گا۔

جناب محمد شعیب خان (صوابی): شکریہ۔ دا زما یو کونسچن دے چہ پہ کالو خان کښې یو خوړ دے، پہ هغې باندے یوه کازوے ده او هغه خوړ د هغه کلی په مینځ باندے تیر شوے دے۔ دوه درے کاله اوشو چه هغه کازوے اوبو اوړے ده او خلقو ته ډیر مشکلات دی۔ اوس بیا جون، جولائی او اګست راروان دے

او بارانونه به شروع کیږی نو نیم کلے یو خوا دے او نیم کلے بل خوا دے۔ یو خوا سکولونه دی او بل خوا د زمیندارو روټرو پټی دی۔ زمیندار خپل پټو ته خی نو چه کله بارانونه زیات اوشی نو هغه خوړ دومره ډک راشی چه بیا تک پکښې ډیر گران شی۔ تیر شوی وخت کښې یو سړے پکښې هم مړ وو، میخے پکښې هم مړے وے۔ وزیر بلدیات صاحب ناست دے، زه د هغه نه یو تپوس کومه چه آیا د دے منظوری شوے ده او که شوی وی نو دا به کله جوړیږی؟ خکه چه دوئ ونیلی دی چه "مذکورہ کازوے کی مرمت کیلئے ضروری تخمینہ تیار کیا جا رہا ہے اور عنقریب اس کی مرمت کا کام شروع کیا جائیگا" نو وزیر بلدیات صاحب د دا اووائی چه دا به کله جوړیږی؟ خکه چه په ډسټرکټ کونسل کښې چه څومره پیسے وے نو هغه خو هم هغه پخپل دغه باندے اولگولے او مونږ له نے هیڅ رانکړه۔

Mr. Acting Speaker: Honourable Minister, please.

جناب سلیم خان ایڈوکیٹ: زما یو ضمنی سوال دے سر، یو ضمنی سوال دے۔

Mr . Acting Speaker: Supplementary question , Saleem Khan Advocate.

جناب سلیم خان ایڈوکیٹ: جناب! زما د وزیر صاحب نه دا سوال دے چه صوابی ډسټرکټ کونسل کښې څلور کروړه روپو پورے فنډ دے، زه دا تپوس کومه چه وزیر موصوف صاحب حلقو کښې، PF-24, 25, 26, 27 کښې څومره څومره فنډ ورکړے دے؟ زه دا ضمنی سوال کومه۔

Mr . Acting Speaker: Saleem Khan Advocate! you need a fresh question.

جناب سلیم خان ایڈوکیٹ: که دا نه وی نو دا د راته اووائی چه د شعیب خان د حلقے د پاره نے څومره پیسے ویستے دی؟

جناب قائمقام سپیکر: هغه د شعیب خان د حلقے په حوالے سره جواب ورکوی۔ آنریبل منسٹر، پلیز۔

جناب سلیم خان ایڈوکیٹ: چه څومره پیسے نے ورله ویستی دی، صرف دا

س کوم۔

یر بلدیات: شکریہ، سپیکر صاحب۔ شعیب خان نے جس طرح یہ پرابلم پوائنٹ آؤٹ کیا ہے، This is quite genuine, I was in that area about two months back, ور خان صاحب کے ساتھ میں گیا تھا Who happens to belong to Swabi also, یر زمان شیر خان بھی تھے تو یہ پرابلم کالو خان کے کازوے کا پوائنٹ آؤٹ کیا گیا تھا اور م نے Estimates بنانے کیلئے ان کو ہدایت کر دی ہے کہ آپ Estimates دیں تاکہ م 'Maintenance & Repair' کے تحت کیونکہ یہ Causeway بنا ہوا تھا اور ٹوٹا ہے تو 'Maintenance & repair' کی مد کے نیچے آتا ہے جیسے ہی اس کے Estimates آئیں گے تو انشاء اللہ ہم ان کو بنا دیں گے۔ Kalu Khan is a very big village. It is one of the biggest villages in Swabi, this is very importent. یہ اچھا ہوا کہ شعیب خان صاحب نے پوائنٹ آؤٹ کر دیا لیکن ویسے بھی یہ کافی مسئلہ ہے اس ایریا کیلئے۔ باقی سلیم خان صاحب نے جس طرح یہ ضمنی سوال کیا، I am not prepared کہ ابھی تک کتنے فنڈز کونسے حلقے کیلئے ہوئے ہیں۔ It has to be a fresh question.

<u>جناب قائمقام سپیکر</u>: شعیب خان۔

<u>جناب سلیم خان ایڈوکیٹ</u>: زما یو Request دے جی۔

<u>جناب محمد شعیب خان (صوابی)</u>: زہ جی د وزیر صاحب د جواب نہ مطمئن نہ یم خکہ چہ دوئ دومرہ لوئے ظلم کوی چہ چرتہ ضرورت وی، دوہ درے کالہ اوشو چہ دا کازوے تباہ شوے دہ او شل خلہ -------

<u>وزیر بلدیات</u>: سپیکر صاحب! ایک تو شعیب خان نے کہا کہ مجھے کوئی فنڈز نہیں ملے، That is incorrect ان کو ابھی جو اپنے فنڈز ملے تھے Why did not he propose this scehme? ان کی Discretion پر ہم نے کچھ فنڈز دیئے تھے۔ اگر اتنا Important مسئلہ ہے ان کے حلقے کا تو ان کو سب سے پہلے یہ پوائنٹ آؤٹ کرنا چاہئے تھا۔

<u>جناب سلیم خان ایڈوکیٹ</u>: کتنے فنڈز دیئے تھے جی؟

<u>جناب محمد شعیب خان (صوابی)</u>: تاسو جی مونږ لہ څومرہ فنډ راکړے دے؟ تاسو خو مونږ لہ هیڅ هم نہ دی راکړی۔ دا خو د درے کالو مسئلہ دہ او پہ هغے خو چہ تاسو کوم دس لاکھ روپئ منظورے کړی دی نو پہ هغے دس لاکھ روپئ خو

نۀ لگی۔ په هغے باندے کم از کم پچیس، چھبیس لاکھ روپئ لگی او ستاسو سره پیسے شته دے۔ زما په حلقه کښ داسے غیر منتخب خلقو له دوئ پیسے ورکړے دی-------

جناب قائمقام سپیکر۔ آنریبل منسٹر! دیکھیں سیدھا--------

وزیر بلدیات۔ سپیکر صاحب! میں ایک عرض کرنا چاہتا ہوں------

جناب قائمقام سپیکر۔ میری بات سنیں، انہوں نے آن دی فلور آف دی ہاؤس یہ پوچھا ہے کہ کب بنا رہے ہیں؟ بس یہ بتا دیجئے۔

وزیر بلدیات۔ میری عرض سنیں جی، میں آن دی فلور آف دی ہاؤس یہ Commitment کر رہا ہوں اور یہ بتا رہا ہوں کہ Estimates کیلئے ہم نے ہدایت کر دی ہے۔ ظاہر ہے Estimates تب ہی بناتے ہیں جب گورنمنٹ کا کوئی کام کرنے کا ارادہ ہو کیونکہ Estimates بنانے پر بھی کافی ٹائم لگتا ہے۔ شعیب خان صاحب کہہ رہے ہیں کہ تین سال سے ٹوٹا ہوا ہے، آج شاید یہ Feel کر رہے ہیں کہ یہ اپوزیشن میں ہیں اور گورنمنٹ کی طرف سے ان کو پورے فنڈز جتنے ملنے چاہیئں۔ مجھے لگتا ہے ایسا ہی یہ feel کر رہے ہیں۔ اس سے پہلے تو یہ فنڈز ان کو برابر ملتے رہے ہیں۔ اگر اتنا Important مسئلہ تھا، اس وقت یہ خود نہیں کر سکے ہیں، ہم پھر بھی کرنا چاہتے ہیں اور انشاء اللہ Next financial year میں بنا کر دیں گے۔

Mr. Farid Khan Tofan: Janab Speaker! point of order.

Mr. Acting Speaker: Point of order.

جناب فرید خان طوفان۔ دا ډیره انتهائی اهم مسئله ده۔ دا منسټر صاحب چه کوم جواب ورکړو، د دے نه دوئ لوئے کنفیوژن په هاؤس کښ پیدا کړو۔ دے وائی چه ما تاسو له فنډ درکړے دے، شعیب ته وائی۔ مونږ دا معلومول غواړو چه منسټر صاحب شعیب خان ته Categorically اوښائی چه مونږ تاسو له څومره فنډ درکړے دے؟ ځکه چه زمونږ معلومات دا دی چه حکومت د اپوزیشن ممبرانو ته په ډسټرکټ کونسل کښ فنډز نه دی ورکړی۔ که داسے ممبر وی چه دوئ ورله ورکړی وی نو چه مونږ ته پته اولگی۔

جناب بشیر احمد بلور۔ پوائنٹ آف آرڈر، پلیز۔ سپیکر صاحب! جیسا کہ یوسف ایوب خان

نے فرمایا کہ گورنمنٹ کا ارادہ ہے کہ وہ کریں گے اورجو ارادہ ہوتا ہے' اس کا مطلب ہے کہ ہم کام کریں گے۔ میں یوسف ایوب صاحب سے پوچھتا ہوں کہ کتنی حکومتوں کے ارادے تھے کہ کوہاٹ ٹنل کو بنائیں گے اور لواری ٹنل کو بنائیں گے' میرے خیال میں تو بیس سال ہوگئے ہیں ان کے ارادے کو مگر وہ نہیں بنی۔ ارادے کی بات نہیں ہے۔ اس کیلئے کوئی فنڈز مختص کیے ہیں یا نہیں؟ یہ Categorically بتائیں۔

Mr. Acting Speaker: Honourable Minister, please.

وزیر بلدیات: یہ ٹنل کی بات کر رہے ہیں یا اس کازوے کی بات کر رہے ہیں؟

جناب بشیر احمد بلور: میں اسلئے کہہ رہا ہوں کہ آپ ارادے کی بات کر رہے ہیں تو ارادے تو سالوں سے ہیں مگر آپ یہ Categorically بتائیں کہ اس کیلئے فنڈز مختص کئے ہیں یا نہیں؟

جناب قائمقام سپیکر: آپ اس وقت کوہاٹ ٹنل پر بات کر رہے ہیں ------

سید محمد صابر شاہ: کوہاٹ ٹنل کا مسئلہ بہت اہم ہے اورمیں وزیر صاحب سے اس پر ضرور چاہونگا کہ اس کی یہ وضاحت فرمائیں کہ اس کی کیا پوزیشن ہے؟ یہ پورا ہاؤس بلکہ پورے صوبہ کی نظریں کوہاٹ ٹنل پر ہیں اورمیں مشکور ہوں بلور صاحب کا کہ انہوں نے آج یہ اہم مسئلہ اٹھایا۔

جناب قائمقام سپیکر: پیر صاحب! اس کیلئے آپ کو Fresh question داخل کرنا ہوگا۔

جناب بشیر احمد بلور: سپیکر صاحب! میری پھر بھی یہی خواہش ہوگی کہ وہ مسئلہ بڑا Important ہے' اس کیلئے کوئی فنڈز مختص کرنے کی بات کی جائے۔

جناب قائمقام سپیکر: آنریبل منسٹر صاحب! اگر آپ نے دوسرے سوالوں کے جواب دینے شروع کئے تو پھر Fresh question کیلئے آپ مطالبہ نہیں کر سکیں گے۔

جناب عبدالسبحان خان (وزیر اطلاعات): سر! اس میں-------

Mr. Acting Speaker: You keep it............

وزیر اطلاعات: آنریبل منسٹر نے خود کوتل کے متعلق سپلیمنٹری میں سوال اٹھایا ہے۔

جناب سلیم خان ایڈوکیٹ: سر! میں ایک Request کرتا ہوں آپ کی وساطت سے' تو پھر آپ جواب دیں۔

وزیر بلدیات: سپیکر صاحب! بشیر خان صاحب نے جو بات پوائنٹ آؤٹ کی ہے' پہلے میں

اس پر تھوڑی سی بات کر لوں۔ کوتل ٹنل کی پوزیشن آپ کو چاہئے تو انشاء اللہ کل ہی میں آپ کو بالکل ـــ انشاء اللہ اگلے مہینے پرائم منسٹر، نواز شریف صاحب کوتل ٹنل کی Open ceremony کریں گے جو صوبہ سرحد کا سب سے بڑا پراجیکٹ ہوگا۔ It is worth over 6 billion ruppes. (تالیاں)

جناب بشیر احمد بلور: یہ تو غلط طرف چلے گئے، ہم کوئسچن کر رہے ہیں، ہمارا ضمنی تو باقی رہ گیا۔

وزیر بلدیات: کوتل ٹنل کا تو آپ نے کہا ہے، میں نے تو نہیں کہا ہے۔ (شور)

جناب قائمقام سپیکر: شعیب خان صاحب کا جو Question under discussion ہے، وہ 802 ہے۔

وزیر بلدیات: سپیکر صاحب! جس طرح میں نے پہلے عرض کیا ہے --------

Mr. Humayun Saif Ullah Khan: Point of order.

جناب قائمقام سپیکر: ہمایون خان! آپ کا اس سوال کے حوالے سے کوئی ضمنی کوئسچن ہے؟

جناب ہمایون سیف اللہ خان: میرا ضمنی سوال یہ ہے جی کہ انہوں نے جو سوال کیا ہے، کل ویسے بھی جواب دیں گے -------

جناب قائمقام سپیکر: کوتل کے بارے میں بات نہیں ہو گی۔

جناب ہمایون سیف اللہ خان: سپیکر صاحب! کل جواب دیں گے تو اتنا بتا دیں کہ Last year اس کیلئے پچھتر کروڑ تھے، اس کا کیا ہوا؟ اس سے پہلے پچاس کروڑ تھے، اس کا کیا ہوا؟ یہ صحیح صحیح بتا دیں۔

وزیر بلدیات: جناب! میں یہاں سمری لا کر دے سکتا ہوں جی کہ ایک ارب روپے سے زیادہ کا منصوبہ ہے اور انشاء اللہ اس کی Consultancy بھی ہوگئی ہے اور ٹینڈر بھی ہوگئے ہیں، اگلے مہینے کام شروع ہو گا، انشاء اللہ۔

Mr. Acting Speaker: But you are replying about, you see, Kohat tunnel.

وزیر بلدیات:

Minister for Local Government: Sir! you are allowing them to

speek on this issue, should not I respond?

Mr. Acting Speaker: I am discouraging but you are encouraging.

Minister Local Government: I have to answer from the Government side.

جناب قائمقام سپیکر: کوئسچن نمبر 802 پر آپ کا کوئی سپلیمنٹری کوئسچن ہے؟ (مداخلت) سلیم خان! آپ کا بھی کوئی سپلیمنٹری کوئسچن ہے کوئسچن نمبر 802 پر؟ نہیں، تو پلیز، پلیز میرے خیال میں وزیر صاحب بڑے قابل ہیں۔

جناب فتح محمد خان (وزیر جنگلات): پوائنٹ آف آرڈر جی۔

جناب قائمقام سپیکر: جناب فتح محمد خان صاحب، آنریبل منسٹر۔

وزیر جنگلات: تاسو رولز اوگورئ جی، په رولز کښې خو صرف دا دی چه ډیر Simple سوال به کیږی او Simple جواب به منسټر ورکوی۔ یو سوال او یو جواب، یو سوال او یو جواب۔ دا ډسکشن د یو طرف نه او د بل طرف نه، دا خو پکښې، او بیا تاسو وایئ چه مطمئن شوئ، دا "مطمئن" ټکے خو په رولز کښې نشته۔ تاسو ورسره بیا دا اولیکئ چه ممبر به مطمئن کوئ جی۔

جناب قائمقام سپیکر: تاسو مهربانی اوکړئ، پیر صابر شاه صاحب به مو پوهه کړی۔

سید محمد صابر شاہ: جناب سپیکر! میں چیئر سے یہ گزارش کرونگا کہ یہ جتنے سوالات-----

جناب قائمقام سپیکر: جناب! آپ کا یہ سپلیمنٹری کوئسچن ہے؟

سید محمد صابر شاہ: نہیں، صرف اتنی گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ----------

جناب قائمقام سپیکر: پلیز، پلیز پھر آپ بیٹھ جائیں۔

سید محمد صابر شاہ: جی۔ سر! ایک سپلیمنٹری کوئسچن ہے۔

جناب قائمقام سپیکر: اس سوال کے حوالے سے ہے؟

سید محمد صابر شاہ: جی بالکل، کیونکہ اس سوال پر بہت زیادہ وقت ہم صرف کر رہے ہیں۔ میرے خیال میں محرک اور منسٹر صاحب دونوں اگر بریف سوال کریں اور یہاں سے جواب دیا جائے اور چیئر اس پر نظر رکھے تو --------

جناب قائمقام سپیکر: پیر صاحب! اگر آپ سوال کے محرک کو موقع دیں گے تو وہ بات کریں گے ناں۔

سید محمد صابر شاہ: جناب سپیکر! ہمارے Questions ہیں، ہم آپ سے گزارش کرتے ہیں، یہ نہیں کہ آپ اپنا فرض پورا نہیں کر رہے ہیں، آپ احسن طریقے سے اپنا فرض پورا کر رہے ہیں لیکن تھوڑا سا اگر آپ ان کو کہہ دیں تاکہ وقت ذرا کم صرف ہو۔

جناب قائمقام سپیکر: جناب سلیم خان۔

جناب سلیم خان ایڈوکیٹ: سر! زما یو Request دے۔ خبرہ دا دہ چہ د صوابئ سوال دے، لاړو کوهاټ تہ او بل پورہ وخت پہ دے باندے ضائع شو۔ زما صرف دا Request دے ستاسو پہ وساطت سرہ، یوسف ایوب خان ډیر ښہ سړے دے او دا یوہ ډیرہ لویہ مسئلہ دہ، حقیقت خبرہ دہ چہ مونږہ پہ اپوزیشن کښې یو او پہ شلور کروړہ روپئ فنډ کښې مونږہ تہ هیڅ نہ دی ملاؤ شوی خو مونږہ ورتہ دا Request کوؤ ستاسو پہ وساطت سرہ چہ پیسے ورسرہ شتہ دے او د دے د پارہ د اوس Announcement اوکړی۔ پیسے ورسرہ شتہ دے، هلتہ پرتے دی۔

Mr. Acting Speaker: Honourable Minister, please.

وزیر بلدیات: آپ اگر مجھے موقع دے دیں، میں شعیب خان صاحب کے سوال کا جواب دیتا ہوں۔ دیکھیں سپیکر صاحب، میں نے جیسے عرض کیا ہے کہ Estimates بن رہے ہیں، اب مجھے کیا پتہ ہے کہ وہ دس لاکھ کا Estimate بنتا ہے، پانچ لاکھ کا بنتا ہے یا بیس لاکھ کا۔ I give this assurance, this is a very genuine problem, ہم نے خود وہاں جلسے میں Commitment کی ہے کہ یہ بنا کر دیں گے۔

جناب قائمقام سپیکر: بس ٹھیک ہے۔

وزیر بلدیات: سلیم خان صاحب نے جو کہا ہے (مداخلت) سلیم خان صاحب! مجھے بات کرنے دیں۔ ان کا صرف ایک بڑا پراجیکٹ، مجھے پتہ ہے کہ صرف ان کے حلقے میں تیس لاکھ روپے کا ایک کازوے بن رہا ہے جو کہ ابھی شروع ہوا ہے، ان کے اپنے حلقے میں بلکہ انکے اپنے گاؤں میں شروع ہوا ہے۔

جناب سلیم خان ایڈوکیٹ: مجھے اس کے بارے میں پتہ بھی نہیں ہے حالانکہ عوامی

نمائندہ ہوں لیکن مجھے پتہ ہی نہیں ہے۔

وزیر بلدیات، آپ اپنے حلقے میں جائیں گے تو آپ کو پتہ چلے گا۔ اگر آپ نہ جائیں تو پھر تو میرا قصور نہیں ہے اور کوتل ٹنل کے حوالے سے سپیکر صاحب، مجھے سب سے زیادہ -- -----

Mr. Acting Speaker: Nothing about that.

وزیر بلدیات، سب سے زیادہ خوشی یہ ہو رہی ہے کہ فرید خان کرک میں بہت کم جاتے ہیں۔ وہاں کے لوگ ڈھونڈ رہے ہیں کہ فرید خان صاحب کہاں ہیں کیونکہ ان کو سفر زیادہ کرنا پڑتا ہے۔ کوتل ٹنل بن جائے گی تو یہ ہفتے میں ایک مرتبہ ضرور اپنے حلقے میں جایا کریں گے۔

Mr. Acting Speaker: Question No. 809, Honourable MPA, Baz Muhammad Khan Sahib.

* 809 _ جناب باز محمد خان، کیا وزیر بلدیات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع بنوں میں سرائے نورنگ ٹاؤن کمیٹی کی ہر سال اڈہ فیس کی نیلامی ہوتی ہے،

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت نے ہر سال مذکورہ نیلامی میں کم از کم دس فیصد اضافہ کرنے کو لازمی قرار دیا ہے،

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو۔۔

(ا) سال 1996 تا 1998 کے دوران مذکورہ ٹاؤن کمیٹی نے اڈہ فیس کتنی رقم میں نیلام کی ہے، نیز ہر سال کی الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے،

(۲) جولائی 1998 سے تا حال مذکورہ اڈہ فیس سے ہر مہینے کتنی آمدن حاصل ہوئی ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب یوسف ایوب خان (وزیر بلدیات)، (الف) جی ہاں۔

(ب) جی نہیں، یہ لازمی نہیں ہے لیکن پھر بھی اس سلسلے میں تمام لوکل کونسلوں کو ہدایات جاری کی گئی ہیں کہ وہ کوشش کریں کہ پچھلے سال کے ٹھیکے کی آمدن سے ٹھیکہ دس فیصد اضافے پر نیلام ہو جائے لیکن اگر ایسا نہ ہوا اور کونسل تین چار بار نیلام کرے مگر پھر بھی کامیابی نہ ہو تو تمام وجوہات حکومت کے نوٹس میں لائی جائیں کہ ان وجوہات

کی بناء پر اس ٹھیکے پر مناسب بولی نہیں آ رہی ہے تو حکومت اس ضمن میں اپنے اختیارات کو بروئے کار لاتے ہوئے دس فیصد کم ریٹ پر بھی منظوری دے سکتی ہے۔

(ج) یہ ٹھیکہ دس مہینوں کیلئے برائے سال 97-1996 میں مبلغ 1683331 روپے میں اور برائے سال 98-1997 دس مہینوں کیلئے 1500000 روپے میں نیلام ہوا۔

(ا) ماہ جولائی سے اکتوبر 1998 تک مذکورہ اڈہ فیس سے کل 231880 روپے کی آمدن ہوئی جس کی تفصیل حسب ذیل ہے :-

(ا) ماہ جولائی' 130000 روپے بذریعہ ٹھیکہ ایک ماہ۔

(۲) ماہ اگست' 33918 روپے بذریعہ محکمانہ وصولی۔

(۳) ماہ ستمبر' 31282 روپے بذریعہ محکمانہ وصولی۔

(۴) ماہ اکتوبر' 36680 روپے بذریعہ محکمانہ وصولی۔

کل: 231880 روپے۔

<u>جناب محمد اورنگزیب خان</u>: جناب سپیکر! اس میں میرا ایک ضمنی کوئسچن ہے۔

<u>جناب قائمقام سپیکر</u>: آپ کا ضمنی کوئسچن ہے؟

<u>جناب محمد اورنگزیب خان</u>: ہاں جی' اس سوال کے بارے میں۔

<u>جناب قائمقام سپیکر</u>: سوال نمبر 809 پر؟

<u>جناب محمد اورنگزیب خان</u>: ہاں' اس سوال کے بارے میں۔

<u>ایک آواز</u>: محرک تو نہیں ہے۔

<u>جناب قائمقام سپیکر</u>: ضمنی سوال ہو سکتا ہے۔

<u>جناب محمد اورنگزیب خان</u>: ضمنی سوال ہو سکتا ہے۔

<u>Mr. Acting Speaker</u>: Honourable Member, Aurang Zeb Khan.

<u>جناب محمد اورنگزیب خان</u>: سر! یہ جز (ج) کے جواب میں' ذرا ملاحظہ فرمائیں منسٹر صاحب ' "جولائی 1998 سے تا حال مذکورہ اڈہ فیس سے ہر مہینے کتنی آمدن حاصل ہوتی ہے' مکمل تفصیل فراہم کی جائے" ۔ انہوں نے وہاں "جولائی سے اکتوبر 1998 تک" کی تفصیل دی ہے' "تا حال" تفصیل فراہم نہیں کی ہے' نمبر ایک۔ دوسرا میرا کوئسچن یہ ہے کہ ماہ جولائی سے جیسا کہ یہ نمبر (ا) لکھا ہوا ہے' آمدن میرا خیال ہے ایک لاکھ تیس ہزار ہے' (یوسف ایوب صاحب' آپ کا خیال ہے اس طرف؟) ماہ اگست سے 33918 روپے بذریعہ محکمانہ

وصولی، پوری ایک لاکھ روپے کی آمدن کم ہوگئی ہے، کیوں؟ کیا ایک لاکھ روپیہ محکمہ کھا گیا ہے؟ اور ہر مہینہ یہی حال ہے، ستمبر بھی اور اکتوبر میں بھی۔ اس کا جواب دے دیں۔

Mr. Acting Speaker: Honourable Minister, please.

وزیر بلدیات: سپیکر صاحب! آج سے چند مہینے پہلے بھی باز محمد خان صاحب نے یہ چیز پوائنٹ آؤٹ کی تھی کہ ایک لاکھ تیس ہزار روپے مہینے کی آمدن تھی، جب وہ ٹھیکیدار بھاگ گیا اور یہ محکمہ کے پاس آئی ہے تو وہ تینتیس ہزار، اکتیس ہزار اور چھتیس ہزار ہوگئی۔ اس پر بھی میں نے خود انکوائری Initiate کروائی ایک ڈپٹی سیکرٹری کے ذریعے اور اس کی رپورٹ بھی میرے ساتھ رکھی ہوئی ہے۔ جس میں He has reported کہ یہ محکمے کے لوگ اس میں کوئی خردبرد کر رہے ہیں اور ان کے خلاف ایکشن لیا جائے۔

جناب قائمقام سپیکر: ایکشن لے لیا جائے گا یا آپ نے لے لیا ہے؟

وزیر بلدیات: نہیں، Officially جو Procedure ہوتا ہے اس کو سامنے رکھ کر چیف آفیسر اور ٹیکنیشن آفیسر کے خلاف ہم باقاعدہ طور پر رولز کے مطابق سخت ایکشن لیں گے۔

Mr. Acting Speaker: Honourable Member.

جناب محمد اورنگزیب خان: دو باتیں ہیں یا تو یہ سوال کمیٹی کے حوالے کیا جائے یا پھر یہ رپورٹ، میں Alternate بتاتا ہوں یوسف ایوب صاحب، یا پھر Alternate یہ ہے کہ انکوائری کی یہ رپورٹ اسمبلی میں پیش کی جائے۔

جناب قائمقام سپیکر: اسے اسمبلی میں Circulate کیا جائے۔

جناب محمد اورنگزیب خان: جی، اسمبلی میں Circulate کی جائے۔

جناب قائمقام سپیکر: ٹھیک ہے جی۔

وزیر بلدیات: جی، Circulate کر رہے ہیں۔

جناب بشیر احمد بلور: جناب سپیکر صاحب! ایک ضمنی سوال یہ ہے کہ آیا وزیر صاحب ارادہ رکھتے ہیں کہ پھر ان آفیسرز سے ریکوری بھی کی جائے گی یا خالی ان کو صرف Suspend کرے اور باقی پیسوں کو چھوڑ دیا جائے گا؟ ریکوری کریں گے کہ نہیں؟

جناب محمد اورنگزیب خان: وہ تو تب ریکوری کریں گے جب رپورٹ آئے گی۔

وزیر بلدیات: رولز کے مطابق، اگر غلطی ہوئی ہو تو کیوں نہیں کریں گے۔

Mr. Acting Speaker: Assembly Question No. 818, Honourable

Member, Najmuddin Khan, MPA, to please move. Not present. Honourable MPA, Haji Abdur Rehman Khan, Question No. 876.

*876 _ حاجی عبد الرحمان خان: کیا وزیر بلدیات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ___
(الف) آیا یہ درست ہے کہ متھرا سارہ سنگ سڑک کی حالت بہت خراب ہے؛
(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ سڑک کی تعمیر کب کی گئی تھی؟

وزیر بلدیات: (الف) جی ہاں' یہ درست ہے۔
(ب) یہ سڑک 1981-82 میں ڈسٹرکٹ کونسل پشاور نے بنائی تھی اور اس کیلئے ضروری رقم کا بندوبست شوگر کین سیس سے کیا گیا تھا۔ مذکورہ روڈ کی مرمت کیلئے مبلغ پانچ لاکھ روپے کا تخمینہ تیار کیا گیا ہے اور عنقریب اس پر کام شروع ہو جائے گا۔

حاجی عبدالرحمان خان: جناب سپیکر صاحب! دے کښې زه د وزیر صاحب نه ضمنی دا تپوس کوم چه دا څومره سړک دے، د دے سړک اندازه تا ته شته دے؟ یو۔ دویمه دا چه په دے باندے اعراب شته او هغے باندے پل شته که پل نشته؟ دریم ضمنی سوال دا دے چه په موجوده دورکښې د یو میل په Black topping باندے څومره روپے لګی؟ نو دا چه تاسو پینځه لکهه روپئ دے سړک له ایښودے دی، په دے به نے غاړے جوړوئ او که څه به کوئ؟

Mr. Acting Speaker: Honourable Minister, please.

وزیر بلدیات: سپیکر صاحب! میرے خیال میں وہ جواب سے مطمئن ہیں کہ یہ 1982 میں بنا ہے' شوگر سیس کے پیسوں سے ڈسٹرکٹ کونسل نے بنایا ہے۔ یہ تقریباً ایک کلومیٹر روڈ ہے اور اس میں تقریباً تین Villages آتے ہیں جن کی آبادی دس ہزار سے زیادہ ہے۔ یہ ہم مانتے ہیں کہ اس روڈ کی Condition کافی خراب ہے۔ اب خان صاحب یہ پوچھ رہے ہیں کہ پیسے کتنے لگتے ہیں تو یہ روڈ پر Depend کرتا ہے' میں Personally تو کبھی بھی اس روڈ پر گیا نہیں ہوں لیکن مختلف قسم کے روڈز ہوتے ہیں۔ Road bearing capacity ہوتی ہے' اس کی Width ہوتی ہے۔ اندازاً ہم نے پانچ لاکھ روپے کی رقم ذہن میں رکھی ہوئی تھی کہ اس کے M&R پر لگائیں گے اور انشاء اللہ' ظاہر ہے انجینیرز جب گئے ہیں تو اس روڈ کی Condition کے مطابق Estimate لگا کر آئے ہیں۔ ہم نے جتنی بھی Repair کرنی ہے' جتنے پیسے بھی لگیں اس پر' چاہے وہ بارہ فٹ

خرکئی مالاکنڈ کو اجارہ پر دیا گیا تھا چونکہ ٹھیکہ بغرض درآمدی، برآمدی ٹیکس کیلئے تھا۔ بدیں دوران ہاروسٹنگ ہاؤسنگ کوآپریٹو سوسائٹی مینگورہ سوات نے حالات کو ناگوار سمجھتے ہی امپورٹ ٹیکس کے خلاف ہائیکورٹ سے رجوع کیا تو عدالت عالیہ نے مدعی کے حق میں ٹمبر ٹیکس (درآمدی) پر از مورخہ 29-9-1996 کو حکم امتناعی جاری کیا اور ٹھیکیدار کو درآمدی ٹیکس پر چار سو روپے فی ٹرک کے حساب سے جو مقررہ شدہ تھا، جس پر ٹھیکیدار نے وقت کی نزاکت کو دیکھتے ہوئے سینیئر سول جج ملاکنڈ، بٹخیلہ سے رجوع کیا جس پر عدالت نے ٹھیکیدار کو 50 % قسط کی ادائیگی کا حکم دلوایا۔ حالات کو دیکھتے ہوئے ایڈمنسٹر ضلع کونسل مالاکنڈ نے کونسل بورڈ کو اس ضمن میں رہنمائی کیلئے چھٹی نمبر 658 / محررہ 28-12-1996 فیصلہ دیا کہ ٹھیکیدار از مورخہ 1-8-1996 تا 13-11-1996 سو فیصدی قسط داخل کرے کیونکہ اسی دوران عدالت اعلیٰ، علاقہ قاضی نے امپورٹ ٹیکس کی وصولی نہیں روک دی تھی اور مورخہ 14-11-1994 تا 30-6-1997 پچاس فیصدی عدالتی حکم کی بجائے ساٹھ فیصدی اقساط کی ادائیگی پر فیصلہ دیا تھا جس کی بناء پر ٹھیکیدار کو 1,84,25,000 روپے سے کم ہوکر 1,34, 25,000 روپے ہو گئے اور ٹھیکیدار کو پچاس لاکھ روپے کی معافی دی گئی اور دوسری طرف کونسل کو بھی مزید نقصان سے بچایا۔

(ج) جواب جز (الف) اور (ب) میں موجود ہے تاہم ضلع کونسل ملاکنڈ نے کوئی بے قاعدگی نہیں کی ہے اور حکومت نے حالات و واقعات کی نزاکت کا احساس کرتے ہوئے اور ضلع کونسل کے بہترین مفاد میں متذکرہ بالا رقم کی ایڈجسٹمنٹ کی اجازت دی ہے۔

جناب محمد شعیب خان (ملاکنڈ): پہ دے سوال کښې ما وئیلي دي چه "پینتالیس لاکھ روپے وصول ہو چکے ہیں اور پچاس لاکھ واجب الادا کثیر رقم کی وصولی کیلئے مقدمات چل رہے ہیں" اور "تقریباً پچاس لاکھ روپے امپورٹ/ایکسپورٹ کے ٹھیکیداروں کو معاف کر دیئے گئے ہیں" د دے جواب مسنتر څه ډیر لمبا چوړا ورکړے دے، څه دوه صفحے دي خو زه د دوئ نه دا تپوس کوم چه دا کومو باندے مقدمے چلیږي او دا کومے چه لا وصول شوے نه دي نو د دے د وصولئ د پاره او دا پینتالیس لاکھ روپئ تهیکیدار ته Remission ورکړے شوے دے، ما ته د دوئ صرف دا وضاحت اوکړي چه دا په کوم قانون باندے دوئ ورکړے دے؟

Mr. Acting Speaker: Honourable Minister, please.

جناب نیک عمل خان: پہ دیکښې زما یو ضمني سوال دے۔

جناب قائمقام سپیکر: پہ دیکښ د نیک عمل خان ضمنی سوال دے۔ ایک منٹ آپ کا ضمنی سوال ہے؟

جناب نیک عمل خان: او جی۔ یره منسټر صاحب د اول دا اووائی چه دے خلقو ته څومره قرضه پورے ده؟ څومره قرضه؟

جناب قائمقام سپیکر: سید احمد خان صاحب! آپ کا بھی ضمنی سوال ہے؟

جناب نیک عمل خان: پہ دیکښ ټهیکیدارانو ته څومره قرضه پورے ده؟

جناب سید احمد خان: جناب سپیکر صاحب! مہربانی۔ میرے خیال میں شعیب صاحب کا یہ بڑا Important question ہے۔ ٹھیکیداروں کا ڈسٹرکٹ کونسلوں کے فنڈز اسی طرح سے لے کر بھاگنا اور ادائیگی نہ کرنا اور ڈسٹرکٹ کونسلوں کو انتہائی نقصان پہنچانا' یہ تو ایک معمول بن گیا ہے۔ ہر جگہ' سارے صوبے میں یہی ہو رہا ہے۔ ایک کام کا ٹھیکہ لیتے ہیں اور پھر پچاس لاکھ ان میں سے وہ معاف کراتے ہیں اور یا عدالتوں میں جا کر Stay لیتے ہیں۔ تو کیا گورنمنٹ کوئی ایسی پالیسی نہیں بنا رہی کہ ان لوگوں کو پابند کیا جائے تا کہ وہ ڈسٹرکٹ کونسلوں یا لوکل کونسلوں کو اس طرح نقصان نہ پہنچائیں؟ یہ تو بڑا Important question ہے۔

جناب قائمقام سپیکر: آنریبل منسٹر' پلیز۔

Minister for Local Govt: Sir, this was a very good Question by Shoaib Khan. I am willing if he so desires, you can take it up in the Standing Committee کہ Threadbare اس کو Discuss کریں کہ گورنمنٹ کی طرف سے یہ Remission نہیں مل رہی ہے' یہ عدالت کی طرف سے ہوئی ہے۔

جناب قائمقام سپیکر: ټهیک شوه۔ دا کمیټئ ته Refer کوؤ۔

وزیر بلدیات: اور It is too complicated. آدھا گھنٹہ بھی میں ان کو سمجھاؤں تو میرا خیال ہے کہ ان کو صحیح طرح سے سمجھ نہیں آئے گی کیونکہ یہ Litigations کے مسئلے ہیں اور عدالتوں نے Decide کئے ہیں۔ باقی سید احمد خان صاحب کا جو سوال ہے تو میرا خیال ہے کہ کوئی ایسا قانون اگر اسمبلی بھی پاس کرے' ہماری اسمبلی یا نیشنل اسمبلی' تو پھر بھی ہم کسی آدمی کو روک نہیں سکتے ہیں کہ وہ عدالت میں نہ جائے۔ That is not possible. Any one, who want to go the court ---------

جناب قائمقام سپیکر: شعیب خان! تاسو مشکور یئ؟ بنه، ٹھیک ده۔

جناب محمد شعیب خان (ملاکنڈ): جناب سپیکر صاحب! ستاسو هم مشکور یم او د وزیر صاحب هم مشکور یم چه دا سوال کمیټئ ته لاړو۔ بس زما په دغے کښې مطلب وو۔

Mr . Acting Speaker: O . k . Is it the desire of the House that Question No . 899 , moved by Honourable Member , Muhammad Shoaib Khan , may be referred to the concerned Standing Committee?

(The Motion was carried.)

Mr . Acting Speaker: The 'Ayes' have it . The Question No . 899 , moved by Honourable Muhammad Shoaib Khan , MPA , is referred tothe concerned Standing Committee. Thank you.

Mr. Muhammad Shoaib Khan (Malakand): Thank you, Sir.

Mr . Acting Speaker: Mr . Hamidullah Khan , MPA , to please ask his Question No. 903. Not persent.

وزیر صاحب! آپ نے کیا کمال کیا ہے کہ نجم الدین بھی نہیں ہیں، حمید اللہ خان بھی نہیں ہیں، کچھ چکر ہے یا میٹنگ ہے؟ باز محمد خان اور اکرم خان درانی بھی آج نہیں آئے ہیں، ان کے بھی Questions تھے، وہ لیٹ ہیں۔ Janab Naik Amal Khan Sahib, MPA, to please ask his Question No. 920, please.

* 920 ـ جناب نیک عمل خان: کیا وزیر بلدیات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ

(الف) آیا یہ درست ہے کہ گڑ سیس پر بولی دی جاتی ہے۔

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو۔

(۱) گڑ سیس سے ملاکنڈ ایجنسی کو کتنی رقم فراہم کی جاتی ہے۔

(۲) گڑ سیس کا قرضہ کن لوگوں کے ذمہ واجب الادا ہے۔

(۳) تاحال کتنے لوگوں سے قرضے وصول کئے گئے ہیں۔

(۴) جن لوگوں سے یہ قرضہ وصول نہیں کیا گیا ہے، ان کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب یوسف ایوب خان(وزیر بلدیات): (الف) جی ہاں، بولی دی جاتی ہے۔
(ب) گڑ سِس حکومت صوبہ سرحد کا لگایا ہوا ٹیکس ہے جس میں سے ضلع کونسل ملاکنڈ کو وصولی پر صرف پانچ فیصد کے حساب سے رقم ملتی ہے جو کہ گڑ سِس کی وصولی پر مامور اہلکاروں کی تنخواہ و دیگر اخراجات پر صرف کی جاتی ہے جبکہ پچانوے فیصد رقم صوبائی حکومت کے فنڈ میں داخل کی جاتی ہے۔
(ا) گڑ سِس کی رقم برائے سال 98-1997 محب گل، ٹھیکیدار کے ذمہ واجب الادا ہے۔
(۲) چونکہ ٹھیکیدار مذکورہ نے پشاور ہائیکورٹ سے حکم امتناعی حاصل کیا ہوا ہے اور مقدمہ عدالت عالیہ میں زیر سماعت ہے جس کی پیشی گیارہ فروری 1999 مقرر تھی مگر سماعت نہ ہوسکی۔ ٹھیکیدار مذکورہ کے ذمہ واجب الادا رقم مبلغ 24,58,507 روپے عدالتی فیصلہ کے بعد وصول کئے جا سکیں گے۔
(۳) جواب جز (۲) میں موجود ہے۔

جناب نیک عمل خان: مہربانی، سپیکر صاحب۔ جناب! دوئ د جز (ب) پہ جواب کښې وائي چه پانچ فیصد گړ سس هلته ملاکنډ ایجنسئ کښې جمع کوي۔ څومره منډے ترړے پرے ملاکنډ ایجنسی کوي، مقدمه بازي او هر څه هغوي کوي او هغوي ته پکښې صرف پانچ فیصد ملاویږي۔ زه د دوئ نه صرف دا تپوس کوم چه د دے گړ سس دا رقم په څه لگي او دا د زمیندار بنو نه چه حاصلوي نو دا د زمیندارو په کار باندے راځي او که نه او دوئ په دے باندے څه کوي؟ ما دِ په دے باندے پوهه کړي۔

Mr. Acting Speaker: Honourable Minister, please

وزیر بلدیات: سپیکر صاحب! یہ تو بڑا Clear ہے۔ یہ پراونشل ٹیکس ہے ' It is not a Council tax. کونسل، پراونشل گورنمنٹ کیلئے صرف Collection کرتی ہے اور اس سے جتنی Collection ہوتی ہے تو اس Collection میں سے 5 % وہ کونسل کو دیتے ہیں For their recurring day to day expenditure. The rest of the money, since it is a provincial tax, comes to the exchequre of Province.

Mr. Acting Speaker: Provincial?

وزیر بلدیات: Provincial, so provincial tax you can't say کہ جی یہ کونسل

میں کیوں نہیں لگا رہے ہیں، وہ تو پراونشل ٹیکس ہے، Province کو ہی جاتا ہے۔

Mr. Acting Speaker: Honourable Member.

جناب نیک عمل خان: دا خو مونږه هلته کښې په ضلع کښې وصولوؤ- ما دِ په دے باندے پوهه کړی چه دا پراونشل تیکس څنګه دے؟

وزیر بلدیات: میں عرض کرتا ہوں سپیکر صاحب۔

جناب قائمقام سپیکر: شعیب خان! ابھی بات سن لیں ناں۔ شعیب خان، سپلیمنٹری۔

جناب محمد شعیب خان (ملاکنڈ): دا جی لکه څنګه چه نیک عمل لالا اووئیلو او وزیر صاحب جواب ورکړو چه پانچ پرسنټ د کونسل او نور د پراونشل گورنمنټ په صوابدید باندے دے، نو صرف دومره به اووایو که دا ټول د پراونس په سطح باندے وی خو مونږه خیر دے، دا نه وایو، د دے به مطالبه نه کوؤ خو که فرض کړه زمونږه مالاکنډ ډسټرکټ کونسل سره داسے زیاتے کیږی نو پکار ده چه وزیر صاحب مونږه ته د دے وضاحت اوکړی چه مونږه ته پکښې د 5 % خبره نه، مونږ له دبرابر پکښې خپله حصه راکړی۔

Mr. Acting Speaker: Honourable Minister, please.

وزیر بلدیات: جناب سپیکر صاحب!

Minister for Local Government: Sir , this is not the only provincial tax , there is 'Education Cess' which is Provincail Government's.

یہاں جو افغانستان ٹریڈ کیلئے ٹیکس ہے، وہ پراونشل گورنمنٹ کا ہے۔ پھر تو کروڑوں روپے پشاور کو آئیں گے، سب سے زیادہ آمدن تو یہاں ہوتی ہے۔ خیرآباد میں ٹوبیکو سس جو ہے یا ہری پور کی چونگیاں جہاں سے Tobacco Growing یا مانسہرہ یا زیادہ تر صوابی سے آتا ہے اور میرا خیال ہے سات یا آٹھ کروڑ روپے پراونشل گورنمنٹ کو Collect ہوتا ہے جو پراونشل گورنمنٹ کے اکاؤنٹ میں دیا جاتا ہے، پورے صوبے میں Spend ہوتا ہے۔ کوہستان میں چائنا کے ذریعے جو ٹریڈ ہوتی ہے اور وہاں جو ٹیکس لگتا ہے، That is a provincial tax. ہر جگہ Collecting ادارے کو پانچ فیصد دیا جاتا ہے For day to day collecting, it is not only in Malakand Agency.

'Tobacco Cess' ہے ، 'Education Cess' ہے ، مختلف قسم کے Cesses ہیں جو Collect کونسلز کرتی ہیں لیکن پیسے پراونشل گورنمنٹ کے اکاؤنٹ میں Deposit کرانے پڑتے ہیں۔

جناب قائمقام سپیکر: نیک عمل خان۔

جناب نیک عمل خان: دا گُڑ سس دے او دا د زمیندارو نه اخستے کیږی۔ داوزیر صاحب د ما ته دا اووائی چه دا په زمیندارو، په کوم بهبود باندے لگی او څه پرے کیږی؟ سپرے پرے کیږی، څه پرے کیږی؟

جناب قائمقام سپیکر: منسٹر صاحب خو جواب ورکړے دے۔

جناب نیک عمل خان: او زه خو وایم چه زمونږه ملاکنډ ډسټرکټ کونسل چه دے، د هغے دومره دغه خو نه دے چه د هغے نه دوئ دا پیسے اخلی او Province له نے ورکوی۔ پکار دی چه په هغے کښ مونږ له کم از کم څه حصه خو راکړی۔

Mr. Acting Speaker: Minister, please.

وزیر بلدیات: سپیکر صاحب! میں ان کو سمجھانا چاہتا ہوں کہ Councils are not authorized کہ گڑ پر Cess لگائیں، لگا ہی نہیں سکتے ہیں۔ کونسل Authorize نہیں ہے کہ ٹوبیکو سس پر ٹیکس لگائیں یا ایجوکیشن پر لگائیں، یہ صرف پراونشل گورنمنٹ کر سکتی ہے اور ظاہر ہے کہ جو آمدن ہوتی ہے، وہ سارے صوبے کو ہی جاتی ہے۔

جناب قائمقام سپیکر: اس کا حل یہ ہے کہ نیک عمل خان چاہیں تو اس ایکٹ میں Amendment لا سکتے ہیں تو وہ اسمبلی میں پرائیویٹ ممبر بل لائیں ---------

Minister for Local Government: That is some thing else.

جناب قائمقام سپیکر: اگر یہ گڑ سس سارے کا سارا ملاکنڈ میں خرچ کرنا چاہتے ہیں۔

Thank you. Quesion No. 927, Janab Bashir Ahmad Bilour Sahib.

جناب نیک عمل خان: جناب سپیکر! دا سوال دغسے پاتے شو۔

جناب قائمقام سپیکر: ستاسو څه سوال پاتے شو؟ Any supplementary?

جناب نیک عمل خان: سال 98-1997 ٹھیکیدار کے ذمہ واجب الادا رقم، موصوف نے ہائیکورٹ سے حکم امتناعی حاصل کیا ہے اور مقدمہ عدالت میں زیر سماعت ہے اور جس کی

پیشی کی تاریخ فلاں مقرر ہوئی تھی لیکن سماعت نہیں ہوسکی لہٰذا ٹھیکیدار کے ذمے مبلغ 24,58,507 روپے عدالتی فیصلے کے بعد وصول کئے جائیں گے۔ سپیکر صاحب! د گرد سس تھیکه چه کوم ده، دا د 1981 نه په ملاکنډ کښې نیلام کیږی۔ په ملاکنډ کښې په 98-1997 کښې چه کله دا نیلام شوه نو ستاون لاکھ او څه د پاسه پیسے د ضلع کونسل د پاره اوشوے۔ په هغے کښې د دے څه دغه اوشو او هغوی د هغے خانے نه د منظورئ د پاره کاغذونه راولیږل نو د دے خائے نه دوئ ورله لیټ اولیږل او هغه تهیکه ئے منظور نه کړه نو بیا هغه په بیالیس لاکھ لاړه۔ په دے کښې زه یوه خبره کوم چه د دے په دے مینځ کښې بیا داسے حالات پیدا شو چه کله بیا دا تهیکه واخستلے شوه او د چارسدے سړی له ورکړے شوه، وئیل ئے چه دا کړه د چارسدے نه خی نو چارسدے والا به تیکس آخلی، په ملاکنډ کښې به دا تیکس نه شی اخستے۔ نو بیا شپږ میاشتے یا درے میاشتے تهیکیدار هغه پیسے خدائے خبر، چه دلته هر څه لَب جَب شوے دے، زه دا وایم چه دا سوال د کمیټئ ته لاړ شی او چه کمیټی دا اوګوری چه چارسدے له دا تهیکه څنګه ورکړے شوه درے خلور میاشتے او بیا د هغے نه پس چه کوم فساد په هغے کښې اوشو او دا تهیکیدار غریب بیا هائیکورټ ته لاړو نو دا څنګه فیصله ده؟ مهربانی د اوکړے شی دا دِ کمیټئ ته لاړ شی چه دا پته اولګی چه په دے مینځ کښې دا تهیکه په څو لاړه؟ په ستاون لاکھ دا تهیکه ئے نیلام کړه او د هغے نه پس بیا د چارسدے تهیکیدار له دا تهیکه څنګه ورکړے شوه؟

<u>وزیر بلدیات</u>: اصل جو کوئسچن تھا نیک عمل خان صاحب کا، میں سمجھا کہ شاید وہ بھول گئے ہیں تو آپ دوسرے کوئسچن پر جانے والے تھے تو میں نے خود ان کو پوائنٹ آؤٹ کیا ہے کہ اصل چیز پر تو آپ نے بات ہی نہیں کی ہے۔ یہ 24,58,507 روپے کا Default کیا ہے اور ہم نے بڑی Clear instructions دی ہوئی ہیں کہ جس کونسل میں کوئی Default ہوگا تو وہاں کا چیف آفیسر، ایڈمنسٹریٹر اور Taxation officer will be personally responsable. اس ٹھیکیدار نے وہی کیا ہے کہ Under one pretex or the other, delay کی تھیں Payments اور پھر He went to the High Court and took a stay order. تو Stay order ملاکنڈ ایجنسی اور سوات کے گڑ کے جو ڈیلرز ہیں، ان کے خلاف۔ ہم نے پچھلے سال جو شیڈول Enhance کیا تھا، سات روپے سے

دس روپے کیا تھا' اس کے خلاف وہ ایک علیحدہ کیس ہے۔ As a result ' کیونکہ ہم نے Directives دیئے ہوئے تھے کہ کوئی Default کرے گا تو Officer concerned will be responsible. اس میں انکوائری ہوئی ہے اور ہم نے اپنا چیف آفیسر' ٹیکسیشن آفیسر اور انسپکٹر جو وہاں کا انچارج تھا' We have found them guilty, negligence of duty اور ہم نے 10,45,454 out standing rupees کیونکہ ان کی وجہ سے یہ Delay ہوئی ہے اور ٹائم پر وہ وصول نہیں کر سکیں' ان کے ذمے کئے ہیں۔

They have to pay the council, if they don't pay naturally they will lose their jobs.

جناب قائمقام سپیکر: یہ 'Stay' انہوں نے کب لیا تھا؟ کہاں سے لیا تھا' ہائیکورٹ سے لیا تھا؟

وزیر بلدیات: جی' ہائیکورٹ سے انہوں نے Stay لیا ہے' اس کی Exact date کا مجھے بھی پتہ نہیں ہے لیکن ہائیکورٹ کا Stay ہے۔

جناب قائمقام سپیکر: پراونشل Stay جو ہوتے ہیں وہ چھ ماہ کے بعد ------

وزیر بلدیات: جی' اس کا Legal status یہ ہے کہ ابھی تک Stay جو ہے' وہ برقرار ہے۔ .That is there اس وجہ سے ہم اس کی ابھی تک کوئی ریکوری نہیں کر سکے۔

Mr. Acting Speaker: For the law advice, Mr. Aurang Zeb Khan.

جناب محمد اورنگزیب خان: جیسا کہ سپیکر صاحب نے فرمایا آپ کی امداد کیلئے' صرف پراونشل نہیں جی' 1994 میں Amendment ہو چکی ہے سی پی سی میں' Civil Procedure Code میں اور ہر Stay order چھ مہینے کے بعد ختم ہو جاتا ہے۔ اگر اس Stay order کے چھ مہینے ہو گئے ہوں تو یہ ختم ہے اور آپ اپنے پیسے وصول کر لیں۔

وزیر بلدیات:

Minister for Local Government: I am thankful to Aurangzeb Khan because I am not a lawyer, so he assisted me and we note it down

لیکن ہم نے گورنمنٹ کی طرف سے اپنے محکمے کے لوگوں سے کہا ہے کہ تقریباً ساڑھے دس لاکھ روپے کی رقم آپ اپنی Pocket سے دیں۔

جناب قائمقام سپیکر: ان سے وصول کی گئی ہے؟

وزیر بلدیات: ہم نے انہیں لیگل نوٹس دے دیا ہے کہ یہ آپ وصول کریں گے۔ If they fail to do so, naturally action will be taken against them. اس سے زیادہ سخت اقدام اور کوئی ہو نہیں سکتا۔

جناب قائمقام سپیکر: نیک عمل خان۔

جناب نیک عمل خان: زما دا کونسچن دے چہ پہ 1997-98 کښں دا ټهیکه پہ ستاون لاکھ باندے تلے وہ دا خو منے۔ د هغے نه پس چه دا کله لیټ شوه نو بیا پہ سینتالیس لاکھ باندے لاړہ او بیا پہ دے مینخ کښں د چارسدے یو ټهیکیدار واخسته او دا درے میاشتے د چارسدے هغه ټهیکیدار اوچلوله۔ دا نقصان د چا وو؟

وزیر بلدیات: جو بھی ٹھیکیدار ہے، خواہ وہ چارسدے کا ہے یا پشاور کا ہے، اس کے بارے میں انہوں نے کوئی ایسا کوئسچن نہیں کیا ہے کہ چارسدہ کے ٹھیکیدار کو کیوں دیا ہے؟ ٹھیکیدار تو کہیں کا بھی آ کر Highest bid کر کے لے سکتا ہے لیکن ہائیکورٹ میں ایک علیحدہ چیز چیلنج ہوئی ہے۔ جب ہم نے Schedules enhancment کئے تھے یعنی Rates from seven rupees to ten rupees. اس پر بھی لوگ عدالت گئے ہیں اور اس پر بھی انہوں نے Stay orders لیا ہے اور انہوں نے Schedule increase allow ہی نہیں کیا۔

جناب نیک عمل خان: زما Request دا دے چہ دا کمیټئ تہ د ورکړے شی او هلته بہ پته اولګی چه دا ټهیکه پہ دے مینخ کښں بیا چا اخستے ده --------

وزیر بلدیات: سپیکر صاحب! یہ Financial matters ہیں جی I do not mind at all, بے شک یہ Threadbare اس کو Discuss کریں اور کمیٹی میں بھیج دیں۔

Mr. Acting Speaker: O.K. Is it the desire of the House that Question No. 920, asked by Janab Naik Amal Khan Sahib, may be referred to the Standing Committee concerned?

(The motion was carried.)

Mr. Acting Speaker: The 'Ayes' have it and Question No. 920,

moved by Naik Amal Khan, MPA, is referred to the Standing Committee on Local Government. Thank you.

جناب نیک عمل خان: ډیره مهربانی جی۔

Mr. Acting Speaker: Question No. 927, Honourable Bashir Ahmad Khan Bilour.

* 927 _ جناب بشیر احمد بلور: کیا وزیر بلدیات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ۔

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی ایف _1 پشاور میں مندرجہ ذیل علاقوں کے لوگ پینے کے پانی کیلئے ترس رہے ہیں اور لوگوں کو سخت پریشانی کا سامنا ہے۔

(۱) تیمر گڑھی بھانہ ماڑی، (۲) نزد وزیر باغ سائنس سپیریئر کالج صادق آباد، حافظ آباد، بیرون یکہ توت وغیرہ، (۳) آغہ میر جانی شاہ بیرون یکہ توت، (۴) محلہ نور الاسلام بھانہ ماڑی، (۵) محلہ خدا داد پشت قصہ خوانی، (۶) آفریدی آباد، راحت آباد، بلال کالونی، اسد گڑھی بیرون یکہ توت (۷) خان مست کالونی بیرون یکہ توت۔

جناب یوسف ایوب خان (وزیر بلدیات): (الف) علاقہ مذکورہ میں عوام کو پینے کا پانی مندرجہ ذیل ٹیوب ویلوں سے مل رہا ہے۔

(۱) ٹیوب ویل علاقہ غلہ گودام چوک بھانہ ماڑی نمبر ۱، (۲) ٹیوب ویل علاقہ غلہ گودام چوک بھانہ ماڑی نمبر ۲ (۳) ٹیوب ویل نیو قائد آباد کاکشال، ان علاقوں میں عوام کو پانی گراؤنڈ فلور پر دستیاب ہے۔ آبادی میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے جس کی وجہ سے پانی کا پریشر کم رہتا ہے۔ بلدیہ اپنے وسائل سے صرف ٹیوب ویلوں کی مرمت، بجلی کے بل، پائپ لائنوں کی مرمت اور عملہ کی تنخواہوں کا بندوبست کر رہی ہے۔ ان علاقوں میں مزید ٹیوب ویل لگانے کی وسائل کی کمی کی وجہ سے فی الحال کوئی تجویز زیر غور نہیں ہے۔ جونہی بلدیہ کے وسائل بہتر ہوئے انشاء اللہ مکمل سروے کر کے پانی کی سپلائی کو مزید بہتر بنانے کا پروگرام مرتب کیا جائیگا۔ (۴) نزد وزیر باغ سائنس سپیریئر کالج اور ملحقہ علاقہ جات کیلئے بلدیہ پشاور عوام کو مندجہ ذیل ٹیوب ویلوں سے پانی فراہم کر رہی ہے، (۵) توحید آباد نزد وزیر باغ ٹیوب ویل: ۱۔ صوفی کالونی نزد وزیر باغ ٹیوب ویل، ۲۔ شہباز ٹاؤن ٹیوب ویل نزد وزیر باغ، ۳۔ شاہ جی آباد ٹیوب ویل نزد وزیر باغ، ۴۔ رشید گڑھی نمبر ا ٹیوب ویل نزد وزیر باغ، ۵۔ رشید گڑھی نمبر ۲ ٹیوب ویل نزد وزیر باغ، ۶۔ لکھا دروازہ شریف آباد ٹیوب ویل، وزیر باغ علاقہ حافظ اور صادق آباد نئی آبادیاں ہیں۔ ان علاقوں کو عوام کی ضرورت کے

مطابق پانی فراہم کرنے کیلئے محکمہ PP&H/ PMU نے پروگرام مرتب کیا ہے اور کام شروع ہے جونہی محکمہ ہذا اپنی سکیم مکمل کرے گا تو علاقہ کے عوام کو پانی بہتر طور پر مل سکے گا۔ (٦) علاقہ مذکورہ کو ٹیوب ویل خالد ٹاؤن سے پانی مل رہا ہے اور پانی کا پریشر کم ہے عوام کی ضرورت کو مد نظر رکھتے ہوئے محکمہ PP&H/ PDA نے ایک عدد ٹیوب ویل بیرون یکہ توت نزد ٹانگہ سٹینڈ نصب کیا ہے جونہی محکمہ مذکورہ اسکو چالو کرے گا علاقہ میں پینے کے پانی کی سپلائی بہتر ہو جائے گی۔ (٧) علاقہ ہذا کو پانی کیپٹن عبد الجلیل روڈ نزد سکول ٹیوب ویل بھانہ ماڑی سے مل رہا ہے چونکہ علاقہ اونچائی پر واقع ہے، اسلئے پانی کا پریشر کم رہتا ہے۔ جونہی بلدیہ پشاور کے مالی وسائل بہتر ہوئے علاقہ میں تفصیلی سروے کر کے پینے کے پانی کی سپلائی کو بہتر بنایا جائے گا۔

(٨) علاقہ مذکورہ اور ملحقہ علاقہ جات میں عوام کو پینے کے پانی کا کچھ حصہ باڑہ واٹر سپلائی سکیم اور کچھ حصہ محمد علی پارک ٹیوب ویل سے مل رہا ہے۔ پانی کے پریشر کی کمی ہے جس کو بہتر کرنے کیلئے محکمہ PP&H/ PDA نے ایک عدد ٹیوب ویل نزد چرچ بالمقابل ایڈورڈ ہائی سکول نصب کیا ہے۔ جونہی یہ ٹیوب چالو ہو گا علاقہ میں پینے کے پانی کی سپلائی بہتر ہو جائے گی۔

(٩) ان علاقوں کو پانی آفریدی آباد ٹیوب ویل سے مل رہا ہے۔ آفریدی آباد میں گلی نمبر 2 اونچائی پر واقع ہونے کی وجہ سے پانی کی کمی کا شکار ہے جس کے لئے بلدیہ نے اپنے وسائل سے پائپ لائن کی فراہمی کا پروگرام بنایا ہے اور اس کی تنصیب شروع ہے۔ جونہی یہ پائپ لائن نصب ہو جائیگی مذکورہ گلی میں پانی کی کمی دور ہو جائے گی علاوہ ازیں علاقہ راحت آباد، حسن آباد، بلال کالونی اور اسد گڑھی میں پانی کی سپلائی ہو رہی ہے لیکن اس کا پریشر کم ہے۔ موجودہ مالی سال میں بلدیہ کے مالی وسائل میں کمی کی وجہ سے علاقہ مذکورہ کے لئے کوئی تجویز زیر غور نہیں ہے۔ جونہی بلدیہ کے مالی وسائل بہتر ہوئے انشاء اللہ علاقہ مذکورہ میں پانی کی سپلائی کو بہتر بنانے کا بندوبست کیا جائے گا۔

(10) علاقہ مذکورہ مین پانی پنج کٹھہ ٹیوب ویل اور خان مست کالونی ٹیوب ویل سے سپلائی ہو رہا ہے۔چونکہ یہ دونوں ٹیوب ویل کافی پرانے ہیں جس کی وجہ سے انکا ڈسچارج کم ہے۔ موجودہ حالات میں پانی کی فراہمی کو بہتر کرنے کیلئے بلدیہ نے اپنے وسائل سے ایک عدد ٹیوب لگانے کی منظوری دی ہے جس کیلئے ٹینڈرز ہو چکے ہیں۔ ضابطے کی کارروائی مکمل ہونے کے بعد کام شروع کیا جائے گا۔ جس کے مکمل ہونے کے بعد علاقہ میں پانی کی

سپلائی مزید بہتر ہو جائے گی۔

درج بالا جوابات کی روشنی میں بلدیہ نے اپنے موقف کی تفصیلاً وضاحت کر دی ہے۔ علاوہ ازیں میونسپل کارپوریشن کی حدود کے اندر 1706896 افراد کی آبادی ہے۔ بلدیہ کے وسائل کے حساب سے 3,63,60,000 گیلن پانی روزانہ مہیا کررہی ہے۔ اس حساب سے 21 گیلن پانی فی نفر موجود ہے جبکہ ضرورت فی نفر 45 گیلن ہے۔ 24 گیلن فی نفر کمی کو بلدیہ اپنے وسائل سے پورا کر رہی ہے۔ علاوہ ازیں بلدیہ کو واٹر سپلائی مد میں 29,370,240/= روپے کی سالانہ آمدنی ہوئی ہے اس کے مقابلہ میں 11,967,8504/= سالانہ خرچہ ہے۔ بلدیہ اپنے وسائل سے عوام کو اضافی خرچ کر کے پانی کی سہولت مہیا کر رہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بلدیہ اپنے وسائل سے کسی بھی نئی واٹر سپلائی سکیم کی متحمل نہیں ہے۔

آمدن و اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے ۔

تعداد قانونی کنکشن رہائشی و کمرشل، 40792 عدد۔

سالانہ آمدنی،	29,370,240/= روپے
اخراجات ،	
(ا) تنخواہ عملہ واٹر ریٹ،	29760540/= روپے
(۲) تنخواہ عملہ ٹیوب ویل،	89,027,964/= روپے
(۳) تنخواہ عملہ مینٹیننس،	89,0000/= روپے
(۴) سپروائزری سٹاف،	12,000,00/= روپے
	8,00000/= روپے
میزان،	121678504/= روپے

206 عدد ٹیوب ویل خرچہ بجلی، بارہ واٹر لائن سپلائی لائن پر مینٹیننس، کلورینیشن، سٹاف کی تنخواہ، ٹیوب ویل مینٹیننس، ڈسٹری بیوشن مینٹیننس، اس حساب سے فی کنکشن خرچہ ماہوار مبلغ، 121678504/=، 40792 x 12=248 روپے ہے جبکہ کارپوریشن صارف سے ماہوار 60/= روپے وصول کرتی ہے۔

جناب بشیر احمد بلور، بڑی مہربانی، مسٹر سپیکر۔ سر! 1, 2, 3, 4, 5, 6, 7 د دے کونسچن جزونہ دی۔ میں اردو میں بات کروں گا۔ میں نے یوسف خان صاحب سے یہ دریافت کیا ہے کہ میرے ان حلقوں میں پانی کا پرابلم ہے تو وہ خود ہر جواب میں یہ بتا رہے ہیں کہ پائپ لائنوں کی مرمت اور عملے کی تنخواہ کا بندوبست، ان علاقوں میں مزید ٹیوب ویل

لگانے کی وسائل کی کمی کی وجہ سے فی الحال کوئی تجویز زیر غور نہیں، تو حیرانگی کی بات یہ ہے کہ ہم باتیں تو کر رہے ہیں کہ ہم ایٹم بم بنا چکے ہیں اور باتیں تو کر رہے ہیں کہ ہم ٹنل بنائیں گے اور ہم کوہاٹ ٹنل اور چترال ٹنل بنائیں گے اور اکیسویں صدی میں، ہم بڑے ترقی یافتہ دور میں داخل ہو رہے ہیں، میرے سوال کے ہر ایک جز کے جواب میں انہوں نے یہی کہا ہے کہ فنڈز کی کمی کی وجہ سے پانی نہیں مل رہا، تو پشاور جو کہ صوبے کا دل ہے، جہاں کی آبادی پہلے سے تقریباً تین گنا افغان بھائیوں کی وجہ سے زیادہ ہو گئی ہے، اس کے باوجود وہ ہر جگہ یہ فرما رہے ہیں کہ ہمیں پتہ ہے کہ پانی کی قلت ہے مگر ہمارے پاس فنڈز نہیں ہیں۔ تو میں آپ کی وساطت سے جناب وزیر صاحب سے درخواست کروں گا کہ ہماری میونسپل کارپوریشن نے پشاور شہر میں جو حشر کیا ہوا ہے اور اس کا دعویٰ یہ ہے کہ ہم نے آمدن بہت زیادہ Increase کر دی ہے تو ہم پوچھتے ہیں کہ وہ آمدن پھر کہاں خرچ ہوتی ہے؟ اور آیا حکومت کوئی سپیشل فنڈز ـــ مسٹر سپیکر سر، میں تو کوئسچن کر رہا ہوں لیکن وزیر بلدیات صاحب Attentive نہیں ہیں تو پھر میرا جواب کیا دیں گے؟

<u>جناب قائمقام سپیکر</u>: میاں خیل صاحب انہیں Disturb کر رہے ہیں۔

<u>جناب بشیر احمد بلور</u>: تو سپیکر صاحب دیکھیں، یہ جو پہلا جز (۱) ہے، اس میں لکھا ہے تیمر گڑھی بھانہ ماڑی کا، تو یہ خود مانتے ہیں کہ وہاں پانی کا پریشر کم ہے اور اس کو ہمیں کرنا چاہئے۔ پھر نزد وزیر باغ سائنس سپیریئر کالج اور بیری باغ وغیرہ کا تو انہوں نے یہاں خود مانا ہے اور لکھا ہے کہ لکھا دروازے کے قریب حافظ آباد اور صادق آباد کے ٹیوب ویل پی ڈی اے بنا رہا ہے مگر کام ابھی شروع نہیں ہوا ہے۔ آغہ میر جانی کا میں نے یہاں پہ ذکر کیا ہے اور انہوں نے مجھے جواب دیا ہے کہ پی ڈی اے ایک ٹیوب ویل Already یکہ توت تانگہ سٹینڈ کے پاس بنا رہی ہے حالانکہ وہ یکہ توت کے Inside کے لوگوں کیلئے ہے کیونکہ وہ میں نے جب شروع کیا تھا تو علاقے میں اندر کوئی جگہ نہیں تھی تو اسلئے یہ باہر بنایا گیا اور اس سے سارے اندرون شہر کے علاقوں کو پانی ملے گا۔ یہ جو آغہ میر جانی ہے، اس کے بارے میں میں نے ایڈمنسٹریٹر سے بات کی تھی، اس نے Estimate بنا کر گورنمنٹ کو بھیج دیا ہے، بارہ لاکھ روپے اس کا Estimate بنا ہے۔ اس سلسلے میں ایڈمنسٹریٹر نے مجھے کہا تھا کہ اگر ضروری ہوا تو میں کروں گا۔ اور اس کی رپورٹ ہے کہ ضروری ہے، ان لوگوں کے لئے پانی ضروری ہے اور ان کو مل نہیں رہا ہے تو بارہ لاکھ

روپے Estimate بنا کر انہوں نے حکومت کو بھیجا ہے۔ میں وزیر صاحب سے پوچھوں گا کہ آیا وہ اس پر کچھ عملدرآمد کر رہے ہیں یا کرنا چاہیں گے کہ نہیں؟ پھر جی یہ محلہ نور الاسلام بھانہ ماڑی کی بات ہے تو یہ کہتے ہیں کہ بلدیہ کے وسائل بہتر ہوئے تو علاقے میں تفصیلی سروے کرکے پانی کی سپلائی کو بہتر بنایا جائے گا۔ جب حالات بہتر ہوئے، تو "حالات" آپ کے کب بہتر ہونگے؟ کس طرح ہوں گے؟ خدا کیلئے لوگوں کو پینے کا پانی تو کم از کم دیں۔ محلہ خدا داد پشت قصہ خوانی، علاقہ مذکورہ اورملحقہ علاقہ جات میں عوام کو پینے کے پانی کا کچھ حصہ باڑہ واٹر سپلائی اور کچھ حصہ محمد علی پارک ٹیوب ویل سے مل رہا ہے، پانی کے پریشر کی کمی ہے جس کو بہتر بنانے کیلئے ایک ٹیوب ویل نزد چرچ، یہ چرچ کا جو ٹیوب ویل ہے اس کے بارے میں عرض یہ ہے کہ 1993 میں میں نے شروع کیا تھا، اس وقت جو دو دو ٹیوب ویل دیتے تھے۔ اس وقت سے اب 1999 آ گیا ہے اور اس میں سب کچھ ہوا ہے مگر بجلی کا کنکشن ابھی تک نہیں ملا اور اسی وجہ سے اس پورے علاقے کو پانی کی بہت زیادہ تکلیف ہے۔ آفریدی آباد، راحت آباد، بلال کالونی، اسد کالونی، بیرون یکہ توت کے بارے میں یہ لکھتے ہیں کہ پریشر کم ہونے کی وجہ سے لوگوں کو پانی نہیں مل رہا۔ اگر پریشر کم ہے تو پائپ جو کہیں بھی، جو یہ فرماتے ہیں کہ علاقے میں مذکورہ تجویز زیر غور نہیں۔ جونہی بلدیہ کے مالی وسائل بہتر ہوئے، انشاء اللہ علاقے کو پانی ملے گا۔ جونہی وسائل ہوئے، اور ابھی تک کوئی تجویز بھی نہیں ہے۔ تو میں یہ عرض کرتا ہوں کہ یہ پشاور شہر کے لوگوں کو پانی دینے کیلئے ابھی تجویز بھی نہیں ہے تو لوگ پانی کہاں سے پیئیں گے۔ خان مست کالونی کے بارے میں انہوں نے کہا ہے کہ ہم کوشش کر رہے ہیں، ایک ٹیوب ویل لگا ہوا ہے مگر ایک نئے ٹیوب ویل کے لئے بھی بقول ایڈمنسٹریٹر کہ ہم بندوبست کر رہے ہیں کیونکہ وہاں بھی پانی کا پریشر کم ہے اور انشاء اللہ ہم اس کیلئے بھی کوشش کریں گے۔ یہ خود فرماتے ہیں کہ اکیس گیلن پانی فی نفر موجود ہے جبکہ ضرورت فی نفر پینتالیس گیلن ہے، تو آدھے پشاور کو آدھے حصے کا پانی بھی نہیں مل رہا ہے۔ تو میں آپ کی وساطت سے یہ عرض کرتا ہوں موجودہ حکومت سے کہ خاص طور پر، کیونکہ ہمارے ڈسٹرکٹ پشاور کے جتنے فنڈز ہیں، نوشہرہ کے فنڈز ہیں تو یہ سب کے سب جو دیہات کے لوگ ہیں، جتنے بھی ڈسٹرکٹس کے لوگ ہیں وہ یہاں پشاور میں آباد ہیں اور وہ سب یہ پانی استعمال کر رہے ہیں۔ میں ان سے درخواست کروں گا کہ جس جگہ سے بھی ہو، جس طرح بھی ممکن ہو مہربانی کر کے دے دیں۔ صرف یہ کہہ دینا کہ پانی کا

پریشر کم ہے اور جب وسائل ہوئے تو پانی کا پریشر زیادہ ہو جائے گا۔ اس گرمی میں صرف میں وزیر صاحب سے درخواست کرتا ہوں کہ اگر آپ کو پانی نہ ملے تو میرے خیال میں سارا صوبہ جل جائے گا اور غریب لوگوں کو اس گرمی کے موسم میں پانی نہیں مل رہا ہے تو میں ان سے درخواست کرتا ہوں کہ مہربانی کرکے یہ خاص توجہ دیں پشاور کے علاقے پر' سب پشاور سٹی میں تاکہ لوگوں کو پانی صحیح طریقے سے مل سکے۔

جناب قائمقام سپیکر: آنریبل منسٹر! اتنی درخواستیں آپ سے ہوئی ہیں کچھ تو کریں۔

وزیر بلدیات: جی کریں گے اور میں خدا کا شکر ادا کرتا ہوں کہ آپ اور بشیر خان دونوں کنٹونمنٹ کے ایریاز میں رہتے ہیں۔ شکر ہے کہ آپ ایم سی پی کے ایریاز میں نہیں رہتے ورنہ خدا نخواستہ آپ کو بھی پانی کا پرابلم ہو جاتا۔

جناب قائمقام سپیکر: ہم پشاور میں رہتے ہیں۔

وزیر بلدیات: نہیں' آپ کے گھر تو کینٹونمنٹ میں ہیں۔

جناب بشیر احمد بلور: میں عرض کرتا ہوں کہ ہم رہتے کینٹ میں ہیں مگر خدا کا شکر ہے کہ ہمارا اتنا زیادہ رابطہ اپنے لوگوں کے ساتھ ہے اور ان کی تکالیف کا ہمیں علم ہے اور ان کی تکالیف کی وجہ سے ہم بول رہے ہیں۔

جناب قائمقام سپیکر: ہم تو وزراء کے پانی کا بھی بندوبست کرتے ہیں۔

وزیر بلدیات: بشیر خان نے جو چیزیں پوائنٹ آؤٹ کی ہیں' تقریباً محلہ وائز' ایریا وائز اس کا باقاعدہ طور پر اپنی طرف سے بڑا Realistic قسم کا جواب دیا گیا ہے۔ ابھی یہاں بشیر خان نے سات مختلف آبادیوں کیلئے واٹر سپلائی سکیمز کا پوچھا ہے اور Realistically جواب دیا گیا ہے۔ یہ نہیں کہ پانی ٹھیک ہے اور آپ یہ غلط کہہ رہے ہیں اور ہم پانی صحیح طرح سپلائی کر رہے ہیں۔ جہاں پرابلمز ہیں وہ پوائنٹ آؤٹ کئے گئے ہیں۔جہاں نئی پائپ لائنز لگ گئی ہیں' وہ بتایا گیا ہے کہ جی یہاں پریشر کم تھا اور یہاں نئی پائپ لائنز کیلئے پیسے منظور ہو گئے ہیں۔ پی ڈی اے کا ٹیوب ویل منظور ہو گیا ہے۔ ایم سی پی نے اگلے مالی سال میں یہاں ٹیوب ویلز کی سینکشن کر دی ہے اور جو فنڈز ہیں ان کا Estimate بنا کر اس پر کام شروع کریں گے۔ تقریباً ساری کالونیز کا یہ Detail جواب دیا گیا ہے۔ میں ایک ایک پر نہیں جاتا لیکن سپیکر صاحب' اگر آپ آخر میں آئیں تو جو سب سے بڑا پرابلم پشاور میونسپل کارپوریشن کو ہے وہ یہ ہے کہ .Water supply is highly subsidized ہماری انکم پانی کے کنکشن سے =/Rs: 2,93,70240 ہے اور سالانہ جو پانی پر Expenditure ہے' وہ

Rs:119678504/= ہے۔ It is highly subsidized. ایک کنکشن پشاور کی میونسپل کارپوریشن کو 248 روپے میں پڑتا ہے لیکن کارپوریشن لوگوں کی سہولت کیلئے صرف ساٹھ روپے چارج کرتی ہے۔بد قسمتی یہ ہے سپیکر صاحب' کہ اس کے باوجود اندازاً بیس سے لے کر پچیس ہزار ایسے کنکشنز ہیں .Which are absolutely illegal کنکشن تو انہوں نے ان ٹیوب ویلوں سے لگائے ہوئے ہیں۔ کوئی Legal connection نہیں ہے اور کسی قسم کی Fee بھی نہیں دیتے۔ بعض ایریاز ایسے ہیں کہ They refused to pay money. کہتے ہیں کہ جی بالکل ہم پیسے نہیں دیتے۔ میں نام نہیں لینا چاہتا ہوں ان ایریاز کے لیکن .This is wrong کوہستان کے علاقے میں لوگ Water dues دیتے ہیں۔ آپ بڑے سے غریب سے غریب علاقے میں چلے جائیں تو کوئی آدمی Refuse نہیں کرتا کہ ہم Water dues نہیں دیں گے۔ یہاں ایسے چند علاقے ہیں' میں آپ کے علاقے کی بات نہیں کر رہا ہوں جو آپ نے Mention کئے ہیں لیکن یہ پرابلم بھی ہمیں ہے۔ اب جتنے ہمارے وسائل ہیں' ان میں رہتے ہوئے' ظاہر ہے This is the Provincial Capital زیادہ Emphasize ہمیں اسی شہر میں کرنا ہے۔ پرائم منسٹر صاحب کا جو نیا پیکج ہم تیار کر رہے ہیں اور اس میں ہم انشاء اللہ Next financial year میں پچاس کروڑ روپے صرف پشاور شہر کیلئے ملنے والے ہیں اور اس میں ہم نے Specially water supply اور Repair of roads پر Emphasize کیا ہوا ہے جس کے PC-I بھی تیار ہو گئے ہیں۔ امید ہے کہ انشاء اللہ Next financial year میں ہمیں وہ رقم مل جائے گی اور ان کے کافی پرابلمز جو ہیں' وہ حل ہو جائیں گے۔

جناب قائمقام سپیکر: آنریبل جناب بشیر احمد بلور۔

جناب بشیر احمد بلور: پوائنٹ آف آرڈر سر۔ میں یہ عرض کرتا ہوں کہ جیسے میرے بھائی اور دوست یوسف ایوب صاحب نے فرمایا ہے کہ ہم کمیٹی کے ذریعے کچھ اے ڈی پی میں ڈال رہے ہیں اس دفعہ ٹیوب ویل وغیرہ تو مجھے وہ ایک ٹیوب ویل کا بھی نام بتا دیں کیونکہ مجھے وہ یہی کہہ رہے ہیں کہ ہمارے پاس فنڈز نہیں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ Estimate بنا دیا ہے۔ Estimate ہے مگر فنڈ نہیں ہیں۔

جناب قائمقام سپیکر: پچاس کروڑ روپے جب آئیں گے تو--------

جناب بشیر احمد بلور: وہ پچاس کروڑ آئیں گے تو میرے خیال میں وہ آغا جی صاحب کے ہی حلقے میں خرچ ہوں گے اور ہمیں کچھ بھی نہیں ملے گا۔ دوسری میری عرض یہ ہے کہ

انہوں نے کہا ہے کہ کچھ لوگ پیسے نہیں دیتے۔ میں صرف ان کی اطلاع کیلئے عرض کرتا ہوں کہ میرے علاقے میں توحید آباد ایک علاقہ ہے' وزیر صاحب' اگر آپ متوجہ ہوں تو میں آپ سے عرض کروں کہ توحید آباد کے علاقے میں جب کارپوریشن والے گئے اور انہوں نے ٹیوب ویل سے کنکشن کاٹا تو وہ لوگ میرے پاس آئے تو میں نے کہا کہ آپ لوگوں نے ادائیگی نہیں کی ہوگی تو انہوں نے کہا کہ ہم نے زمین دی تھی' ہمیں ابھی تک ان پر نوکریاں ہی نہیں ملیں۔ ہمارا یہ فیصلہ تھا کہ جو بھی زمین دے گا' اس کو نوکریاں ملیں گی' تو جو لوگ چلاتے تھے ان کو ہم Daily دیتے رہے۔ ہم نے بیٹھ کر ان کا فیصلہ کیا۔ ہر گھر نے ایک ہزار' پینتیس روپے ان کو دیئے اور سابقہ جو ہے' انہوں نے نئے کنکشن کے پیسے سو یا ساٹھ روپے جو بھی ہیں' وہ دے رہے ہیں۔ اس دن آپ کو یاد ہوگا کہ تہکال بالا میں جو گڑبڑ ہوئی ہے' انہوں نے کہا ہے کہ میں نام نہیں لیتا مگر میں نام لیتا ہوں' چار پانچ گھنٹے سڑک بند رہی' وہاں فائرنگ ہوئی' پولیس کے لوگ بھی زخمی ہوئے اور عوام بھی زخمی ہوئی۔ جس وقت بیگم صاحبہ نے مجھے کہا کہ اس پر بات کریں اور علاقے کے سب لوگ آئے' ان میں ارباب صاحب بھی تھے' ہم ڈپٹی کمشنر کے پاس بھی گئے اور وہاں ہمارے ایڈیشنل ایڈمنسٹریٹر صاحب بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔میں نے کہا جی کہ آپ صرف یہ بتائیں کہ آپ نے ان لوگوں سے پیسے مانگے ہیں۔ وہ کہنے لگے کہ ہم بل بھیجتے تھے تو لوگ بل پھاڑ دیتے تھے۔ میں نے کہا کہ آپ نے ایف آئی آر کٹائی ہے کہ حکومت کے کام میں مداخلت کی گئی ہے تو انہوں نے کہا نہیں۔ تو میں نے کہا کہ جب آپ نے نوٹس نہیں دیا تو آپ نے ان کے پانی کے کنکشن کیسے کاٹے ہیں؟ اور وہ لنک ہی اٹھا کر لے گئے تھے۔ تو سپیکر صاحب' اس کی وجہ سے میں نے کہا خدا کیلئے آپ لوگ حکومت کر رہے ہیں تو ہر چیز ڈنڈے کے زور سے نہ کریں۔ چودہ سو گھر تھے اور ان لوگوں کے ساتھ بیٹھ کر بات چیت ہوئی اور انہوں نے فیصلہ کیا کہ ہم پانچ سو روپے پہلے دے دیں گے اکٹھے اور اس کے بعد ہم ایک سو ساٹھ روپے مہینہ بل بھی دیں گے۔ ساٹھ روپے نیا اور سو روپے پرانی Instalment بھی دیں گے۔ تو اس طرح بیٹھ کر بات کریں تو لوگ آپ کو دیتے ہیں۔ اگر آپ کی کارپوریشن کے جو لوگ ہیں' آپ کے اہلکار اگر کسی سے جا کر پیسے نہ مانگیں تو لوگ آپ کو پیسے کہاں سے دیں؟ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ آپ بغیر پوچھے لوگوں کے لنک کاٹ دیں۔ تو میں سپیکر صاحب' آپ کی وساطت سے وزیر صاحب سے درخواست کروں گا کہ خدا کیلئے اگر یہ پچاس کروڑ روپیہ آئے

تو پہلے پشاور شہر میں پانی کا بندوبست کیا جائے کیونکہ اکیسویں صدی میں ہم داخل ہو رہے ہیں تا کہ لوگوں کو پانی میسر ہو جائے۔

جناب قائمقام سپیکر: آنریبل منسٹر پلیز۔

وزیر بلدیات: بشیر خان کی سہولت کیلئے، انہوں نے خود بھی جواب میں لکھا ہوا ہے، یہ وزیر باغ، سائنس سپیریئر کالج، صادق آباد، حافظ آباد کا کہا ہے، سات ٹیوب ویل پہلے سے لگے ہوئے ہیں PMU and PP&H کے ایک اور ٹیوب ویل پر وہاں کام جاری ہے، ٹھیک ہے۔ آغہ میر جانی شاہ Outside Yakkatoot tube well has been completed by the PDA at Tanga stand. یہ نیا ٹیوب ویل بنا ہے جی۔

جناب بشیر احمد بلور: پوائنٹ آف آرڈر پر میں عرض کرتا ہوں کہ یہ نیا ٹیوب ویل جو بنایا گیا ہے، وہ میں نے بنوایا ہے اور وہ شہر کے اندر کے لوگوں کو پانی دے گا، یہ آغہ میر جانی کے لوگوں کو پانی نہیں دے گا۔

وزیر بلدیات: بشیر خان! میں یہ مانتا ہوں کہ اس میں زیادہ تر کام آپ نے خود کیا ہے Because یہ محکمہ آپ کے پاس تھا۔

جناب بشیر احمد بلور: نہیں، نہیں، محکمے کی بات نہیں ہے۔ یہ آج سے چھ سال پہلے جو دو دو ٹیوب ویل ہمیں گورنمنٹ دیتی تھی، اس کے حساب سے آج یہ آٹھ سال پرانا ٹیوب ویل ہے اور اس کیلئے جگہ نہیں تھی اس لئے یہاں باہر لگایا گیا ہے اور اس کا پانی شہر کے اندر جائے گا۔ وہ آغہ میر جانی کو نہیں جائے گا۔ میں نے پہلے بھی یہ عرض کیا ہے۔ میری Request یہ ہے کہ آپ آئندہ کیلئے Accomodate کریں۔

جناب قائمقام سپیکر: سب Accomodate کریں۔

وزیر بلدیات: بہرحال جی اگر بشیر خان صاحب اس شہر کے ایریاز کیلئے یہ Feel کرتے ہیں کہ یہ بہت ضروری ہے تو یہ ابھی سے ہی ہمیں Proposals دے دیں تو Very seriously we will consider installing new tube well. This is the most - - -

---

جناب قائمقام سپیکر: آپ ایسا کریں منسٹر صاحب، کہ شہر کے تمام اراکین اسمبلی سے دو دو، تین تین، چار چار ٹیوب ویلوں کی Proposals مانگ لیں۔

وزیر بلدیات: ٹھیک ہے جی۔

جناب قائمقام سپیکر: ایسا نہ ہو کہ ایک ہی حلقے میں وہ سب لگ جائیں۔

ارباب سیف الرحمان: میرا ایک ضمنی کوئسچن ہے۔

جناب قائمقام سپیکر: آنریبل ارباب صاحب۔

ارباب سیف الرحمان: جناب سپیکر! دوئ چه دا د پچاس کروړ خبره کوی نو دوئ صرف د پیښور ښار خبره کوی؟ که دا وی نو پکار ده چه د میونسپل کارپوریشن پشاور خبره کوی ځکه چه ډیر دیہات دے کارپوریشن کښې شامل دی نو هغه دیہات د هم په دیکښې شامل کړی۔

Minister for Local Government: Sir! this fifty crore is for the Municipal Corporation and not for the city only.

جناب قائمقام سپیکر: ارباب صاحب' پلیز۔

ارباب محمد ایوب جان: سپیکر صاحب! زه ستاسو نه معافی غوارم او ستاسومشکور یم۔ زما یو سپلیمنټری کونسچن دے او هغه دا دے چه پیښور ښار As a whole is the dirtiest city of the world, دا خو هر څوک منی - Polluted city of the world, thickly polluted city. څنګه چه بشیر بلور صاحب اوونیل چه 1979 کښې د پیښور آبادی دوه نیم لکهه وه، اوس مردم شماری اوشوه نو څه د پاسه نو لاکھ شوه۔ نو په دے ضمن کښې زه څه تقریر کول نه غوارمه۔ ستاسو په وساطت آنریبل منسټر ته صرف دا وینا کوم چه په تیر شوی اجلاس کښې منسټر صاحب مونږ سره وعده کړے وه، په ښار کښې چه کوم ممبران مونږه اوسیږو، چه زه به یو دوره تاسو سره کومه چه کار شروع شوے دے په پیښورستی کښې۔ زمونږ پرابلم دا Polluted water وو۔ نو منسټر صاحب اوونیل چه زه به تاسو سره ګرځمه او تاسو به ما ته ځایونه او ټیوب ویلونه ښایئ نو I will try my best to solve that difficulties of the people. نو زه اوس جناب سپیکر صاحب، د آنریبل منسټر نه دا توقع لرمه چه یوه ورځ د مقرر کړی او د پیښور ښار حالات د اوګوری چه هلته ډهنډونه ولاړ دی، هلته ماشی دی، هلته سخا اوبه دی، Jaundiced and urine mixed water, people are drinking. This is the UNICEF survey, not my survey. په دے باندے کتابونه هم چهاپ شوی دی۔ نو دا ډیر انتهائی ضروری کار دے۔ مونږ له پکار ده چه دا Light وانخلو۔ دا صرف د ټیوب

ویلونو مسئله نه ده۔ منسټر صاحب، صفائی په ټهیکه ورکړے شوه، ما ته
خلق وائی چه دا صفائی تاسو په ټهیکه ورکړه نو ما ورته اووئیل چه او یوسف
ایوب صاحب ورکړله او په Experimental basis چه اوګورو چه دا کار
کیږی او که نه کیږی؟

جناب قائمقام سپیکر: جناب ارباب صاحب۔

ارباب محمد ایوب جان:

Arbab Muhammad Ayub Jan: I am sorry, Sir. Now I will request
honourable Minister for Local Government چه مونږ سره د یوه ورخ
کیدی چه مونږ دوره اوکړو۔

Mr. Acting Speaker: Honourable Minister Syed Ali Shah Sahib, with fifty crore.

سید علی شاہ (وزیر مواصلات وتعمیرات): جی ہاں، وہی جواب میں دینا چاہتا ہوں۔ (قہقہے)
میرے فاضل دوست بشیر احمد بلور نے کہا ہے کہ وہ پچاس کروڑ ایک حلقے میں لگیں گے
تو میں اتنی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ -----------

جناب قائمقام سپیکر: ہر حلقے میں پچاس کروڑ لگیں گے۔

وزیر مواصلات وتعمیرات: نہیں، جیساکہ منسٹر صاحب نے فرمایا ہے کہ یہ پیسے میونسپل
کارپوریشن کیلئے ہیں، ویسے بھی ہم لوگ زیادتی خور نہیں ہیں--------

جناب قائمقام سپیکر: کم کھاتے ہیں۔

وزیر مواصلات وتعمیرات: جناب سپیکر! آپ کے حلقے میں میں نے ٹیوب ویل لگایا
ہے، سواتی پھاٹک میں، کیا آپ انکار کر سکتے ہیں؟

جناب قائمقام سپیکر: میرے علم میں نہیں ہے۔ پتہ نہیں کس نے لگایا ہے اور کہاں
پر لگایا ہے؟

وزیر مواصلات وتعمیرات: میں نے لگایا ہے۔

جناب قائمقام سپیکر: میرے علم میں نہیں ہے۔

وزیر مواصلات وتعمیرات: آپ مانتے ہیں، دیہہ بہادر میں روڈ کس نے بنایا ہے؟ وہ
یوسف ایوب صاحب نے سینکشن کیا تھا۔

جناب بشیر احمد بلور۔ پوائنٹ آف آرڈر ' جی۔ میں یہ عرض کرتا ہوں کہ یہ تو آپ کی توہین ہے کہ ایک ایم پی اے کے حلقے میں دوسرا ایم پی اے کام کر رہا ہے اور اس ایم پی اے کو علم نہیں ہے۔ چاہئے تو یہ کہ جو کام بھی ہو' ہمارا یہ فیصلہ ہے --------

جناب قائمقام سپیکر۔ جی ہاں ' بالکل جی۔

جناب بشیر احمد بلور۔ آن فلور آف دی ہاؤس کہ جس ایم پی اے کے حلقے میں کام ہو گا تو اس ایم پی اے کو Confidence میں لیا جائے گا۔ آغا صاحب تو خود اس بات کو Contradict کر رہے ہیں کہ وہ خود بنا رہے ہیں اور آپ کو پتہ نہیں ہے --------

وزیر مواصلات و تعمیرات۔ جناب! ----------

جناب بشیر احمد بلور۔ میں یہ عرض کروں کہ آغا صاحب کے حلقے میں ابھی بھی کئی سڑکیں بن رہی ہیں مگر ہمارے حلقے کیلئے ابھی تک وہ کپ فنڈ بھی ریلیز نہیں ہوا ہے۔ اسلئے میں نے کہا ہے کہ Fifty crore بھی وہیں پر ہی لگیں گے کیونکہ ہم سے کوئی پوچھتا ہی نہیں اور نہ ہی ہم سے کوئی بات کرتا ہے۔

جناب قائمقام سپیکر۔ اصل میں میں اس کرسی کے احترام میں کچھ نہیں کہنا چاہتا' جب موقع ملے گا تو بات کریں گے۔

وزیر بلدیات۔ سپیکر صاحب! آپ کیلئے آج بڑی مشکل ہو گی کہ آپ چُپ بیٹھے ہوئے ہیں کیونکہ آپ اس کرسی پر ہیں۔ ہم خدا کا شکر ادا کرتے ہیں کہ آپ نیچے نہیں بیٹھے ہیں۔

جناب قائمقام سپیکر۔ آنریبل سید علی شاہ صاحب جو کچھ چاہیں' وہ کر سکتے ہیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات۔ جناب سپیکر! جناب بشیر احمد صاحب اور میرا حلقہ بالکل ساتھ ساتھ ہیں' ڈبگری' لکڑ منڈی Up to تھانہ ڈبگری روڈ کی حالت نہایت ہی خستہ ہے۔ اس کو بھی ہم نے شامل کیا ہوا ہے۔ دو چار دن کے اندر انشاء اللہ ان کی Permission کے ساتھ وہاں کام شروع کر دیں گے۔

جناب قائمقام سپیکر۔ آنریبل منسٹر پلیز۔

وزیر مواصلات و تعمیرات۔ یہ پھر ناراض ہوتے ہیں تو ان کی Permission کے ساتھ شروع کریں گے۔

جناب قائمقام سپیکر۔ آنریبل منسٹر سید علی شاہ صاحب! میں آپ کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ آج سے کئی ماہ پہلے بھی آپ نے یہ کہا تھا کہ ہمیں وہ پچاس کروڑ روپے ملے ہیں اور ۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: نہیں، پچاس کروڑ ابھی جولائی میں ----------

جناب قائمقام سپیکر: اچھا، پچھلے Financial year میں بھی آپ نے کہا تھا کہ ہمیں ملے ہیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: نہیں۔

جناب قائمقام سپیکر: اور ملنے والے ہیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: انشاء اللہ ملیں گے اور ضرور ملیں گے۔

Minister for Local Government: Sir! you have to control yourself, you are sitting on the Speaker's Chair. (Laughter)

جناب بشیر احمد بلور: میں یہ عرض کروں آغا صاحب سے کہ مجھے جو معلوم ہوا ہے، وہ یہ ہے کہ صرف پانچ کروڑ روپے فیڈرل گورنمنٹ دے گی۔ مجھے بڑے اہم ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ فیڈرل گورنمنٹ نے کہا ہے کہ ہم جولائی میں صرف پانچ کروڑ روپے دیں گے اور باقی صوبائی حکومت آپس میں پیسے اکٹھے کرے گی تو صوبائی حکومت کے پاس پیسے نہیں ہیں۔ "پچاس کروڑ روپے" ایسے ہی ایک بات ہے اور میں پھر یہ عرض کرونگا کہ آغا صاحب میرے حلقے میں سڑکیں بنا رہے ہیں اور مجھ سے پوچھتے نہیں ہیں کہ کون سی Priority پر ہے؟ اور ---------

وزیر مواصلات و تعمیرات: آپ شکر نہیں کرتے۔

جناب بشیر احمد بلور: آغا صاحب میرے پوچھے بغیر کہ میری Priority کون سی ہے، وہ خود میرے حلقے میں سڑکیں بنا رہے ہیں تو اس پر ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ کوئی بھی بنائے -------

جناب قائمقام سپیکر: آغا صاحب سڑکوں کے وزیر ہیں، پوچھیں تو --------

جناب بشیر احمد بلور: مطلب یہ ہے کہ ہم سے کم از کم پوچھیں سہی ناں۔

جناب قائمقام سپیکر: آغا صاحب سڑکوں کے وزیر ہیں۔ (شور)۔

وزیر بلدیات: سپیکر صاحب! پشاور سٹی کے معاملات کو درست کرنے کیلئے، آپ لوگوں کے فائدے کیلئے، آغا جی بھی ہوں گے، بشیر خان، ارباب صاحب، بڑی Positive ان کی سوچ بھی ہے اور ہمارے بزرگ بھی ہیں اور ایوب جان صاحب ہیں۔ میں ارباب ایوب جان

صاحب کی چند باتوں کا جواب دینا چاہتا ہوں ----------

جناب بشیر احمد بلور: میں پوائنٹ آف آرڈر پر ہوں تو وہ جواب کیسے دے رہے ہیں؟ میں تو یہ عرض کر رہا ہوں کہ آغا صاحب جو فرما رہے ہیں کہ ہم آپ کے حلقوں میں کام کرتے ہیں، کام ضرور کریں، بے شک کریں مگر مہربانی کرکے ہمیں Confidence میں لے کر کریں، ویسے کام کریں گے تو اس کا کوئی فائدہ تو نہیں ہوگا۔

میاں افتخار حسین: سپیکر صاحب! زه هم یو تپوس کوم چه دا دومره بے انصافه، سپیکر صاحب، توجه غواړو جی۔

جناب بشیر احمد بلور: وہ تو سی اینڈ ڈبلیو کے وزیر ہیں، ان کا پشاور شہر میں کیا کام ہے؟ سی اینڈ ڈبلیو تو شہر سے باہر کام کرتا ہے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: سپیکر صاحب! میں اسی چیز پر حیران ہوتا ہوں کہ جب آپ کے پاس ایریگیشن اور پبلک ہیلتھ تھا تو اس کا پشاور سٹی کے ساتھ کیا تعلق تھا؟

جناب قائمقام سپیکر: یوسف ایوب صاحب! فتح محمد خان صاحب سے درخواست کرونگا کہ وہ آپ کو رولز بتائیں کہ آپ مجھے مخاطب ہو کر بات کریں۔ آپ ڈائریکٹ بات نہیں کریں گے۔ آغا صاحب تو ڈائریکٹ بات کریں کیونکہ وہ تو اکثر سوئے ہوتے ہیں، انہیں رولز کا پتہ نہیں ہوتا لیکن آپ تو جاگتے ہوئے وزیر ہیں۔ (قہقہہ)

میاں افتخار حسین: زه جی دا عرض کوم --------

جناب فتح محمد خان (وزیر جنگلات): مهربانی نے اوکړه او ما ته نے اوونیل۔ زه دا عرض کومه چه سحر پته نشته، چونکه دا Question او Answer نه دی خو تقریرونه دی نو یوسف ایوب صاحب له نے هم مزه ورکړه چه تقریرونه دی، نو زه پکښی هم ------

جناب قائمقام سپیکر: دیو سیاستدان نو رڅه کار دے؟

وزیر جنگلات: او جی، خو تقریرونه دی۔

جناب قائمقام سپیکر: میاں صاحب۔

میاں افتخار حسین: تقریر نه کوؤ خو یوه وړه خبره، لنډ غونډے تپوس به تر ے نه اوکړو۔ وزیر صاحب بخښنه غواړمه که توجه راکړئ۔ دا ټول کارونه چه تاسو اوس اوونیل چه ایم پی اے گان به په اعتماد کښی اخلو نو دے دوه نیمو

کالو کبن خو زمونږه د طرف نه څوک چا په اعتماد کښ نه دی اغستی۔ نو آیا داسے به په ټوله صوبه کښ وی او که صرف په مخصوص علاقه کښ به وی؟

Mr . Acting Speaker: Honourable Member , Aurang Zeb Khan , Question No. 949, the last Question.

* 949_ جناب محمد اورنگزیب خان، کیا وزیر بلدیات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ ـــــ

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع کوہاٹ کے حلقہ PF-29 میں کپ فنڈز سے 97-1996 میں تعمیراتی کام ہوئے ہیں؛

(ب) آیا یہ درست ہے کہ مذکورہ کام میں سے اکثر ادھورے رہ گئے ہیں اور پچاس لاکھ روپے کا مکمل فنڈ استعمال نہیں ہوا ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو کتنے تعمیراتی منصوبے مکمل ہوئے ہیں، کتنے نا مکمل ہیں؛ فنڈز منصوبہ جات کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے۔

(د) آیا حکومت نا مکمل منصوبوں کو مکمل کرنے کیلئے فنڈز فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب یوسف ایوب خان (وزیر بلدیات): (الف) کمیونٹی اَپ لِفٹ پروگرام کے تحت سال 97-1996 کے دوران PF-29 میں کوئی سکیم شروع نہیں ہوئی تھی اور نہ ہی کپ فنڈز مہیا کئے گئے تھے۔

(ب) سال 97-1996 حلقہ PF-29 میں کمیونٹی اپ لفٹ پروگرام (CUP) کے تحت کوئی سکیم شروع نہیں ہوئی تھی اور نہ ہی کپ فنڈز PF-29 کیلئے مہیا کئے گئے تھے۔

(ج) چونکہ PF-29 کیلئے سال 97-1996 کے دوران کوئی فنڈز مہیا نہیں کئے گئے تھے لہذا (CUP) کے تحت کسی سکیم پر کام شروع نہیں ہوا۔

(د) 97-1996 کے دوران حلقہ PF-29 کیلئے کوئی فنڈز مہیا نہیں کئے گئے تھے، اسلئے نا مکمل سکیم کی تکمیل کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

جناب محمد اورنگزیب خان: محترم سپیکر صاحب! انہوں نے میری ہر بات سے انکار کیا ہے۔ میری تجویز ہے اور Request ہے کہ اس سوال کو Defer کیا جائے۔ میں وہ منصوبے لاکر آپ کو دے دونگا، جو منصوبے ہم نے Submit کئے تھے، جن پر کام ہوا ہے اور جو کام ادھورے رہ گئے ہیں۔ میری Request ہے کہ اس کو Defer کیا جائے۔

جناب قائمقام سپیکر: وزیر صاحب۔

وزیر بلدیات: ہم نے انکار کب کیا ہے۔ میرے خیال میں ان کے کوئسچن میں کچھ غلط فہمی ہے۔ 1996-97 میں اورنگزیب خان کو ایک روپیہ بھی فنڈ نہیں ملا ہے اور This is on record شاید اس سے پہلے کا ہو یا بعد میں ----------

جناب قائمقام سپیکر: آنریبل منسٹر! میں تھوڑی سی راہنمائی کرنا چاہتا ہوں۔ غلطی جواب میں ہے۔ 1996-97 میں کب فنڈ ملے تھے۔ یہ 1997-98 اور 1998-99 کا مسئلہ ہے۔ 1996-97 میں ملے تھے -------

وزیر بلدیات: 1996-97 میں ملے تھے؟ سپیکر صاحب! If you remember میں، آپ اور اورنگزیب خان، ہم سب اپوزیشن میں تھے اور ہمیں ایک روپیہ بھی نہیں ملا تھا۔

جناب قائمقام سپیکر: ملے تھے۔

وزیر بلدیات: ہمیں تو ایک روپیہ بھی نہیں ملا تھا۔

جناب قائمقام سپیکر: ملے تھے۔ آپ اپنا ریکارڈ درست کریں۔ ملے تھے، کم ملے تھے لیکن ملے تھے۔

وزیر بلدیات: اس ریکارڈ کے مطابق تو اورنگزیب صاحب کو ایک روپیہ بھی نہیں ملا تھا۔

جناب قائمقام سپیکر: اورنگزیب خان! یہ تو پھر بڑا آسان ہے، فرض کیجیے آپ Prove کر دیں تو آپ پھر پریویلج موشن لا سکتے ہیں۔

جناب محمد اورنگزیب خان: اس کو مہربانی کر کے Defer کر دیا جائے۔

جناب قائمقام سپیکر: نہیں، Defer نہیں ہو سکتا۔ انہوں نے جواب دے دیا ہے۔ وہ اپنے جواب پر Insist کرتے ہیں کہ یہ صحیح جواب ہے۔ اگر آپ کل ثابت کر دیں گے کہ جواب غلط ہے تو پھر تو پریویلج موشن ہو گا۔

جناب محمد اورنگزیب خان: ٹھیک ہے جی۔ تھینک یو جی۔

غیر نشاندار سوالات

778۔ جناب اکرم خان درانی: کیا وزیر بلدیات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ۔۔۔
(الف) آیا یہ درست ہے کہ بنوں شہر میں سڑکوں کی حالت بہت خراب ہے اور آمد و رفت کے قابل نہیں ہے؛
(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو آیا حکومت مذکورہ سڑکوں کی تعمیر و مرمت

کیلئے فنڈ فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب یوسف ایوب خان (وزیر بلدیات): (الف) جی ہاں، بنوں شہر میں سڑکوں کی حالت مرمت طلب ہے۔

(ب) بلدیہ بنوں نے دس لاکھ روپے کی لاگت سے درج ذیل سڑکوں کی مرمت / پرمکس کی ہے۔

(۱) از پریڈی گیٹ تا ہویدا گیٹ	=/4,77,000 روپے
(۲) از پھوڑی گیٹ تا زنانہ ہسپتال	
از زنانہ ہسپتال تا میلاد پارک	=/4,37,000 روپے
(۳) قصابان چوک تا سلیم تھیٹر	=/47,600 روپے
(۴) گلی از کسٹوڈین محلہ تا گورنمنٹ ہائی سکول نمبر ا	=/38,600 روپے

وسائل دستیاب ہونے کی صورت میں بقیہ سڑکوں کی ضروری مرمت بھی کی جائے گی۔

818 _ جناب نجم الدین: کیا وزیر بلدیات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ

(الف) آیا یہ درست ہے کہ رورل ڈیویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ نے دیر بالا میں جون 1997 تا حال ترقیاتی سکیمیں شروع کی ہیں:

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو کل کتنی مذکورہ سکیمیں شروع کی گئی ہیں اور کتنی مکمل ہوئی ہیں؟ مکمل تفصیل فراہم کی جائے۔

وزیر بلدیات: (الف) جی ہاں۔

(ب) محکمہ ہذا نے بحیثیت لائن ایجنسی دیر ڈسٹرکٹ ڈیویلپمنٹ پراجیکٹ فنڈز کے تحت کل چھ منصوبہ جات شروع کئے تھے جو کہ تمام مکمل ہو چکے ہیں۔ اس کے علاوہ IGPRA کے تحت ایک روڈ کی مرمت مکمل کی ہے۔

تفصیل منصوبہ جات درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام منصوبہ	تخمینہ لاگت	موجودہ حیثیت
۱۔	معلق پل بمقام بارکند عشیری درہ	/1599000	مکمل ہے۔
۲۔	آر سی سی پل کلشو دیر	/1259000	مکمل ہے۔
۳۔	کچہ سڑک بی ایچ یو باڈی نہاگ درہ	/100000	مکمل ہے۔
۴۔	شنگل سڑک بمقام بڈالئی نہاگ درہ	/40000	مکمل ہے۔

۵۔	کچہ سڑک .بمقام شوکند نہاگ درہ	40000/	مکمل ہے۔
۶۔	آبنوشی سکیم .بمقام منزی واڑی	40000/	مکمل ہے۔
۷۔	مرمت چکماتن بڑول روڈIGPRA روڈ	250000/	مکمل ہے۔

903 _ جناب حمید اللہ: کیا وزیر بلدیات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ۔
(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع دیر کے حلقہ پی ایف-74 میں اکاخیل سڑک، دپور سڑک، انیگاڑہ سڑک، بندرہ سڑک، نصرت سڑک اپنی مدد آپ کے تحت تعمیر کی گئی ہیں؛
(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو حکومت مذکورہ سڑکوں کی دیکھ بھال اور مرمت کیلئے کیا اقدامات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب یوسف ایوب خان(وزیر بلدیات)، (الف) جی ہاں۔
(ب) محکمہ ہذا کے پاس مذکورہ کاموں کیلئے اس وقت فنڈز دستیاب نہیں ہیں۔

Mr. Acting Speaker: The House is adjourned for fifteen minutes, for tea break.

(اس مرحلے پر ایوان کی کارروائی چائے کیلئے ملتوی ہوگئی۔)
(وقفہ کے بعد جناب قائمقام سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔)

اراکین اسمبلی کی رخصت

جناب قائمقام سپیکر، ان معزز اراکین اسمبلی نے رخصت کی درخواستیں ارسال کی ہیں؛ جناب آفتاب احمد خان شیرپاؤ صاحب نے 07-06-1999 کیلئے، آج کیلئے، جناب احمد حسن صاحب نے آج کیلئے اور محترمہ بیگم نسیم ولی خان صاحبہ نے بھی آج کیلئے تو کیا یہ چھٹی کی درخواستیں منظور کرلیں؟

(تحریک منظور کی گئی۔)

جناب قائمقام سپیکر، شکریہ۔ آپ کچھ کہنا چاہتے تھے۔ جناب ارباب صاحب، پلیز۔

ارباب محمد ایوب جان، سپیکر صاحب! میں آپ کا بہت زیادہ مشکور ہوں۔ جناب سپیکر صاحب! میں نے دو تین کال اٹینشن نوٹس دیئے ہوئے تھے۔ آپ نے مہربانی بھی فرمائی تھی کہ یہ بجٹ سپیچ میں اگر نہ آئے تو آئندہ کیلئے لے لیں گے تو میری Request ہوگی کہ اگر آپ لے آئیں تو میں آپ کا مشکور رہونگا۔

خصوصی کمیٹی کی تشکیل

جناب قائمقام سپیکر: ایک Announcement ہے۔ گزشتہ دنوں یہ مطالبہ کیا گیا تھا کہ ایک سپیشل کمیٹی مانسہرہ کے حوالے سے بنائی جائے تو ہم نے یہ سپیشل کمیٹی بنائی ہے،

Special Committee comprising the following, is hereby constituted under rule 194 of the Provincial Assembly of North West Frontier Province Procedure and Conduct of Business Rules, 1988 to examine/consider the allegations mentioned in Resolution No. 254, moved by Mr. Bashir Ahmad Bilour, MPA, and referred to by the House in its meeting held on 2nd June, 1999 as per terms of the referrence given below:-

Mr. Abdul Haleem Khan Qasooria, MPA, Chairman.

Mr. Sher Zaman Sher, MPA, member.

Mr.Iftikharuddin Khattak, MPA, member.

Mr. Saleem Khan Advocate, MPA, member.

Mr. Akram Khan Durrani, MPA, member.

The terms of refernce: To inquire in to various cases of atrocities and factors responsible for law and order in District Mansehra. To pin-point the officials responsible and recommend action against them. To suggest remedial measures for improvement of situation. The Committee will submit its report within sixty days. Thank you.

جناب محمد ہاشم خان(چارسدہ): پوائنٹ آف آرڈر، سر۔ جناب سپیکر صاحب! ما وئیل کہ تاسو داسے اوکړئ چه په دے کمیټئ کښ د دے ټولو پارټو په لحاظ باندے یو یو یا دوه دوه ممبران واخلئ نو ډا به د ټولو نه ښه خبره وی۔ لکه مونږ کښ د جے-یو-آئی نه هم شته، مونږ سره تحریک انصاف والا هم شته او نور هم شته، نو دغے به لږ اثر ښه پریوځی۔

Mr. Acting Speaker: Thank you. Adjourment Motions please.

جناب اکرم خان درانی: ډیره ضروري مسئله ده جی۔
جناب قائمقام سپیکر: تاسو په پوائنټ آف آرډر باندے یئ؟
جناب اکرم خان درانی: په پوائنټ آف آرډر باندے خبره کوم۔ جناب سپیکر صاحب! دا یو کتاب دے "قرآنی صلواة فرض، صلواة نماز نہیں"۔ نوم ئے دے محمد قاسم نوری، هغه دا کتاب لیکلے دے۔ په دیکښ جی، دا کتاب خو ډیر دغه دے چه ټول ئے اوګوریٔ خو آخری د دے یو درے څلور فقرے دی، هغه ستاسو او پوره هاؤس په نوټس کښ راولم او د ګورنمنټ په مخکښ ئے ایږدمه۔ په دے کښ ئے په مونځ لیکلی دی، "آخر میں صرف اتنا ہی کہونگا کہ میں نماز کا انکار نہیں کر رہا بلکہ اس کی حقیقت کو برملا تسلیم کرتا ہوں۔ کہتا صرف یہ ہوں کہ نماز جو بھی ہے' اسے پرانی اور وحی کردہ مت سمجھو اور نہ کہ یہ اللہ کا حکم ہے اور نہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی ہدایت اور نہ ہی عبادت ہے اور نہ اس کے بارے میں تم سے کچھ پوچھا جائے گا۔ اس کا قرآن اور اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اگر کوئی تعلق ہوتا تو اس کا ذکر اور تفصیل قرآن میں موجود ہوتی"۔ جناب سپیکر صاحب! دا خو داسے عجیبه غونډے خبر دلا چه اسلام او زمونږ په دین پورے بالکل یو مذاق دے او دا کهلم کهلا چرته په بازارکښ به دا کتاب خرڅیږی لکه څنګه چه مونږ ته چا راوړے دے۔ نو دلته کښ خو ګورنمنټ جی دا خبره کوی چه مونږه فرقه واریت او نور داسے څه دغه نه غواړو او بل طرف ته ګورنمنټ دومره ناکام دے چه داسے کتاب چه زمونږ د عقیدے، د اخلاق او د مذهب سره تعلق لری او هغه په دے انداز باندے کهلم کهلا په بازارکښ راځی او خرڅیږی۔ هغه تر دے حد پورے خی چه د مونځ عبادت نه دے او نه دا د اللہ تعالیٰ حکم دے۔ نو جناب سپیکر صاحب، زه خو به خصوصی تاسو ته دا درخواست وی چه د ګورنمنټ د سائډ نه په دے خبرو باندے قطعاً مونږ هیڅ څه قسم Compromise ته تیار نه یو چه دوئ مونږ ته څه داسے تسلی راکړی لکه د روټین خبرے چه وی۔ د دے نه به جی په دے صوبه او په دے ملک کښ فساد غونډے خبره جوړه شی۔ که حکومت په دے باندے سخت ایکشن نه آخلی چه دا کتاب چا لیکلے دے یا څوک دے؟ نو دا به د یو فساد خبره وی۔ نو زما به ستاسو په وساطت د ګورنمنټ ته دا مطالبه وی چه په دے باندے داسے سخت ایکشن واخلی چه بیا څوک په اسلام پورے

په مذهب پورے دمذاق خبره اونکړی- شکریه جی-

جناب والٹر مسیح: پوائنٹ آف آرڈر سپیکر صاحب۔

جناب قائمقام سپیکر: جی جی۔ جناب والٹر سراج صاحب۔

جناب والٹر مسیح: اسی ضمن میں بات کرنا چاہتا ہوں۔ اس سے پیشتر فروری کے اجلاس میں "قدرت اللہ اینڈ کمپنی" کے بارے میں عبد الرحمان خان اور نجم الدین خان نے، اس قرآن کے بارے میں جس میں غلطیاں تھیں، تحریک اسمبلی میں پیش کی تھی۔ محترم جناب سپیکر صاحب! مجھے انتہائی افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ یہ اسمبلی صوبہ سرحد کا سب سے بڑا ادارہ ہے، پختونخوا کا۔ اس وقت جناب عالی، اس ہاؤس نے مشترکہ طور پر یہ قرارداد پاس کی تھی کہ "قدرت اللہ اینڈ کمپنی" جو ہے، اس نے جتنے بھی ایسے قرآن جن میں غلطیاں ہیں، ان پر پابندی لگائی گئی لیکن مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ان کے خلاف نہ تو کوئی ایف آئی آر کاٹی گئی اور وفاقی گورنمنٹ کو جو قرارداد صوبائی اسمبلی کی بھیجی گئی، اس کے حوالے سے بھی آج تک قدرت اللہ اینڈ کمپنی کے خلاف کوئی ایکشن نہیں لیا گیا جبکہ میں سمجھتا ہوں کہ قانون میں، جبکہ مارشل لاء تھا، ڈیکٹیٹر شپ تھی، اس وقت 295 C مینارٹی کیلئے بنایا گیا لیکن مجھے انتہائی افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ کیا قدرت اللہ اینڈ کمپنی نے 295 C سے بڑھ کر غلطی نہیں کی؟ کیا وجہ ہے کہ ان کے خلاف ایف آئی آر نہیں کاٹی گئی یا وفاقی گورنمنٹ نے اس قرارداد پر کوئی ایکشن نہیں لیا؟ شکریہ جی۔

Mr. Acting Speaker: Thank you. Treasury Benches.

وزیر بلدیات: شکریہ، سپیکر صاحب۔ درانی صاحب نے جس کتاب کا ذکر کیا ہے جی، یہ واقعی ایک تشویشناک قسم کی بات ہے۔ ہمارے نوٹس میں تو ابھی لائی گئی ہے۔ I am thankful that he brought it into the notice of the Government. اس میں فوری طور پر فیڈرل گورنمنٹ کے ساتھ بھی رابطہ کیا جائے گا اور پنجاب گورنمنٹ کے ساتھ بھی Because this has been published in Lahore, تو ہم رابطہ کر کے جو بھی اس پر ہم اقدام کریں گے، We will let you know Insh Allah.

Mr. Acting Speaker: What about Mr. Walter Siraj point of order?

Minister for Local Government: I am sorry, I did not ....

جناب قائمقام سپیکر: آپ کو یاد ہوگا کہ پچھلی مرتبہ "قدرت اللہ اینڈ کمپنی" نے جو

قرآن شائع کیا تھا، اس میں کچھ غلطیاں تھیں۔ اس حوالے سے ایوان میں بات بھی ہوئی تھی اور حکومت کی طرف سے یقین دہانی بھی کرائی گئی تھی۔

وزیر بلدیات: سپیکر صاحب! Federal Ministry for Religious Affairs کو صوبائی گورنمنٹ کا Concern پہنچایا گیا ہے And they have taken action against that company.

جناب قائمقام سپیکر: وہ بھی یہی پوچھ رہے ہیں کہ کیا ایکشن لیا گیا ہے؟

Minister for Local Government: We can provide him theinformation.

تحاریک التواء

جناب قائمقام سپیکر: چلیں وہ بھی آپ، ٹھیک ہے۔

Now I will request Mr. Muhammad Hashim Khan, MPA, from Charsadda and Mian Iftikhar Hussain, MPA, to please move their identical Adjournment Motion No. 342 and 344, respectively, one by one in the House under rule 69 of the Rules of the Procedur and Conduct of Business Rules, 1988. Mr. Muhammad Hashim Khan, MPA, please.

جناب محمد ہاشم خان (چارسدہ): شکریہ، مسٹر سپیکر۔ جناب سپیکر! معمول کی کارروائی روک کر ایک اہم مسئلے کو زیر بحث لایا جائے کہ صوبوں سے ضلع ٹیکس کی وصولی کا اختیار لے لیا گیا ہے جبکہ اس ضمن میں مالی سال کیلئے تشکیل کئے جانے والے تمام ٹھیکے منسوخ کر دیئے گئے ہیں اور اب ضلع ٹیکس اور ایکسپورٹ ٹیکس کی وصولی نہیں ہوگی بلکہ یہ جنرل سیلز ٹیکس میں شامل ہوگا اور مرکز حاصل کرے گا جو کہ پسماندہ صوبوں کی آمدنی پر ایک اور کاری ضرب ہے، لہٰذا بحث کی اجازت دی جائے۔

Mr. Acting Speaker: Mr. Iftikhar Hussain, MPA, please. Mr Iftikhar Hussain, MPA, please move his Call Attention No. 344 Absent. Mr. Hashim Khan, MPA, please.

جناب محمد ہاشم خان (چارسدہ): جناب سپیکر صاحب! مخکښې ورخو کښې په

اخبار، ریډیو او ټی وی باندے مونږ اوریدلے وو چه مرکزی حکومت یو داسے آرډر کړے دے چه په صوبو کښې څومره ایکسپورټ ټیکسز دی، هغه بالکل بند کړئ او دا به مونږه جنرل سیلز ټیکس سره شاملوو۔ ستاسو په علم کښې به وی چه زمونږ به تقریباً څه شل، یویشت ضلع کونسلز وی، په هغے کښې د ضلع کونسلو آمدن څومره چه دے، هغه په دے ایکسپورټ ټیکسز باندے دے۔ چه ایکسپورټ ټیکسز ترے نه اوباسئ نو زما خیال نه دے چه دا ضلع کونسلز خپل هغه خرچه او د خپلو نوکرانو هغه تنخواګانے هم پوره کړی۔ مونږه چه په دے بیل بیل ضلع کونسلو کښې د دے خلقو نه معلومات اوکړل، یو لنډ مثال به درکړمه۔ زمونږ په چارسده کښې څه پینځه څلویښت کلرکان، چپړاسیان یا د دے متعلقه خلق چه کوم دی، هغه متاثره کیږی۔ د صوبے په لیول باندے په سوونو خلق داسے دی چه هغه به د دے روزګار نه محرومه شی۔ چه دا ایکسپورټ ټیکسز د ضلع کونسلز نه دوئ بهر کړی نو ضروری خبره ده چه چونګیانے به هم ختم شی نو د آکټرانے چه څومره ملازمین دی، چه کوم په دے ډسټرکټ کونسلز کښې نوکران دی یا هغوی نوکری کوی نو هغه به دوئ فارغه کوی۔ صوبائی حکومت نه چه مو معلومات اوکړل نو هغوی وائی چه مونږ له تقریباً دوه نیم اربه روپے پکار دی چه هغه مونږ دے خپل ایمپلائز له ورکړو چه د هغوی کوم په مونږ باندے بقایا جات دی۔ ضروری خبره ده چه صوبو سره خو هډو پیسے شته نه چه دوه نیم اربه روپئ دوئ له ورکړی۔ بل دویمه خبره د ټولو نه تشویشناکه چه ده، هغه داسے ده که دا پیسے مرکز ته لاړے او بیا مرکز د آمدن یا د پاپولیشن په لحاظ باندے تقسیم کوی نو چه څنګه زمونږ د بجلئ د رائلټئ خبره ده او مونږ ته پوره حصه نه ملاویږی، دغه شان خبره به د دے سره هم وی او دغه مسئله به زمونږ دوئ ته هم راوچتیږی۔

Mr. Acting Speaker: Treasury Bench.

حاجی عبدالرحمان خان: پوائنټ آف آرډر، سر۔ یو ضروری خبرے ته ستاسو توجه راګرځوم۔

جناب قائمقام سپیکر: د دے ایډجرنمنټ موشن حوالے سره دے یا نه؟

حاجی عبد الرحمان خان: زمونږ یو معزز ممبر راغلے دے، زور، سردار فدا، مونږه هغه ته ستړے مشے وایو- زمونږه د دے هاؤس ممبر وو او د هغه د پاره تاسو له پکار دی چه ورته ستړے مشے اووایئ-

Mr. Acting Speaker: Sardar Sahib, welcome, thank you. Treasury Benches, Minister for Local Government.

وزیر بلدیات: شکریہ، سپیکر صاحب- ہاشم خان صاحب کی جو "کال اٹینشن" ہے --------

جناب قائمقام سپیکر: یہ "ایڈ جرنمنٹ موشن" ہے-

وزیر بلدیات: اچھا' یہ افتخار صاحب کی "کال اٹینشن" تھی-

جناب قائمقام سپیکر: وہ ہم نے Convert کر دی تھی ایڈ جرنمنٹ موشن میں-

وزیر بلدیات: اچھا جی- اس کے بارے میں کافی اخباروں میں مختلف چیزیں Publish ہوتی رہی ہیں اور ہم نے باقاعدہ طور پر اس کی Contradicting کرتے گئے- Inter-Provincial Co-ordination Committee جس میں چاروں صوبوں کے چیف ایگزیکٹیوز ہوتے ہیں، انکی میٹنگ میں ایک تجویز Float کی گئی کہ نہ صرف ہمارے صوبے میں بلکہ پورے پاکستان میں Idustrialists, Traders, Agriculturists بلکہ پورے پاکستان سے یہ Complaints آ رہی تھیں کہ جو Attitude ہماری محصول چونگیوں پر ٹھیکیداروں کا لوگوں کے ساتھ ہوتا ہے' .That was shameful بدمعاش قسم کے لوگ چونگیوں میں بیٹھے ہوئے ہیں- کوئی شریف ٹریڈر یا زمیندار اپنی سبزیاں مارکیٹس میں بیچنے جا رہا ہے یا Industrialists کے اپنے جو پراڈکٹس ہوتے ہیں' اس کو بیچنے جا رہا ہے' تو باقاعدہ طور پر یہ Complaints آتی رہیں کہ Officially انہیں ذلیل کرنے کی کوشش کی جاتی تھی- ایک ایک ٹرک سے زیادہ پیسے نکالنے کیلئے پانچ پانچ' چھ چھ گھنٹے ایک ایک وہیکل کو روکا جاتا تھا کہ جی ہم آپ کی یہ ساری وہیکل کو چیک کرنا چاہتے ہیں' سارا سامان نکالیں اور پھر اوپر کریں - That is a very costly and a time consuming sort of exercise. تو لوگوں کی' Industrialists کی' ٹریڈرز کی' زمینداروں کی عزت رکھنے کیلئے' ان کا وقار رکھنے کیلئے ایک ایسی تجویز Float ہوئی ہے کہ جس میں لوگوں کو جگہ جگہ ہر پندرہ' بیس میل کے بعد جو چیک پوسٹس اور چونگیاں ہیں اور ڈھنڈے مار قسم کے لوگ بیٹھے ہوئے ہوتے ہیں' ان کو ان سے نجات دلوائی جائے تو یہ Proposal Float ہوئی-

ہاشم خان صاحب کی بات کو میں لیتا ہوں کہ انہوں نے کہا جی کہ پاپولیشن کے حساب سے، انہوں نے کہا کہ 99-1998 میں جس ڈسٹرکٹ کونسل کا، میونسپل کونسل کا یا ٹاؤن کمیٹی کا جتنے کا یہ کنٹریکٹ گیا ہے، اس کو Base بنا کر With a 10% increase every year, Finance Division General Sales Tax کے ذریعے یہ Taxes collect کر کے اس کونسل کو Ensure کیا جائیگا، 10 % زیادہ Increase every year وہ پیسہ دیا جائیگا۔ As far as the money is concerned ایکسپورٹ ٹیکس کی اور آکٹرائے کی، The money is going to be ensured on a 10% increase every year to every Town Committee, Municipal Committee and the District Council. So as far as that is concerned وہ ہمارے لئے زیادہ اچھا ہے بلکہ جو پرابلمز نیک عمل صاحب نے اور ابھی شعیب خان نے جس کا ذکر کیا کہ فلاں جگہ ٹھیکیدار نے 1981 سے، ابھی ملاکنڈ کی مثال لیں، آپ ریکارڈ دیکھیں، انہوں نے کوئسچن بھی کیا تھا اور Last time بھی اسمبلی میں آیا تھا کہ 1981 سے لیکر ابھی تک لوگوں نے Default کیا ہوا ہے، This is a big problem اور عدالتوں میں ہزاروں کیسز ابھی بھی چل رہے ہیں And we just can not do any thing because they are subjudice, کسی میں Stay order ہے، کسی میں کیا ہے اور کسی میں کیا ہے۔ اس سارے Hazard سے جان چھڑانے کیلئے اور سب سے بڑی اہم بات کہ لوگوں کو، ٹریڈرز کو، Industrialists کو اور ایگریکلچرسٹ کو چھٹکارا دینے کیلئے We have given our consent in principle. That it is a good idea لیکن اس کی Modalities ابھی تک طے نہیں ہوئی ہے ہیں مرکزی حکومت کی طرف سے اور جب تک چاروں صوبے مکمل طور پر مطمئن نہیں ہونگے کہ ان کے جو پیسے ہیں، ان کو Hundred and one percent ensure کیا جائے، گارنٹی کیا جائے، تب تک We will not implement it. To be on the safe side کیونکہ Financial year کا، آخر میں ہے یہ جو فیصلہ ہوا تھا کہ اگر فرسٹ جولائی تک یہ پالیسی ہمیں نہیں آئی، If we do not agree with the policy یا کوئی واضح پالیسی مرکز کی طرف سے نہیں آتی چاروں صوبوں کیلئے With the consent of all the provinces تو احتیاطاً ہم نے اپنے ٹھیکے ایڈورٹائز کئے ہوئے ہیں اور باقاعدہ طور پر Auction لگی ہوئی ہیں آکٹرائے کی بھی اور ایکسپورٹ ٹیکسز کی بھی So, we are watching the

situation, if a good policy is forwarded by the Finance Ministry, Finance Division, to all the Provinces, we will accept it. If we have any apprehensions, we will decline the offer. Thank you.

جناب قائمقام سپیکر. آنریبل میاں افتخارحسین صاحب! آپ نے تو اپنا Miss کر دیا ہے لیکن اب آپ اگر اس بحث میں حصہ لینا چاہیں تو کچھ کہہ سکتے ہیں کیونکہ اس وقت تین دفعہ میں نے کال کیا تھا اور آپ نہیں تھے۔ اگر آپ اس موضوع پر بات کرنا چاہتے ہیں تو میں موقع آپ کو دیتا ہوں۔

میاں افتخارحسین. سپیکر صاحب! زه بخښنه غواړم خو تاسو د نورکله په نسبت د چائے وقفه هم ډیره وختی اوکړه، نورکله به مو دولس بجے کوله او نن مو یولس بجے اوکړه خکه مونږه هم ټائم کښې غلط شو خو بحرحال جی زه بخښنه غواړم۔ زما تحریک التواء په دے وه، زه خبر هم نه یمه چه په مینځ کښې به څه خبره شوے وی، زه خپله خبره جی مختصر به اوکړمه۔ دوئ چه څنګه، زه په دے جواب باندے پوهه شومه۔ سپیکر صاحب! رښتیا خبره داسے ده چه کله د مرکز نه دا فیصله اوشوه نو دلته زمونږه د صوبے د طرفه پرے یکدم عمل شروع شولو، د نورو صوبو نه په دے باندے عمل شروع نه وو او مرکز ته صرف د پنجاب د طرف نه رکاوټ راغلو۔ زمونږه صوبے یکدم هر څه اودرولو، د نیلامئ د پاره هغه ایډورټائزمنټ شوے وو، ایډورټائزمنټ دوئ روکاؤ کړو او بیا پنجاب چه کله انکار اوکړو نو دوئ بیا د ایډ ورټائزمنټ هغه له اجازت ورکړو خو بنیادی خبره چه په دے کښې کومه کول دی، هغه دا ده جی چه زمونږه د صوبے فنډ یا د ضلع فنډ مرکز اخلی نو د تمباکو په دغه کښې ئے چه کوم فنډ اخستے دے، هغه کښې تر اوسه مونږ ته څه ملاؤ شو؟ یا د بجلئ په مد کښې زمونږه څومره قرضه په مرکز باندے ده نو هغوئ مونږ له څومره راکړه؟ یا بنیادی سوال په دیکښې دا دے، مونږه دے صوبائی حکومت ته دا خواست کوؤ چه که چرته پنجاب د خپل حق د پاره پښه اینبوذے شی نو پکار نه ده چه زمونږه صوبه هم د خپل حق د پاره پښه کیږدی؟ ولے پنجاب به رومبے قدم ایږدی نو د هغے نه پس ته به مونږ قدم ایږدو؟ او دیکښې یوه خبره سپیکر صاحب، دا ده چه اوس ئے بیا دا

ایډورټائزمنټ اوکړو نو دوئ سره وخت کم وو نو د وخت د کمی د وجه نه دوئ Implementation نه شو کولے نو ځکه نے بیا ایډورټائز کړو- خدشه دا ده چه دوئ پرے په راتلونکی وخت کښ عمل کوی او چه کله دا عمل کوی نو مونږه دے حکومت ته د دے حکومت د لاس مضبوط کولو د پاره دا خبره کوؤ- پکار دا ده چه دوئ پخپله په دے سټینډ واخلی ځکه چه په صوبائی خود مختارئ باندے دا یو ضرب دے او ګزار دے او دا ګُزار په مختلف مدونو کښ لګولے شوے دے او په هغه باندے بیا واپس صوبے ته پیسے نه دی راغلے- نو دا مونږ سره داسے پیسے دی چه دا زمونږه ضلعے پخپله د عوامو نه پیسے اخلی او د عوامو پیسے دی او په هغوی باندے خرچ کیږی نو مونږ خو د دے اجازت هم نه شو ورکولے چه د یو ضلع پیسے د بلے پیسے ضلع کښ اولګی نو د ضلعے نیغ په نیغه پیسے به مرکز څنګه اخلی؟ نو دا په صوبائی خود مختارئ کښ مداخلت دے- زمونږه صوبائی حکومت له پکار دی چه پخپله پرے سټینډ واخلی ګنی مونږ د دوئ لاس په دے خبره باندے مضبوط کوؤ چه دوئ د د مرکز سره دا خبره په دے بنیاد باندے Tackle کړی چه تاسو دا کومه پالیسی خپلوئ، دا د مضبوط مرکز طرف ته خبره نه ځی بلکه دا د پاکستان د سالمیت خلاف خبره ده ځکه چه اختیار یو ځائے ته راغونډول د ملک په مفادو کښ نه دی- اختیار تقسیمول غواړی او زه په دے کښ یوه خبره دا کوم چه که چرته صوبائی حکومت هم په دیکښ ناکام شو نو بیا مونږ وایو چه مونږ به په دے مسئله کښ عدالت ته خو ځکه چه د عدالت په ذریعه باندے به خپل حق غواړو- که بیا نه وی نو بیا مروجه کومے طریقے وی د خپل صوبے، د خپل قوم د حق د ګټلو د پاره، سړک ته وتل، خپل طاقت استعمالول، هر هغه کار به مونږ کوؤ چه مونږ د خپلے صوبے د حق د پاره او د عوامو د پاره به هر رنګه قدم اوچتوؤ ځکه چه که صوبائی حکومت سره هغوی او نه منل نو هم د دوئ د مضبوطولو د پاره، د صوبے د حق د پاره به مونږ هر رنګه قدم اوچتوؤ- په دے باندے به رضا کیږو نه او نه به مرکز دے ته پریږدو- ډیره مننه او شکریه-

جناب بشیر احمد بلور، جناب سپیکر صاحب!--------

جناب قائمقام سپیکر: ابھی یہ ایڈجرنمنٹ موشن ڈیبیٹ کیلئے منظور نہیں ہوئی ہے لیکن پوائنٹ آف آرڈر پر اگر آپ کوئی بات کرنا چاہتے ہیں تو پوائنٹ آف آرڈر پر اجازت ہے۔

جناب بشیر احمد بلور: جناب سپیکر صاحب! نہیں اس کو ایڈمٹ کرانے کیلئے تو بحث کر سکتے ہیں کہ اس کو ایڈمٹ کریں یا نہیں؟ اس کیلئے تو بحث کرتے ہیں۔ سپیکر صاحب! میرے فاضل دوست نے کہا ہے کہ یہ بڑا اچھا Idea ہے کیونکہ لوگوں کو بڑی تکلیف ہوتی ہے، ٹرک Un-load کئے جاتے ہیں، کنٹریکٹرز زیادتی کرتے ہیں تو میں اپنے فاضل دوست سے یہ پوچھتا ہوں کہ وہ منسٹر فار لوکل گورنمنٹ ہیں، وہ یہ کیوں نہیں ان چیزوں کو کنٹرول کرتے کہ جس سے لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے اور ایسے کنٹریکٹرز کو کیوں کنٹریکٹ ملتا ہے؟ ان پر نظر رکھیں۔ آپ کی گورنمنٹ ہے، وہ لوگ زیادتی کرتے ہیں اور مرکزی گورنمنٹ کے ساتھ پھر زیادتی نہیں ہوگی؟ میں یہ عرض کرتا ہوں کہ ہماری لوکل گورنمنٹ جو ہے، یہ صوبائی سبجیکٹ ہے اور اس کو سنٹر میں بھیجنا ہماری صوبائی خود مختاری پر ایک کاری ضرب ہے۔ میں گورنمنٹ سے Request کرتا ہوں کہ مرکزی گورنمنٹ کی کوشش ہی یہی ہے کہ سب کچھ Centralize کیا جائے اور ہم ایسا قدم کبھی اٹھانے نہیں دیں گے اور یہ Request کرتے ہیں کہ ہمیں پہلے Divisible pool سے کون سے پیسے مل رہے ہیں جو اس سے پیسے ملیں گے؟ این ایف سی ایوارڈ جس میں بجلی کی رائلٹی، جس پر پریذیڈنٹ آف پاکستان نے دستخط کئے ہیں اور گارنٹی دی ہے، وہ پیسے اب تک نہیں ملے ہیں۔ ہمارا حساب کتاب 1973 سے ابھی تک رہتا ہے، وہ حساب نہیں ہوا۔ ہمارے Actual پیسے بارہ ارب بنتے ہیں، وہ چھ ارب تو انہوں نے Cap کئے ہوئے ہیں، وہ نہیں ملتے تو یہ ڈسٹرکٹ کونسل اور لوکل کونسل کے پیسے ہمیں کون دے گا؟ تو میں یہی Request کرتا ہوں کہ حکومت اس پر سٹینڈ لے اور اس کو بالکل نہ مانے تاکہ اس طریقے سے ہماری صوبائی خود مختاری Suffer نہ ہو۔

Mr. Acting Speaker: Honourable Minister.

جناب اکرم خان درانی: جناب سپیکر! که په دے باندے ما ته یو منټ اجازت راکړئ جی۔

Minister for Local Government: Speaker Sahib! I think we have to follow the rules.

جناب اکرم خان درانی: دا ډیره اهم مسئله ده جی۔
وزیر بلدیات: یہ تو اہم ہے لیکن اگر اڈمٹ ہو تو تب کریں۔
جناب اکرم خان درانی: بیا به منسټر صاحب په هغے باندے خبره اوکړی۔ زما خو جناب Request دا دے چه دا دومره اهم مسئله ده ---------

Minister for Local Governemnt: Speaker Sahib! We have to follow the rules, please.

جناب اکرم خان درانی: تاسو نے هاؤس ته Put up کړئ او دا راولئ۔ تاسو هغه پرے اوغوارئ جی او منظوری نے ورکړئ۔ دا ډیره اهم مسئله ده---
جناب قائمقام سپیکر: دا منسټر صاحب مخکښ جواب ورکړی نو بیا به نے هاؤس ته Put کړو۔
جناب اکرم خان درانی: چه په دے باندے مکمله خبره اوشی۔
جناب قائمقام سپیکر: ټهیک ده جناب۔
وزیر بلدیات: سپیکر صاحب! بشیر خان اور افتخار خان نے جو باتیں کی ہیں، تو ایک طرف تو یہ بات کرتے ہیں Provincial autonomy کی، جس کا ہمیں خود بھی احساس ہے۔ It is our responsibility. It is the responsibility of the sitting Government that they should ensure Provincial autonomy لیکن دوسری طرف Human dignity کی بھی بات ہوتی ہے۔ یہاں پر آپ کے لوگ زیادہ تر ایگریکلچر کمیونٹی کو Represent کرتے ہیں۔ بشیر خان صاحب بولے ہیں، یہ ان کے شہر کی نمائندگی ہے، زیادہ Trading community ہے، ان کو جو ذلت محصول چونگیوں اور بدمعاشوں کے ہاتھوں اٹھانی پڑتی ہے میرے خیال میں شاید ان کو اچھی طرح علم نہیں ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ جناب، کیوں آپ Ensure نہیں کرتے کہ یہ اچھے قسم کے ٹھیکیدار آئیں۔ Procedures کا آپ کو پتہ ہے، Open bidding ہوتی ہے، کوئی بھی Highest bid دے تو ہم اس سے یہ نہیں کہہ سکتے کہ یہ Bad character آدمی ہے، یہ بدمعاش ہے لہذا اس کو ہم نہیں دیں گے اور جس کا پولیس ریکارڈ اچھا ہے اس کو ٹھیکہ دیں گے، کوئی ایسا Rule نہیں ہے۔ Speaker Sahib! We are going to ensure if this policy is implemented. افتخار خان نے کہا ہے کہ یہ فیصلہ ہوا ہے، فیصلہ نہیں

ہوا۔ This is an idea which has been floated by the Inter-Provincial Committee. It is an idea. It is a good idea and we support it. اگر اس کی Implementation ہو سکی، ہمیں Guarantees ملیں کہ یہ ہماری ہر کونسل کو اس کی اپنے آمدن کے مطابق With a 10% increase every year اگر پیسے ملے تو We will agree to it. If the guarantees are not given تو نہ ہم Agree کریں گے اور نہ کوئی اور صوبہ Agree کرے گا۔ It is very simple.

میاں افتخارحسین، جناب سپیکر صاحب! ------

جناب بشیر احمد بلور، سپیکر صاحب! میں نے عرض کیا ہے کہ پریذیڈنٹ کی گارنٹی میں ہمیں ابھی تک ان سے پیسے نہیں ملے تو .It is not a good idea

جناب قائمقام سپیکر، جناب درانی صاحب۔

میاں افتخارحسین، جناب سپیکر صاحب! زہ نن دیر پرسیدلے یم۔

جناب بشیر احمد بلور، ہم اس کو بالکل نہیں مانیں گے۔

جناب قائمقام سپیکر، میاں صاحب کښینہ۔ درانی صاحب۔

جناب اکرم خان درانی، جناب سپیکر صاحب! خبرہ دا دہ چہ یوسف ایوب خان اووئیل چہ بدمعاشان، غونڈہ گان ھلتہ ناست دی نو بیا دا گورنمنټ چرتہ دے جی؟ د دے خو دا مقصد شو چہ غونډہ گان، بدمعاشان پہ چیک پوسټ باندے ناست دی او گورنمنټ نشتہ جی۔ اول خو دا خبرہ غلطہ دہ۔ پکار دا دی، مونږ د دوئ نہ دا ډیمانډ کوو -------

وزیر بلدیات، میں نے یہ نہیں کہا۔ بشیر خان نے کہا تھا کہ غلط قسم کے لوگوں کو ٹھیکے کیوں دیئے جاتے ہیں؟ There is no rule کہ جس میں ہم Determin کریں کہ یہ آدمی صحیح ہے یا بدمعاش ہے ----------

جناب بشیر احمد بلور، سب ٹھیکیدار بدمعاش اور غنڈے کیسے ہو سکتے ہیں -------

وزیر بلدیات، آپ پہلے اس بزنس میں تھے تو آپ نے یہ کیوں چھوڑا ہے؟ کیونکہ یہ Dignified کام نہیں رہا۔

جناب قائمقام سپیکر، ہاشم خان! آپ نے Move کیا ہے۔ اگر آپ چاہتے ہیں تو ہم ہاؤس سے پوچھتے ہیں کہ ایڈمٹ ہو یا ایڈمٹ نہ ہو؟ اب جیسے آپ کی مرضی ہو۔

جناب محمد ہاشم خان (چارسدہ)، ما خو Already وتیلی دی -----

جناب اکرم خان درانی، جناب سپیکر صاحب! ما خبرہ کولہ ------

وزیر بلدیات، سپیکر صاحب! میری عرض سنیں۔ جناب! Already there is such a tight schedule یہ آپ کی مرضی ہے، ایڈمٹ کرتے ہیں اور اس پر بحث کرتے ہیں یا ---------

جناب اکرم خان درانی، کہ تاسو نے ایڈمٹ کوئ نو بیا روستو بہ پرے خبرہ اوکڑو گنی زمونڑ خبرہ خو پاتے دہ جی۔

Minister for Local Government: But the way this Session is going, I am affraid, will never finished till another one and a half months, Sir. جو کچھ انہوں نے کہنا تھا، وہ کہہ دیا ہے۔

جناب محمد ہاشم خان (چارسدہ)، جناب! میں -------

وزیر بلدیات، نہیں جی، یہ طریقہ کار نہیں ہے۔ ابھی تک پہلا ایجنڈا اس سیشن کا ختم نہیں ہوا ہے، So you have to look آپ نے Over-all دیکھنا ہوگا You are conducting this House. تو Request یہ ہے کہ انہوں نے جو Points کیے تھے تو میں نے جواب دیئے ہیں۔ وہ مجھے بتائیں کہ ان کی کیا Apprehensions ہیں؟

میاں گل اسفندیار امیر زیب (وزیر تعلیم)، جناب سپیکر صاحب! I am on a point of order, Sir. ایک تو آپ جس کرسی پر بیٹھے ہیں، وہ بہت عزت دار کرسی ہے۔ میں نے ابھی 'Questions' Hour' میں بھی دیکھا ہے، If you kindly not lead the House, اگر کوئی Mover ہے، وہ ایڈجرنمنٹ موشن ایڈمٹ کرانا چاہتا ہے یا کمیٹی کو Refer کرانا چاہتا ہے تو وہ تو اس کی Prerogative ہے، آپ اگر ان کو Lead نہ کریں تو بہت مہربانی ہو گی۔

سید محمد صابر شاہ، جناب سپیکر! اسفندیار صاحب نے جو بات کی ہے ---------

جناب سلیم سیف اللہ خان، یہ حقیقت ہے۔

سید محمد صابر شاہ، حالانکہ یہ بات ہم کرنا چاہتے ہوئے بھی نہیں کر سکتے کیونکہ آپ جس منصب جلیلہ پر تشریف فرما ہیں، وہ اتنا بڑا مقام ہے کہ آپ کا ایک اشارہ بھی ہمارے لئے حکم کا درجہ رکھتا ہے لیکن اس کے تقدس کے کچھ تقاضے ہیں اور ہم سمجھتے ہیں کہ اللہ

ـنے آپ کو اس تقدس کو قائم اور دائم رکھنے کی صلاحیت بھی دی ہے اور آپ حتی
ـکوشش بھی کرتے ہیں اور ہم آپ سے یہی توقع رکھتے ہیں کہ انشاء اللہ آپ اس
ئم و دائم رکھیں گے اور اس ہاؤس کو اور ہمیں ایک ساتھ لے کر چلیں گے۔ بڑی
ں' جناب۔

ـ قائمقام سپیکر: میں آپ کا مشکور ہوں۔ اگر آپ ہاؤس میں اکثر آیا کریں گے تو
پ کے مشوروں سے مستفید ہوں گے۔ جناب فرید خان۔

ـ فرید خان طوفان: ستاسو ډیر مشکور یو۔ دا نن چه کومے طریقے سره
نړه وزیران صاحبان او زمونږه د مسلم لیګ صدر صاحب د دے صوبے په
کارروائی کښې دلچسپی اخلی، زه به ستاسو په وساطت چیف منسټر
حب ته خواست اوکړم چه ته روزانه راځه چه ستا دا ملګری هم دا شانتے په
کښې دلچسپی اخلی۔ جناب سپیکر صاحب! دوئ یو طریقے سره ستاسو د
یکر په دے کرسئ باندے د عدم اعتماد اظهار کوی۔ تاسو ډیر په خوش
لوبئ سره دا هاؤس چلوئ او تاسو په میرټ باندے فیصلے کوئ۔ اوس
زمونږ یو معزز ممبر اودریږی او خبره کوی نو زمونږ منسټر صاحب
کل ګورنمنټ چه کوم دے، هغه خلاف توقع هر وختے په نیمه کښې راپاڅی
خبره کټ کوی نو نمبر د مونږ له راکړی چه مونږه هم خبره اوکړو ځکه
په د دوئ حکومت دے او ــــــــ

Mr. Ali Afzal Khan Jadoon (Minister for Law & Parliamentai Affirs:)Mr. Speaker Sir! I am on a point of order.

Mr. Acting Speaker: He is also on a point of order.

زیر بلدیات: دو آدمیوں کو' They were two movers, انہوں نے پاس کر دی ہے
So how can, it has not been admitted as yet

ناب فرید خان طوفان: دا هغه خلق ولاړ دی جناب سپیکر صاحب، دا هغه
لاړ دی چه دوئ ستاسو په چیمبر کښې ناست وو او د دے ایجنډے د طریقه
ار فیصله نے کړے ده او دوئ کښې دومره حوصله نشته چه یو منسټر، هغه
خلق چه په دے هاؤس کښې تاسو سره په چیمبر کښې ناست وو، د دے هاؤس

چلولو په طریقه کار باندے نے تاسو سره اتفاق رائے کړے ده نو دوئ اوس مونږ
له موقع نه راکوی- که هاؤس کښې مونږه Disturb کوے نو مونږ هم بیا دا چق
لرو چه دوئ Disturb کړو- هاؤس د خوش اسلوبئ سره د چلولو طریقه دا ده
چه دوئ دِ مونږ له ټائم راکړی او مونږ به دوئ له خو دا د چیف مِنسټر په
مخکښې نمبر جوړولو طریقه چه کومه ده، دا دِ ختمه کړے شی-

جناب قائمقام سپیکر: جناب جدون صاحب-

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ جیسے انہوں نے فرمایا ہے کہ آپ پر عدم اعتماد کا اظہار ہوا ہے تو میں یہ گزارش کرونگا کہ عدم اعتماد کا نہیں ہے بلکہ ہو سکتا ہے کہ عدم اطمینان ہوا ہو- عدم اعتماد کا اظہار نہیں کیونکہ اب آپ ہمارے ڈپٹی سپیکر ہیں، ہمارے منتخب شدہ ہیں اور ہمارے دل میں کوئی ایسی بدنیتی نہیں ہے کہ اس بات کے متعلق ہم سوچیں- یہ خواہ مخواہ آپ کو لقمہ دے رہے ہیں کہ آپ پر عدم اعتماد کا اظہار ہو رہا ہے، ہمیں عدم اطمینان ہو سکتا ہے -------

جناب عبدالسبحان خان (وزیر اطلاعات): میں آنریبل منسٹر کو تسلیح رکھنے پر مبارکباد دیتا ہوں-

جناب اکرم خان درانی: یو منسټر کښینی او بل پاڅی، دوئ د کښینی او زمونږ خبرے د واوری خکه چه بیا به دوئ جواب کوی جی-

وزیر تعلیم: جناب سپیکر! ہمارا عدم اعتماد کا کوئی ارادہ نہیں ہے -

جناب اکرم خان درانی: مونږ خو دوئ ته دا نشاندهی کوؤ، زمونږ کار دے چه دوئ ته د غلطیانو نشاندهی اوکړو او دوئ په هغے باندے احکامات جاری کړی- یو منسټر کښینی نو بل پاڅی او چه بل کښینی نو بل پاڅی- دا خو زمونږ کار دے چه مونږ خبره اوکړو، دوئ به یو کس د هغے طرف نه جواب راکوی - مونږ دوئ ته داسے خبرے نه کوؤ چه -------

جناب قائمقام سپیکر: درّانی صاحب پلیز، پلیز-

وزیر بلدیات: سپیکر صاحب! میں آپ سے ایک چیز پوچھنا چاہتا ہوں- There are two movers, how could five people have spoken as yet, when the thing has not been admitted, please?

جناب اکرم خان درانی: زما خو جی پوائنټ آف آرډر وو۔ ما خو دوئ ته وئیل چه ------

جناب قائمقام سپیکر: میں نے، اگر آپ کو یاد ہو تو یہی کہا ہے کہ ابھی یہ ایڈمٹ نہیں ہوئی ہے۔ آپ کے وزراء صاحبان اُٹھ کر اس موضوع پر بات کرنے لگے ہیں۔

جناب اکرم خان درانی: دا جی ایډجرنمنټ موشن دے، په دے باندے بحث کیدلے شي، کال اټینشن نه دے جناب۔ دے باندے بحث کیدلے شي۔ ما خو دا جی اووئیل چه په دیکښ د دوئ سخت اقدامات واخلی۔ دا که څوک بدمعاشان وي، هغه هم ختمیدلے شي او که څوک بل څه وي، هغه هم کیدلے شي۔ په ډیرو خلقو باندے بقایا جات دي۔ هغه بقایا جات چه دي، د هغے د ادا کولو د پاره د دوئ اقدامات اوکړي۔ مونږ خو د دوئ سره مرسته کوؤ۔ چه چا سره بقایا جات دي، د هغوي نه د بقایا جات اوباسي۔

Mr . Acting Speaker: Janab Hamayoon Saifullah Khan! constitutional opinion.

جناب ہمایون سیف اللہ خان: مسٹر سپیکر سر! میں آپ کے Through جناب وزیر صاحب کی توجہ 'Chapter 2._ Principles of Policy' کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔

جناب قائمقام سپیکر: Page کونسا ہے؟

جناب ہمایون سیف اللہ خان: Page 19 ہے، Para 32 میں ہے جی۔

"The State shall encourage Local Government Institutions. composed of elected representatives of the areas concerned and in such Institutions special representation will be given to peasants, workers and women".

میرا مطلب صرف اتنا تھا جناب، کہ جو فیصلہ کریں، آئین کو مدنظر رکھ کر وزیر صاحب فیصلہ کریں۔

وزیر بلدیات: سپیکر سر! فیصلہ، I will repeat it again, کہ فیصلہ کوئی نہیں ہوا ہے۔ لوگوں کی سہولت کیلئے ایک تجویز، Human dignity کو برقرار رکھنے کیلئے، یہ کونسلز بھی لوگوں کی ہیں، جو لوگ باہر کام کرتے ہیں، زمیندار ہیں یا کاروبار کرتے ہیں،

Industrialist ہیں، Workers ہیں، ان کی سہولت کو مدنظر رکھ کر یہ Idea float ہوا ہے۔

جناب قائمقام سپیکر: میاں افتخار صاحب۔

میاں افتخار حسین: سپیکر صاحب! دوئ خو اجازت اوکړو او وائی چه دا Movers د خبره اوکړی۔ دا دوئ چه کومه د پالیسئ خبره اوکړه او دوئ وائی چه مونږ ورسره، هغه چه زمونږ خدشات وو هغه درست اوختل۔ تاسو جی دے خبرے ته لږ په تسلئ باندے، مونږه اوونیل چه دا د مرکز ته نه خی۔ دوئ وائی چه دا ټهیک پالیسی ده او بیا وائی چه فیصله نه ده شوے۔ هغوی چه کله دا تجویز ورکړو نو دوئ پرے دلته عمل هم شروع کړے وو۔ پکار دا ده چه دا ایډمټ شی جی او په دے مفصّل بحث اوشی۔ دا د صوبے چه کوم آمدن دے، مرکز ته خی او هغه به پرے قبضه کیږی او مونږ د دے خبرے غندنه کوؤ، د دے مخالفت کوؤ۔ دا غلطه پالیسی ده چه د صوبے نه د اختیار اخلی او دوئ وائی چه مونږه ورسره متفق یو۔ مونږ وایو چه دا کومے تے را نه اخستے دی، هغه د هم راله واپس راکړی، نور را نه څنګه اخلی؟

Mr. Acting Speaker: Is it the desire of the House that the Adjournment Motions, jointly moved by Mr. Muhammad Hashim Khan, MPA, from Charsadda and Mian Iftikhar Hussain, MPA, Nos. 342 & 344 respectively, may be admitted for debate?

(The motion was carried.)

Mr. Acting Speaker: The 'Ayes' have it and motions are admitted for Debate. Thank you. چودہ آدمی کافی ہیں۔ (تالیاں)

میاں افتخار حسین: شکریہ جی۔

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Acting Speaker: Haji Abdur Rehman Khan, MPA, to please move his Call Attention Notice No. 904 as per rules. Haji. Abdur Rehman Khan.

حاجی عبدالرحمان خان: سپیکر صاحب! حکومت کی توجہ اس جانب دلانا چاہتا ہوں کہ جہیزفنڈ حصہ داروں کو بڑی تنگ و دو کے بعد بھی نہیں ملتا۔ بہت سے غریب بچیوں کی درخواستیں اس ضمن میں پڑی پڑی ضائع ہو جاتی ہیں لیکن ان کو فنڈ سے کچھ بھی نہیں ملتا۔ لہذا حکومت کی توجہ اس جانب مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ غریب گھرانے کی بچیوں کیلئے جہیز فنڈ کے حصول کو آسان بنایا جائے۔

جناب سپیکر صاحب! د شلورو کالو نه تقریباً، په دے باندے مونږ پوهه نه شو چه جهیز فنډ دے صوبه کښې شته او که نشته؟ وزیر صاحب به مونږ ته اووائی چه شته او که نشته؟ که شته چا له ئے ورکړو، څومره ئے ورکړو او کومو خلقو له ئے ورکړو؟

جناب قائمقام سپیکر: ٹریژری بنچز۔ میاں انور علی صاحب۔

میاں انور علی (وزیرعشر و زکوٰۃ): جناب سپیکر صاحب! دا جهیز فنډ د زکوٰۃ نه چارفیصد کټ کیږی او جهیز فنډ ته ځی۔ دا د مرکزی کونسل په اختیارکښې دے او مرکزی کونسل د دے طریقه کارجوړه وی۔ اوس جناب ممبر صاحب چه کومه خبره کړے ده چه جهیز فنډ دغه خلقو ته څنګه ملاویږی نو مونږ به دوئ د پاره دغه اوکړو که مشکلات وی پکښې۔ ضلعی چیئرمینانو ته به پکښې مونږ چهټئ اوکړو چه دا په آسانه طریقه دوئ ته ورکړے شی۔

جناب قائمقام سپیکر: سپیکر صاحب! زما خبره دا نه ده چه مونږ له ئے راکړی۔ زما د دے ټولے صوبے خبره ده چه آیا دے صوبے ته د مرکزی کونسل نه جهیز فنډ راځی او که نه راځی؟ که راځی نو هغه څومره راځی او هغه څه شو؟

وزیرعشر و زکوٰۃ: جناب سپیکر صاحب! چار پرسنټ د زکوٰۃ نه کټ کوی او دوئ ته ورکوی، صوبے ته جی۔

حاجی عبدالرحمان خان: جناب سپیکر صاحب! دوئ ته ئے ورکوی، څه مطلب ئے شو؟ دا ممبران ناست دی د صوبائی اسمبلئ ------

وزیرعشر و زکوٰۃ: صوبے ته ورکوی۔

حاجی عبدالرحمان خان: تاسو دا نور او مونږه د مسلم لیگ ممبران ناست یو، ددوئ نه تپوس اوکړئ چه چا له دا ورکړے شوے دے؟ مونږ له خو نه دے

راکړے شوے او نه زمونږ په Recommendation باندے شوے دے۔

وزیر بلدیات: سر! اسمبلی میں اسمبلی کے ممبر کا کوئی آدمی بھی جہیز فنڈ Deserve نہیں کرتا۔ لالا یہ کہہ رہے ہیں کہ ہمیں نہیں ملا، ہم میں سے کوئی بھی اس کا حقدار نہیں ہے۔

حاجی عبدالرحمان خان: ٹھیک ہے، نہیں۔ (قہقہے) جناب سپیکر صاحب! خبره دا نه ده چه مونږ له د راکړی۔ ہمیں ضرورت نہیں ہے مگر مرکزی کونسل سے یہ جہیز فنڈ آتا ہے یا نہیں؟ اگر آتا ہے تو کس کو دیا ہے؟ وہ نام ہمیں بتائیں۔

وزیرعشر و زکوٰۃ: سپیکر صاحب! فنډز خو د مرکز نه راخی دے صوبے ته خو صرف غریبانانو له ورکوؤ۔

حاجی عبدالرحمان خان: جناب سپیکر صاحب! دے به ما ته لسټ اوښائی چه د دے غریبانو هغه لسټ مونږه اوګورو او د هغه لسټ نه مونږه ته پته اولګی چه دا کوم غریب له ورکړے شوی دی۔ وزیر صاحب اوس دوه خبرے اوکړے، اول خو دے وانی څلور کاله کښې، مانن دفتر ته ټیلیفون اوکړو ------

Mr. Acting Speaker: Honourable Arbab Saifur Rehman Khan, MPA to please move his Call Attention Notice No. 919 as per rules.

حاجی عبدالرحمان خان: جناب سپیکر صاحب! تاسو ئے Kill کوئ څه؟

جناب قائمقام سپیکر: کال اټینشن باندے بحث نه کیږی۔

حاجی عبدالرحمان خان: نه، نو بحث نه کیږی، مونږه خو د پوهه کړی کنه۔

Mr. Acting Speaker: Please, Arbab Sahib.

ارباب سیف الرحمان: جناب سپیکر! حکومت وقت اور وزیر متعلقہ کی توجہ اس طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ "جمرود روڈ پشاور کی وسعت اور بہتری"، روزنامہ مشرق، یکم جون 1999 کا جو اشتہار پی ڈی اے کی طرف سے شائع ہوا ہے، اس سے علاقے میں بے چینی پھیلی ہوئی ہے اور خطرہ ہے کہ اس بہانے سڑک کے کنارے قیمتی جائیداد، دکانات، پلازے اور دیگر مکانات مسمار کئے جائیں گے جس سے کروڑوں روپے کا نقصان ہوگا اور لوگ کسی صورت بھی اس کی اجازت نہیں دیں گے، امن و امان کا مسئلہ بنے گا اورمزید نقصان ہوگا۔ حکومت کو چاہئے کہ ایسا کوئی اقدام نہ کرے۔

جناب سپیکر! دا یو اشتہار پی ډی اے چهاپ کړے دے یکم جون باندے

ر د هغے عنوان دے "جمرود روڈ پشاور کی وسعت اور بہتری"۔ په دیکښې دوئ دا هم
ښیلی دی چه پرائیویټ پارټیز د راشي او دا اخرجات دِ برداشت کړی خو د
ے نه په علاقه کښې ډیره بے چینی پهیلاؤ شوے ده او د هغے وجه دا ده چه دا
جمرود روډ د پشاور کنټونمنټ نه تر حیات آباد پورے، دا یونیورسټی ټاؤن
او پشاور یونیورسټی سره پیوست سړک تیریږی۔ دا تقریباً اووه کلومیټره
فاصله ده۔ په دے باندے چه څومره مکانات جوړ شوی دی، دا د پی ډی اے په
اجازت باندے جوړ شوی دی او هغوی باقاعده Sanction ورکړے دے او د
هغے نه روستو دا مکانات جوړ شوی دی -----

<u>Mr. Acting Speaker:</u> Mr. Asfandyar Khan, Honourable Minister, Please.

<u>ارباب سیف الرحمان</u>، دا موجوده روډ چه څومره دے، دا دو رویه دے، ښه کافی
کهلاؤ دے او هیڅ ضرورت د دے د کهلاؤ کولو نشته ځکه چه په دیکښې چه
څومره آبادی ده، هغه د خلقو په پرائیویټ جائیداد باندے جوړه ده، کروړونه
روپئ په هغے باندے لګیدلی دی نو اوس څنګه په داسے حالاتو کښې، دوئ دا
وائی چه مونږه به دا روډ کهلاؤو او دا قیمتی جائیدادونه به خرخوؤ۔ اصلی
وجه دوئ چه کومه بیان کړے ده نو هغه د ټریفک ده چه دوئ دا وائی چه ګنی
په دے علاقه ټریفک ډیر زیات دے خو د ټریفک اصلی مسئله چه کومه ده،
دوئ د ضرورت نه زیات اجازت دے پرائیویټ مزدو او ګاډو له ورکړے دے
او هغه ټول په دے روډ باندے چلیږی۔ که دوئ داسے کار اوکړو چه دا مزدے
او دا کوم د کرائے ګاډی چه دی، دا په نورو روډونو باندے کړی نو په دے روډ
باندے به پریشر کم شی۔ د دے لوئے علاج دا دے چه دا کوم رنګ روډ جوړ
شو، د باړه روډ نه تر حیات آباده پورے، هغه روډ کافی دے۔ د هغے د وجه نه
هم په دے روډ باندے پریشر کم شوے دے۔ دویم هغه سائډ ته د نوی کلی سره
نزدے د آبدرے په لاره باندے یونیورسټی ټاؤن ته روډ وَتے دے که هغه روډ
ښه کهلاؤ کړی، ښه مزیدار نے جوړ کړی نو دا ټریفک به زیات په هغه مخ لاړ
شی۔ دریمه خبره دا ده چه Gravity Canal د یونیورسټی ټاؤن سره راتیر
شوے دے او بیا انر پورټ ته راغلے دے، که د هغے دواړو سائډونو باندے روډ

جوړشی نو هغه طرف ته به زیات ټریفک Divert شی- بله لویه خبره دا ده چه دا بل رنګ روډ چه کوم د چارسده روډ پورے رارسیدلے دے، د هغے پروګرام دا وو چه دا به بیا راخی ورسک روډ ته او بیا به دا پلوسئ او په دے لاره باندے به حیات آباد ته رسی- چونکه په هغے کښې ډیر لوئے غبن اوشو، خرد برد پکښې اوشو نو هغه روډ تر اوسه پورے Complete نه شو- په هغے باندے ما ته ښه یاد دی، مونږه موقع ته تلی وو، هلته چه کوم د دوئ پروګرام وو، یو پلاټ مونږه اولیدو چه د هغے قیمت نے ایک لاکھ، بانوے هزار روپئ فی مرله لګولے وو، په هغے کښې تقریباً اټهاره کروړ روپئ دوئ اغستے دی، غبن کړی نے دی- پندره کروړ روپئ فی الحال د هغے هم پاتے دی- مونږه یو Suggestion ورکړے وو چه دا کومه زمکه تاسو Acquire کوئ، دا بالکل غلطه ده- پکار ده چه دا روډ ښکته لاړشی او دا کوم نشاط ملز چه دے، په هغے باندے دا روډ حیات آباد سره ملاؤ شی خو په هغے باندے هم چا عملدرآمد اونکړو- حالات اوس داسے دی که حکومت دا قدم واخستو او په دے مکاناتو مسمار کولو نے شروع اوکړه نو په دے به یقیناً د Law and order خبره شروع شی- دویمه خبره دا ده ------

جناب قائمقام سپیکر: دا دویمه خبره نه ده جی، دا شپږمه ده-

ارباب سیف الرحمان: په پی ډی اے Already د ریګی للمه بانیس کروړ روپئ پاتے دی، هغوی ته بانیس کروړ نه ورکوی- هغوی ته هغه بانیس کروړ روپئ نه ورکوی او اوس د دوئ دا مطلب دے چه دے خلقو له دا مکانات مسمار کړی او وائی چه دوئ له به مونږه Compensation ورکړو خو دا ممکن نه ده- هغه اصلی قرض چه په دوئ باندے دے، هغه نه شی ورکولے نو نورے پیسے به څو مره ورکړی؟ دا خبره مے د دوئ په نوټس کښې راوسته-

جناب قائمقام سپیکر: .Thank you آپ جواب دیں گے، جناب یوسف ایوب صاحب؟

وزیر بلدیات: سپیکر صاحب! اشتہار کے حوالے سے ارباب صاحب نے بات کی ہے جی- اس سلسلے میں تو میں یہی کہنا چاہتا ہوں کہ ظاہر ہے گورنمنٹ لوگوں کے Interest میں ہی کام کرتی ہے جو کام بھی ہو اور یہ کام جب شروع کرایا جائیگا تو اس علاقے کے لوگوں کو

Confidence میں لے کر کرایا جائیگا۔ جناب ارباب صاحب تو ہمارے بزرگ ہیں، شریف آدمی ہیں لیکن اس علاقے کا، ارباب صاحب نے پھر کہا ہے کہ جی حکومت کو اجازت نہیں دی جائیگی۔ Law and order situation create کی جائیگی، تو سپیکر صاحب، آپ کی وساطت سے میں کہنا چاہتا ہوں کہ یہ ہماری بدقسمتی ہے کہ لوگوں کی بہتری کیلئے ہم کام کرانا چاہیں تو ہر چیز پر، پانی کے بل دینے پر وہاں Law & order situation بنتی ہے، بجلی کے بل دینے پر وہاں Law & order situation بنتی ہے، انہی لوگوں کی مفاد کیلئے اگر کوئی کام کرایا جائے تو Law & order situation کی Threats دی جاتی ہیں جی۔ گورنمنٹ ان چیزوں کو نہیں مانے گی۔ یہ Categorical statement میں On the floor of the House دینا چاہتا ہوں کہ Confidence میں ضرور لیا جائے گا، ان کی Apprehensions جو ہیں، وہ ضرور دور کی جائیگی۔ جیسے ارباب صاحب نے کہا کہ کروڑوں روپے کی پراپرٹی ہے، مطلب یہ ہے کہ کروڑپتی لوگ رہتے ہیں۔ ان کو بھی اگر تھوڑی بہت قربانی حکومت کیلئے دینی پڑے تو ان کو اپنے صوبے کیلئے اور ملک کیلئے دینی پڑے گی۔

<u>وزیر تعلیم</u>: جناب سپیکر! آپ کی اجازت سے۔

<u>Mr . Acting Speaker:</u> You are representing Treasury Benches or on a point of order?

<u>وزیر تعلیم</u>: نہیں جی، روایتاً۔

<u>Mr . Acting Speaker:</u> Or you are not satisfied with the reply of Mr. Yousaf Ayub?.

<u>وزیر تعلیم</u>: میں روایتاً کھڑا ہوں جی۔

<u>جناب قائمقام سپیکر</u>: رواایتاً، اُو۔کے۔ (قہقہے)

<u>وزیر تعلیم</u>: سر! ایک بات چلی کہ ایک لاکھ، بانوے ہزار روپے فی مرلہ قیمت ادا کی گئی Agricultural land کی تو اگر تھوڑی سی وضاحت ارباب صاحب کر دیں کہ کونسے دور میں یہ قیمت ادا کی گئی اور کونسے سال میں تاکہ ہمیں بھی ذرا پتہ چل جائے۔

<u>جناب قائمقام سپیکر</u>: ارباب صاحب! ستاسو نه څه تپوس شوے دے۔

<u>ارباب سیف الرحمان</u>: جناب سپیکر! داسے کار دے، که تاسو ته یاد وی نو مونږه

موقع لہ تلی وو او دے افسر دا لیکلی وو چہ پہ دیکښې بہ پلازہ جوړہ وی، چہ مونږہ هغه موقع تہ ورغلو نو پہ هغے نہ پلازہ وہ او نہ څہ بل څہ وو، د نقشو فصل پہ هغه ځائے کښې وو نو مونږہ -------

جناب محمد اورنگزیب خان: محترم سپیکر صاحب! ایک بات کہنی ہے جی۔

جناب قائمقام سپیکر: پلیز۔

جناب محمد اورنگزیب خان: اسفندیار صاحب چلے جائیں ارباب صاحب کے ساتھ تو وہ مطمئن کر دیں گے ان کو جی۔

ارباب سیف الرحمان: د چارسدے روډ چہ کوم ځائے کښې کراس کیږی نو هغه ځائے کښې دغه پلاټ دے۔ مونږہ ورته دا اولیکل چہ پہ دیکښې د کروړونو روپو غبن شوے دے۔ پکار دا دہ چہ چا تہ دا Payment شوے دے چہ تاسو د هغوی نہ دا پیسے واپس واخلئ او دے روډ تہ داسے Turn ورکړئ او نشاط ملز سرہ چہ کوم روډ دے، پہ هغے باندے نے اولګوئ۔ خو چونکه هغه پیسے هغوی خوړلے دی نو ځکه پہ هغے باندے، نو که هغه روډ نے جوړ کړو نو پہ دے لوئے روډ چہ کوم د یو نیورسټئ روډ دے، پہ دے باندے بہ پریشر ډیر کم شی۔ پہ یونیورسټی روډ باندے بہ پریشر ډیر کم شی او دا زیات آمد و رفت بہ پہ ورسک روډ او پہ دغه رنګ روډ باندے بہ شی۔

Mr. Acting Speaker: Thank you. Now, I will request Mr. Saleem Khan, MPA, and Mr. Baz Muhammad Khan, MPA, to please move their identical Call Attention Notices No. 930 & 931 as per rules. Mr. Saleem Khan, Advocate.

جناب سلیم خان ایڈوکیٹ: Thank you, Sir. میں آپ کی توجہ ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کی جانب مبذول کرانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ ہمارے صوبہ پختونخوا کے میڈیکل کالجوں میں داخلہ فیس اور دیگر اخراجات پاکستان کے دیگر صوبوں کے مقابلے میں بہت زیادہ ہیں جس کی وجہ سے طلباء اور والدین میں سخت بے چینی پائی جاتی ہے اور اکثر طلباء اس وجہ سے تعلیم سے محروم ہو رہے ہیں۔ مجھے اس اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے پر بحث کی اجازت دی جائے۔

سپیکر صاحب! زه صرف دا یوه خبره ستاسو په وساطت سره متعلقه وزیر صاحب ته کوومه جی چه یو خو دلته میډیکل .کالجونه دی هم کم، میرټ هم ډیر زیات وی، انټری ټیسټونه هم وی او د مالدارو خلقو د پاره پکښې Self-finance سکیمونه هم راوتی دی خو دا یوه مسئله دے غریبانانو طالبعلمانو ته، قابلان او غریبانان طالبعلمانو ته شته، نو زه ستاسو په وساطت د دے ټول هاوس په نوټس کښې دا یوه خبره راولم، ما سره دا یو چارټ دے جی، دا زه تاسو له درکوم جی، 'Analysis of admission charges in Medical Colleges of Pakistan'، تاسو اوګورئ جی، دا ټول چارجز چه دی، دا په سنده کښې 7120 روپئ دی جی- یوسف ایوب صاحب، زه ستاسو په وساطت سره، لږه توجه اوکړئ جی، په سنده کښې دا ایډمشن چارجز 7120 روپئ دی جی، پنجاب کښې 4930 روپئ دی او صوبه پختونخوا کښې جی 23995 روپئ ډیر لوئے فرق دے جی -------

وزیر بلدیات: "پختونخوا" نام کا صوبہ پاکستان میں Exist نہیں کرتا جی۔

جناب سلیم خان ایڈوکیٹ: "پختونخوا" صوبے د پاره په دے اسمبلئ کښې قرارداد پاس شوے دے او مونږه دا حق لرو چه د دے صوبے نوم پختونخوا دے، مونږ به ورته "پختونخوا" وانیو ----

Mr. Acting Speaker: Please carry on.

جناب سلیم خان ایڈوکیٹ: زه جی صرف دا خبره کوم ---------

Minister for Local Government: Sir! the statement on the floor of the House should be corrected only then we will answer.

Mr. Acting Speaker: Please carry on.

جناب سلیم خان ایڈوکیٹ: خبره دا ده جی --------

جناب بشیر احمد بلور: اس بات کی کیا ضرورت ہے جو کہ آپ کر رہے ہیں؟

جناب فرید خان طوفان: نن چیف منسټر صاحب راغلے دے او نن دا هاؤس چلولو ته پریږدئ نه خو ګورے یاد ساتئ، سپیکر صاحب، په ریکارډ باندے دا خبره زه راوستل غوارمه چه دا طریقه ټهیک نه ده، دا طریقه ټهیک نه ده- دا

طریقه ټهیک نه ده، زه درته دا خبره ښکه کول غوارمه چه دا یوسف ایوب صاحب یا د دے حکومت د بنچونو نه چه کوم خلق بےځایه راپاځی، دا طریقه د بنده کړی۔

وزیر بلدیات: سپیکر صاحب! آپ بیٹھے ہیں جی، آپ بتائیں ناں Is it correct or not? No, is this correct, Sir?

جناب فرید خان طوفان: بیا هغه خبره به ختمه شی ------

جناب قائمقام سپیکر: جناب یوسف ایوب صاحب! جس وقت قرارداد پیش ہوئی تھی، اس وقت آپ خاموش بیٹھے رہے اور اب انہیں بولنے نہیں دے رہے ہیں۔

جناب بشیر احمد بلور: جس وقت قرارداد پاس ہوئی ----(شور)---- چونکہ اسمبلی نے اس صوبے کا نام مانا ہے کہ پختونخوا ہے، اس کے بعد آپ کو نہ ماننے کی کیا ضرورت ہے؟

(شور)

Minister for Local Government: Speaker Sahib! don't be a party.

یہ قرارداد کی بات نہیں ہے This is all wrong. -----(شور)-----

جناب قائمقام سپیکر: جس وقت قرارداد پیش ہو رہی تھی، تو اس وقت آپ خاموش بیٹھے تھے اور اب ان کو بولنے نہیں دیتے ہیں۔ Please, carry on.

Minister for Local Government: Speaker Sahib! don't be a party, you are Speaker of the House.

(شور)

جناب قائمقام سپیکر: آپ بولے تھے، آپ بولے تھے۔ ریکارڈ بتا رہا ہے کہ آپ بولے تھے۔ (شور)

جناب فرید خان طوفان: پیر صابر شاه صاحب د هاؤس نه غیر حاضر وی خو نن چیف منسټر صاحب مهربانی کړے ده، راغلے دے نو دوئ ته پکار نه دی چه د ده په مخکښے نمبرے جوړے کړی، دے زمونږه د صوبے وزیر اعلیٰ پاتے شوے دے۔

جناب بشیر احمد بلور: سپیکر صاحب! یہ ہاؤس کو خراب کرنے کی کوشش کر رہے ہیں، اتنے اچھے طریقے سے چل رہا ہے۔ میرے خیال میں اس میں کبھی بھی ہم نے ایسی بات

نہیں کی جس طرح کی یہ Condition ہے (شور) تو بہتر یہ ہوگا کہ اس بات کو ------

وزیر قانون و پارلیمانی امور: میں بڑا مشکور ہوں۔ جناب سپیکر! I quite agree کہ آج ان کو یہ احساس ہوا ہے کہ یہ ایوان صحیح طریقے سے نہیں چل رہا اور واقعی اس کو صحیح طریقے سے چلایا جائے تو بہتر ہوگا۔ یہ بھی بڑی اچھی بات ہے کہ تین چار دنوں کے بعد ہم اس نتیجے پر آج پہنچے ہیں کہ آج یہ کیا کر رہے ہیں کیونکہ یہ روایت تھوڑی سی یہاں سے---

جناب فرید خان طوفان: جناب سپیکر! وہ اسلئے کہ چیف منسٹر صاحب کے آنے سے ماحول بہتر ہونا چاہئے تھا۔ ہماری آپ سے عرض یہی ہے کہ چیف منسٹر صاحب کے آنے سے ماحول بہتر ہونا چاہئے تھا------

وزیر قانون و پارلیمانی امور: ہاں اسی لئے بڑا بہتر ہو رہا ہے' اسلئے آپ کی تجویز کا شکریہ۔

ارباب سیف الرحمان: په دے ماحول کښې ډیره تلخي پیدا شوے ده نو که تاسو ما له اجازت راکوئ نو زه به شعر اووایمه چه دا ماحول لږ یخ شي، د دے خلقو طبیعت بنه او دوئ Refresh شي۔

جناب قائمقام سپیکر: جی، پلیز ارباب صاحب۔

ارباب سیف الرحمان: د دے عنوان دے "سوُر بیرغ" (قہقہے)

سُور بیرغ د غر په سَر د لرے نه ښکاري نن، لو به ده جو ړیږي نن
خوشحال خان او باچا خان سره جرګه شو، متفق په یو نکته شو
عمل ته ضرورت دے، دا د وخت حاجت دے۔
اباسین نه به نهنګ جوړ شي، ځوکیدار به مو سالنګ جوړ شي
د ذرے نه به یو غَر جوړ شي، د ے شعلے نه به یو نَمر جوړ شي
رونړه راغوندیږي، ارمان نے پوره کیږي
توره تیاره تیره شوه سبا دے رڼره کیږي نن، لو به ده جو ړیږي نن
سُور بیرغ د غَر په سَر د لرے ښکاري نن، لو به ده جوړیږي نن

Thank you. (تالیاں)

جناب قائمقام سپیکر: آپ بھی شاعری سے کوئی ----------

جناب عبدالسبحان خان (وزیراطلاعات): زه ماحول -----

جناب قائمقام سپیکر: خوشگوار کرنے کیلئے

وزیر اطلاعات: زه جی ماحول ښه کیدو د پاره په هغه Tune کښې خبره نه کوم خو۔

مونږ د چاغی په ځوکو نعره تکبیر کړے دے
هندوانو خکه په دهلی دننه ویر کړے دے
او د مسلمان اُمت د ښکلے مستقبل په خاطر
څومره کمال پاکستانی ډاکټر قدیر کړے دے
مونږ په غوری د پرتهوی لښکر ته ماتے ورکړو
غږ مے اوچت د کشمیریانو په کشمیر کړے دے
مونږ عالمی غنده گردی په چا مظلوم نه منو
دا مے اظهار په برملا د خپل ضمیر کړے دے
اوس به د جنگ په ځائے د امن اپیلونه کوی
وزیر اعظم نواز شریف داسے تدبیر کړے دے
دا د گاندهی فلسفه نه ده چه انجام ته رسی
قائد اعظم د علامه د خواب تعبیر کړے دے
کشمیر زما د پاکستان د سرزمین حصه ده
ما ورکښې کور لکه د کانړی د لکیر کړے دے (تالیاں)

میاں افتخارحسین: جناب سپیکر صاحب! ډیر ښه ماحول دے، یو منټ جی۔۔۔

جناب محمد اورنگزیب خان: سپیکر صاحب! یہ صرف اتنا بتا دیں کہ ملاقات کیلئے کب انڈیا جارہے ہیں؟ یہ تو انڈیا سے جرگے کر رہے ہیں جی۔

جناب قائمقام سپیکر: ماحول کو خوشگوار رکھیئے پلیز۔ (قہقہے) اور صرف ماحول کو خوشگوار رکھیں۔

وزیر بلدیات: یہ پاکستانی فارن منسٹر کا کہہ رہے ہیں کہ جرگے کر رہے ہیں As if he is not a Pakistani himself.

جناب قائمقام سپیکر: یوسف ایوب صاحب! آپ اس وقت صرف شعر میں کہہ سکتے ہیں، نثر میں آپ کو اجازت نہیں ہے۔ (قہقہے) میاں صاحب کے بعد پیر صاحب۔ پیر صاحب

شعر میں آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں؟

سید محمد صابر شاہ: سر! میں صرف اتنی گزارش کرتا ہوں، شعر میں نہیں۔ چونکہ بڑے حساس معاملے پر میرے بھائی نے جو بات کی ہے، ہماری اپنی ملکی غیرت اور ملک کے وقار کو سامنے رکھتے ہوئے، یہ ملک اس وقت جن حالات سے گزر رہا ہے اور جس پامردگی کے ساتھ حالات کا مقابلہ ہو رہا ہے، اس یکجہتی اور اس پر اس اسمبلی کے فورم سے جب ایسی بات جبکہ ہم اس ملک کے دشمن کے ساتھ دو دو ہاتھ کھیل رہے ہیں، ایسے وقت میں ایسی کمزور بات جب اس فورم سے جائے گی تو یہ ہم سب کیلئے میرے خیال میں مناسب نہیں ہے ----------

جناب قائمقام سپیکر: اسلئے زیادہ ضروری ہے کہ ماحول کو خوشگوار رکھیں۔

سید محمد صابر شاہ: اسلئے میں اس کو بیکور نہیں کرنا چاہتا لیکن صرف اتنی بات کہتا ہوں کہ ان الفاظ کو Expunge کیا جائے تاکہ اس ہاؤس کے وقار کو ہم قائم رکھ سکیں۔ اس ہاؤس کے وقار میں ہم سب کا وقار ہے، نہ اس میں اپوزیشن کی بات ہے، نہ حکومت کی بات ہے اور اچھی بات یہ ہے کہ ہم سب نے اس ملک کیلئے اپنی سیاست -------

جناب فرید خان طوفان: پوائنٹ آف آرډر۔ جناب سپیکر صاحب! بالکل، پیر صاحب چه کومه خبره کوی، په هغے کښں دوه خبرے نه شی کیدے۔ د ملک سلامتی زمونږه ټولو د پاره اهمه ده۔ کله چه په ملک سخت وخت راغلے دے، عوامی نیشنل پارټئ په هغے کښں د ټولو نه مخکښں کردار ادا کړے دے خو د تاریخ ریکارډ درست ساتلو د پاره، د دے فارن منسټر ذکر چه په دے هاؤس کښں نه کیږی نو چرته به کیږی؟ که وخت راغے، اوس به چیف منسټر صاحب تقریر کوی، د هغوی خیالا تو نه پس که داسے موقع پیدا شوه نو انشاء الله مونږ به د چا نه روستو نه یو خو د دے حالاتو، د دشمن سره د مقابلے کولو طریقه دا نه ده چه د یو سیاسی جماعت سربراه په اسمبلئ کښں اودریږی او دا نمونه کردار ادا کوی۔ زه ورته په ډیر ادب سره عرض کومه، نن چه کوم حال دے نو زمونږه زړه خوږیږی چه زمونږ د صوبے وزیر اعلیٰ دے هاؤس ته راغے او د هغه د راتلو سره دا ماحول په هغه شانتے برقرار اوساتلے شی، دا خلق، د هغه دوستان چه کوم دی، همیشه نے په تیاره کښں ساتلے دی، په

تکلیف کښې نے ساتلے دی، په دهوکه کښې نے ساتلے دی، ورنه مشکلات نے پیدا کړی دی۔ نن دوئ دا تاثر ورکول غواړی چه دا چیف منسټر د دے صوبے د انتشار باعث دے۔ دا کارد نه کوی، موقع د ورکړے شی چه هغه د هم تقریر اوکړی۔ مونږه ذلته کښې د شرافت، د سړی توب، د انسانیت د اصولو او دهر یو شی مظاهره کولو ته تیار یو خو د دوئ نه هم داسے توقع لرو۔

Mr. Acting Speaker: Mr. Saleem Khan, please move your -------

میاں افتخارحسین: جناب سپیکر صاحب! یو عرض کومه جی۔ یو جی هغه ماحول دغه کوی، یو منټ جی، د هغے جواب وانیو۔ یو منټ جی، سپیکر صاحب، یو منټ جی----------

Mr . Acting Speaker: Mr . Saleem Khan Advocate , please move your Call Attention Notice. PLease, please, Mian Sahib, please.

جناب سلیم خان ایڈوکیٹ: خیر دے بیا به اووانی۔ دا جی زما ډیر اهم کال اټینشن نوټس وو او ما ستاسو په وساطت سره، خو زه نه پوهیږمه چه یوسف ایوب خان زما ډیر ښه دوست دے، ملګرے دے چه هغه د کوم سازش لاندے او کوم سوچ او فکر د لاندے زما دا کال اټینشن نوټس خرابوی او دا ماحول هم خرابوی؟

جناب قائمقام سپیکر: ہوئے تم دوست جس کے دشمن آسماں کیوں ہو۔

جناب سلیم خان ایڈوکیٹ: زه جی بیا ستاسو توجه دے طرف ته راګرځوم چه میډیکل کالجونه چه په ټول پاکستان کښې دی جی، په هغے کښې تاسو ته ما اوونیل جی چه په سنده کښې 7120، پنجاب کښې دی 4930 او پختونخوا کښې دی جی 23995 - زما صرف دا عرض دے جی چه دا دومره لوئے زیاتے چه زمونږ په پختونخوا کښې، په میډیکل کالجونو کښې خو څه خو د سیلف فنانس سکیم په وجه باندے سیټونه لاړ شی او څه دومره لوئے کمے دے د کالجونو چه د هغے په وجه باندے اوپن میرټ هم ډیر زیات وی۔ په دے چه ډیر زیات، ایف ایس سی چه یو هلک کوی جی اته ګهنټے دوه کاله روزانه سټډی کوی نو هغه هله آتهـ سو نمبرے اخلی۔ اوس دا په دے کښې د پیسو دا مسئله چه ده، دا

هم دومره سوا ده چه زه صرف دا تپوس کوم د متعلقه وزیر صاحب نه چه زمونږ د پختونخوا دا صوبه په دے پاکستان کښې ده او که نه؟مونږ پاکستانیان یو که نه یو؟ د پنجاب سټوډنټانو سره یو سلوک کیږی، د هغوی سره مطلب دے چه 23000 او 4000، شل زره روپئ فرق دے جی- د پنجاب یو هلک چه په میډیکل کالج کښې داخلیږی، هغه د یو پښتون طالبعلم په مقابله کښې شل زره روپئ کمے داخلوی، دا ډیر لوئے زیاتے دے مونږ سره او پکار دا دی چه متعلقه وزیر صاحب د دے صفائی اونکړی بلکه زما دا خبره اومنی او دا دلته کښې چه کوم چارجز دی په میډیکل کالجونو کښې چه دا کم کړے شی ځکه چه دے سره احساس محرومی هسے هم ډیره سوا ده په وړو صوبو کښې خو دے سره به دا احساس محرومی نوره هم سوا کیږی او د پاکستان وفاق ته او د پاکستان سالمیت ته د دے نه خطره پیدا کیږی- په دے باندے پکار دی چه دوئ مونږ سره ملګرتیا اوکړی او دا فیسونه کم کړی-

Mr. Acting Speaker: Mr. Baz Muhammad Khan, MPA, to please move his Call Attention Notice No. 931.

جناب باز محمد خان: ډیره شکریه- "جناب سپیکر صاحب! میں آپ کی وساطت سے حکومت کی توجہ اس سنگین اور ناقابل برداشت امر کی جانب مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ صوبہ پختونخوا کے میڈیکل کالجوں کی فیسوں میں حالیہ دو سالوں میں بہت زیادہ، تقریباً 3600 % اضافہ کیا گیا ہے جو غریب اور نادار طلباء کیلئے ناقابل برداشت ہے۔ صوبائی حکومت کو اپنے میڈیکل کالجوں کی فیس دوسرے صوبوں، پنجاب، سندھ اور بلوچستان کے برابر رکھنی چاہئے۔ سیلف فنانس سکیم کے تحت کالجوں میں داخلوں کو ختم کرنا چاہئے تاکہ حقدار طلباء کو اپنا حق میرٹ کی بنیاد پر مل سکے"۔

محترم سپیکر صاحب! زه ډیر افسوس کوم چه دومره یو اهم کال اټینشن نوټس په دے هاؤس کښې راغلے جی، یو طرف ته خو حکومت همیشه د پاره دا خبره کوی چه د تعلیم په سلسله کښې مونږه دلته سهولیات ورکوو جی، میډیکل کالجونه نے زیات کړل، په ډی آئی خان کښې نے یو میډیکل کالج جوړ کړو او په سوات کښې نے هم یو میډیکل کالج خلاص کړو جی- بل طرف ته نے چه دے فیسونو ته اوګورئ جی نو ډیر د افسوس خبره ده چه د

دے صوبے هغه غریب خلق چه خپل تعلیم په دومره غټو غټو فیسونو باندے جاری نه شی ساتلے، ایډمشن نه شی اخستلے جی، که فکر اوکړئ چی نو تاسو ته سلیم خان هغه یو مثال درکړو چه زمونږ د صوبے هلکان څومره فیس Pay کوی، دا پنجاب والا څومره Pay کوی؟ 7120 د سنده والا، پنجاب والا 4930 او بلوچستان والا 1225 روپئ جی او زمونږ د دے صوبے هلک چه دے، هغه به 23995 روپئ د میاشتے فیس ورکوی جی نو د دے فرق ته تاسو اوګورئ جی چه د ټولو نه غریبه صوبه، د ټولو نه غریب خلق، چه روزګار نے نشته دے، کارخانے نشته، زمیندارې هم په هغه لیول باندے نه ده جی چه دوئ ته-----

وزیر تعلیم، جناب سپیکر صاحب! I am on a point of order. آپ اگر یہ Rule 52-A Procedure regarding Call Attention Notice دیکھیں، اس میں Clearly لکھا ہوا ہے کہ "A Member may with the previous permission of the Speaker, call the attention of a Minister to any matter of urgent public importance and the Minister may make a brief statement or ask for time to make a statement during the same or next sitting" اس میں کوئی ایسی Provision نہیں ہے کہ کال اٹینشن نوٹس پر آپ Speeches کی اجازت دے سکتے ہیں۔ یہ جو مسئلہ انہوں نے Statement ----------

جناب قائمقام سپیکر، وہ Statement تو دے رہے ہیں، اس پر Debate نہیں ہو سکتی۔

وزیر تعلیم: یہ تو Statement نہیں ہے، یہ تو Speech ہے جی اور دوسری بات یہ ہے کہ یہ It is not even a matter of urgent public importance. یہ تو ایک سال پرانی بات ہے۔ If at all this matter could have been raised in a manner of asking a question or in a manner of moving an adjournment motion, this is my point of order. Mr. Speaker Sir.

جناب بشیر احمد بلور، جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ سر! اس میں جو لکھا ہوا ہے، وہ Clear ہے اور اس پر جو کچھ آپ فرما رہے ہیں اور جیسے کال اٹینشن پر ہر Urgent

matter جو ہے' وہ ممبر کا حق ہے کہ اسمبلی میں وہ پیش کرے اور پھر سپیکر کے سیکرٹیریٹ کی طرف سے وہ کال اٹینشن جب ہوا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ Under the rules کال اٹینشن آیا ہے تو میرے خیال میں جو Brief statement ہے' یہ ان کا حق ہے کہ وہ دیں۔

جناب قائمقام سپیکر: پلیز تاسو کښینئ جی۔

جناب سلیم خان ایڈوکیٹ: پوائنټ آف آرډر باندے صرف یوه خبره کوم جی۔

جناب قائمقام سپیکر: څه خبره کول غواړئ؟

جناب سلیم خان ایڈوکیٹ: د دے نه دا معلومیږی چه دا کوم Interruption کوی او کوم طریقے سره، دا د حکومت دلچسپی ده د دے صوبے د عوامو سره، د دے صوبے د غریبانانو طالبعلمانو سره، د وزیر شهزاده دا دلچسپی ده۔ افسوس دے په دے خبره باندے۔

Minister for Education: Janab Speaker! I do not think the Member is familiar with the term 'point of order'. Point of order

----

Mr. Acting Speaker: At least your Speaker is quite familiar with it. Please, please sit down ---------

Minister for Education: I did not refer to the enlighten speakers. I am referring to the Honourable Member.

Mr. Acting Speaker: Please sit down and please continue, Mr. Baz Muhammad Khan.

جناب باز محمد خان: سپیکر صاحب! ما خو مخکښی اوونیل چه دا ډیره د افسوس خبره ده چه دا یو داسے کال اټینشن نوټس دے چه دا صرف زمونږ د پارټئ سره نه دے پیښ شوے، دا ټوله صوبه کښی د غریبو خلقو، د غریبو ماشومانو او د طالب علمانو سره د دے تعلق دے۔ شهزاده صاحب خو شهزاده دے جی۔ (قهقهے) هغه خو شهزاده دے جی، هغه ته د غریب سړی د تکلیفاتو څه پته ده جی؟ یو غریب هلک چه تاسو ------

جناب قائمقام سپیکر: تاسو مهربانی اوکړئ او د کال اټینشن په حواله سره خبره اوکړئ، شهزاده پریږدوئ۔

جناب فرید خان طوفان: چه هغه نے Disturb کوی نو هغه وخت کښې هغه ته پکار وو چه سوچ ئے کړے وے۔

Mr. Acting Speaker: Please.

جناب باز محمد خان: سپیکر صاحب! دا حکومت ته زما یو ګزارش دے چه چونکه چیف منسټر صاحب هم دلته ناست دے، زمونږ. یو ډیر شریف د هیلته منسټر دے او زما خیال دے چه هغه په دے خبرو ډیر ښه پوهیږی۔ هغه به هم جواب راکوی خو نن دا ډیره د خوش قسمتۍ خبره ده چه چیف منسټر صاحب هم دلته ناست دے جی۔ زما به جی دا Request وی، زه ډیره تفصیلی خبره په دے باندے نه کوم خو چه دا کال اټینشن نوټس تاسو کمیټۍ ته ورکړئ چه په هغے کښې دوئ دا اوګوری چه دے نورو صوبو کښې دومره فیس کم ولے دے او دا زمونږ. د دے صوبے د میډیکل کالجونو دا فیس دومره زیات ولے دے؟ په دے کمیټۍ کښې چه دا Thrash out شی او دے کښې چه څه ممکن حده پورے که څه کمے راتلے شی چه هغه کمے دغے هلکانو ته اوشی جی۔ ډیره مهربانی جی۔

Mr. Acting Speaker: Honourable Health Minister, please.

جناب وجیہہ الزمان خان (وزیر صحت): تھینک یو۔ جناب سپیکر! میں دونوں ممبران حضرات کا بہت مشکور ہوں کہ انہوں نے ایک اہم مسئلے کی طرف ایوان کی توجہ مبذول کرائی، میں ان کا بہت احترام بھی کرتا ہوں لیکن ان سے میں گزارش کرنا چاہوں گا کہ جو مسئلہ انہوں نے آج اٹھایا ہے، اس میں کچھ مجبوریاں دیکھنے میں آئی ہیں۔ کوئی بھی حکومت جب آتی ہے تو اس کی کوشش ہوتی ہے کہ وہ ایسے اقدام کرے کہ جس سے عوام کو بہتر فائدہ پہنچے اور ان کے مسائل حل ہوں اور ایسے مسائل حل کرنے میں کچھ مشکلات بھی ہوتی ہیں، کچھ رکاوٹیں بھی ہوتی ہیں جو کہ افہام وتفہیم سے بیٹھ کر حل کی جاتی ہیں۔ اس سلسلے میں گزارش یہ ہے کہ آپ محسوس کر رہے ہوں گے کہ کافی عرصے سے کے۔ ایم۔ سی کا تعلیمی معیار گر رہا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ پچاس طالبعلموں کیلئے یہ کالج بنا تھا

اور آج اس میں اڑھائی سو طالبعلم میڈیکل ایجوکیشن حاصل کر رہے ہیں۔ اس کو Improve کرنے کیلئے ہم نے یہ سوچا کہ چونکہ یہاں کے۔ایم۔سی میں دور دراز علاقوں سے سٹوڈنٹس آتے ہیں اور تعلیم حاصل کرتے ہیں، لہذا ان کی آسانی کیلئے، ان کی آسائش کیلئے ان کے علاقوں میں نئے میڈیکل کالجز کھولے جائیں تاکہ رش بھی کم ہو جائے اور ان کو بہتر تعلیمی سہولیات بھی میسر ہو جائیں۔ اس کیلئے ہم نے ڈی آئی خان کا گومل میڈیکل کالج Commission کیا، ہم نے سیدو میڈیکل کالج کو Commission کیا اور جو لوڈ تھا کے۔ایم۔سی کے اوپر، ہم نے اس کو تھوڑا Distribute کیا ہے تاکہ بہتر طور پر اس کا جو معیار ہے، وہ Upgrade ہو سکے اور جب بھی ایسا کوئی ایکشن لیا جائے تو جیساکہ آپ جانتے ہیں کہ ہمارے صوبے کے مالی حالات موجودہ وقت میں جو ہیں، وہ ایسے نہیں ہیں کہ ہم پرانے ریٹس پر سارا کچھ چلا سکیں۔ کچھ بھی کرنے کیلئے، کسی چیز کو میٹھا کرنے کیلئے اس میں شکر ڈالنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ "ہر چیز Free" کا جو Concept ہے، اس کو تھوڑا Change کرنا چاہئے۔ اس کو اب Improve کرنے کیلئے، اس کو بہتر کرنے کیلئے ہمیں فنڈز کی ضرورت ہے جس کی وجہ سے ہم نے فیس تھوڑی سی بڑھائی ہے۔ اس ضمن میں آپ کی اطلاع کیلئے عرض ہے کہ ایک میڈیکل سٹوڈنٹ کے اوپر گورنمنٹ کا کم از کم ساڑھے چار لاکھ روپے Per Annum خرچہ آتا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ سات ہزار سے اٹھارہ ہزار تک کر دینے میں کوئی اتنی بات نہیں ہونی چاہئے کیونکہ طالبعلم جب ڈاکٹر بن جاتا ہے تو ملک کی کتنی خدمت کرتا ہے، کتنی اپنی خدمت کرتا ہے؟ یہ Controversial مسئلہ ہے، اس پر Discussion ہو سکتی ہے لیکن ہماری کوشش یہ ہے کہ جتنی بھی ہم ان کو سہولیات بہتر طریقے سے Provide کر سکیں، وہ کریں لیکن اس کے باوجود اگر آنریبل ممبرز کو شکایت ہے تو میں انہیں یقین دہانی کراتا ہوں کہ ہم دوبارہ اس مسئلے پر بیٹھ جائیں گے اور اس کو Reconsider کر لیں گے کہ اس میں ہم کیا بہتری لا سکتے ہیں۔ Thank you very much.

جناب سلیم خان ایڈوکیٹ: مونږ د دوئ د جواب نه بالکل مطمئن نه یو جی۔ خبره داسے ده چه دوئ وائی چه "تھوڑی سی بڑھا دی گئی ہے"، دا "تھوڑی سی" دا وی چه یو خائے په پنجاب کښې تین هزار روپئ دے او ر دلته تنيس هزار روپئ دے، دا "تھوڑی سی" دے جی؟ دا خو شل زره روپئ فرق دے پکښې۔

وزیر تعلیم: جناب سپیکر! کال اٹینشن میں ان کے اطمینان کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

جناب قائمقام سپیکر: آپ ذرا بیٹھ جائیں۔ یہ Cousin Ministers جو ہیں، یہ ہاؤس کو Disturb کر رہے ہیں۔

جناب فرید خان طوفان: پوائنټ آف آرډر۔ جناب سپیکر! زه پوائنټ آف آرډر باندے ځکه اودریدمه چه منسټران صاحبان نن ډیر بے قراره دی خو زه دے هاؤس کښې چیف منسټر صاحب ته یو خواست کومه چه هغه دلته ناست دے او یوه ډیر اهمه د دے صوبے د غریبو هلکانو مسئله اوچته شوه۔ پوائنټ آف آرډر باندے ځکه اودریدمه چه زه هغوی ته یو Request اوکړمه چه ستا منسټران خو تا ته غلطه لاره ښائی، د دے صوبے د خلقو د همدردئ د پاره دا یوه موقع ده، که تاسو دلته نن دا موجودګی د دے هاؤس د پاره شی او تاسو پخپله باندے دا اوګورئ چه ډیر فرق دے، نن چه ته دلته راغلے، د دے پخپله باندے اعلان اوکړئ۔ دا ستا وزیران او ممبران تا ته غلطه لار ښائی۔

وزیر تعلیم: جناب سپیکر صاحب! -------

Mr. Acting Speaker: You are on a point of order?

وزیر تعلیم: نہیں، I am on "روایت"۔

Mr. Acting Speaker: No 'Riwayat', if you are on a point of order then, please sit down. He was on a point of order.

Minister for Education: That was no point of order.

Mr. Acting Speaker: He was on a point of order.

جناب اکرم خان درانی: د ایجوکیشن منسټر صاحب ډیرے خوږے خبرے دی جی، پکار دی چه دغسے خوږے خوږے خبرے کوی، ډیرے ښے لګی په مونږه۔

Mr. Acting Speaker: I think, the Health Minister is more competent, let him explain.

Minister for Education: I am not explaining any thing pertaining to the Call Attention Notice.

Mr. Acting Speaker: Then, what you are explaining?

Minister for Education: It may fall in the ambit of personal explanation.

Mr. Acting Speaker: Personal explanation, under which rule?

وزیر تعلیم: اصل میں ---------

Mr. Acting Speaker: Please, mention the rule number?

Minister for Education: You know the rule number. (Laughter)

Mr. Acting Speaker: O. K, persnol explanation.

وزیر تعلیم: جناب سپیکر صاحب! اس دن جناب فرید طوفان صاحب نے ایک تقریر کی تھی۔ ان کی پوائنٹ آف آرڈر پر جو تقریر ہوتی ہے' اس میں انہوں نے کہا تھا کہ ان وزیروں میں سے کچھ وزیروں کو چوسنیاں دینی چاہئیں' ٹھیک ہے جی اور آج وہی کہہ رہے ہیں اور وہ جو Point prove کر رہے تھے' وہ یہ کر رہے تھے کہ وزیر اعلیٰ صاحب خود بخود سب کام کرتے ہیں اور جو وزراء یہاں ہیں' ان کے پاس اختیار نہیں ہے۔ آج یہ کہہ رہے ہیں کہ وزیر اعلیٰ صاحب کو وزراء Misguide کر رہے ہیں۔ اگر اس کی وضاحت کر لیں کہ واقعی یہ وزیر جو ہیں' یہ "چوسنیو" والے ہیں یا وزیر اعلیٰ کو گائیڈ کرنے والے ہیں؟

جناب فرید خان طوفان: Personal explanation. ډیر مشکور یم د شهزاده صاحب چه هغه زما نوم واخستو او ما ته ئے دا موقع راکړه چه زه د دے خبرے، زه چه نن اودریدم، ما وزیر اعلی صاحب ته هم دا اوونیل چه ستاسو دا ممبران، وزیران تاسو Misguide کوی او د دے صوبے یو Genuine مسئله اوچته شوے ده، غریب خلق دی او سټوډنټان دی او دے د پاره ما هغوی ته Request کړے دے چه چونکه اختیارات تاسو سره دی او دا مهربانی په صوبے تاسو کولے شئ نو تاسو پخپله باندے پاشئ۔ ما دا نه دی ونیلی چه دا منستران، دوئ سره اختیار شته، زه اوس هم په هغے باندے ولاړ یم۔ که په چوسنئ باندے دوئ خفه شوی وی نو زه به خپله خبره واپس واخلم، چوسنی به ورته نه اخلی۔

جناب قائمقام سپیکر: باز محمد خان' جی پلیز۔

جناب باز محمد خان: زه د اسفندیار خان خبره خو نه کووم اگرچه فرید خان

اراکین سے گزارش ہے کہ اب Issues کو Wind up کر لیں تاکہ We can come to the next item. Thank you very much, Sir.

جناب سلیم خان ایڈوکیٹ: سر! زمونږ صرف دا Request دے چه دا مونږ کوم Call Attention Notice پیش کړے دے، دا تنګ نظری نه ده، دا د دے صوبے د مفاداتو سره ترلے یوه خبره ده۔ دا که تنګ نظری ده او که هر څه ده، مونږ به کوو په دے هاؤس کښ۔ دا زمونږه ذمه داری ده، زمونږه حق دے۔ مونږ دا Request کوؤ ستاسو په وساطت سره دے هاؤس ته چه دا کال اټینشن نوټس د متعلقه سټینډنګ کمیټۍ ته حواله شي چه Thrash out شي چه دا ولے دومره پیسے هلته کښ کمے دي او دلته کښ سوا دي؟ زمونږه دا Request دے۔

Minister for Law: Janab Speaker Sahib, I am on a point of order.

جناب سپیکر صاحب! میں بڑا مشکور ہوں کہ مجھ سے پہلے محترم جناب فرید طوفان صاحب نے ہماری توجہ Rules اور Reservations کی طرف دلائی تھی اور پھر جب اپنی طرف سے آئے تو غالباً اس پر ہم تھوڑی سی خاموشی اختیار کرتے ہیں۔ میں جناب والا' صرف ٹیکنیکل بات کرتا ہوں۔ مجھے بڑا احترام ہے فاضل ممبر کا' میں مداخلت کرنا نہیں چاہتا مگر ہم تمام اس ایوان کے رکن ہیں اور اس کو چلانے کی ذمہ داری بھی ہم پر لازم ہے۔جناب والا! آپ اس کو دیکھیں کہ The spirit of 'Call Attention Notice' is different than the 'Resolutions' and 'Adjournment Motions'. اس میں جناب ' صرف وہ جنہوں نے اس Call Attention Notioce پر Sign کئے ہوں ' Participate کر سکتے ہیں اور نمبر 2 ' اس میں Statement کا Affect آتا ہے ' Only statement is asked through question. یہ تقاریر نہیں ہوتیں اور جناب ' یہاں مجھے بتائیں کہ Adjournment Motion اور Resolution میں پھر کیا فرق رہ جاتا ہے؟ اور اگر ہم Call Attentoin Notices کو کمیٹیوں کے حوالے کریں گے ' This is not provided in the rules, how can we do it, Sir? This is not fair.

جناب قائمقام سپیکر: ٹھیک ہے۔ آپ پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں صاحبزادہ صاحب؟

سید محمد صابر شاہ: ہاں جی' میں پوائنٹ آف آرڈر پر ہوں' میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ

جناب قائمقام سپیکر: کیونکہ Call Attention Notice پر تو Debate نہیں ہوتی۔

سید محمد صابر شاہ: جناب سپیکر صاحب! میں صرف اتنی گزارش کرنا چاہتا تھا ---------

جناب قائمقام سپیکر: پیر صاحب رولز بھول گئے ہیں کیونکہ کبھی کبھی آتے ہیں۔

سید محمد صابر شاہ: جناب سپیکر صاحب! آپ کی مہربانی کہ آپ نے مجھے اجازت دی۔ میں سلیم خان صاحب کی اس بات سے کہ ہمیں جس مسئلے کو لے کر آگے جانا چاہئے' اس کو ہمیں Mislead نہیں کرنا چاہئے' ہمیں' نہ ہاؤس کو اور نہ پوری قوم کو جس کی اس Proceeding پر نظر ہے تو یہاں سے ایسا تاثر' اب جہاں تک اس صوبے میں ان سیٹوں پر جو Self-finance base پر جو سکیمیں ہیں اپنے Resources کے مطابق' اگر کسی صوبے کی مالی حالت ٹھیک ہے تو وہ اپنے لوگوں کو اگر ایک Facility دیتا ہے' جیسے اگر پڑوس میں کوئی آدمی جس کے اپنے ایسے حالات ہیں کہ وہ بہتر طور پر اپنے بچوں کو یا اپنے لوگوں کو بہتر Facilities دے رہا ہے' اپنے گھر کے افراد کو بھی' تو اگر کسی کے اپنے مالی وسائل نہیں ہیں تو اس پر انگلی اٹھانے کا ہمیں کوئی حق نہیں ہے۔ چونکہ یہ Purely ہرصوبے کے اپنے وسائل کی بات ہے تو اس مسئلے کو لے کر چلنا کہ جناب پنجاب کھا گیا ہے' دوسرے صوبے کھا گئے ہیں' جہاں ہمارے حق پر ڈاکے کی بات ہوگی تو ہم آپ کے ساتھ ہیں لیکن جہاں پر حقائق کی بات ہے تو ہم اپنے وسائل پر کہ جو ہماری چادر ہے' اس چادر کے مطابق ہمیں جو حالات اجازت دیتے ہیں' اس کے مطابق بات کرنی چاہئے۔ لہذا اس طرح ایک غلط تاثر اس صوبے سے نکلے گا کہ خدا نخواستہ یہ معزز ہاؤس اس ملک و قوم کی یکجہتی اور صوبوں کے درمیان منافرت پھیلانے میں' حالانکہ ایسی کوئی بات نہیں ہوئی' صرف میں یہ بات کرنا چاہونگا کہ ہمیں اس معزز ہاؤس میں جو ایک بہت مقدس ادارہ ہے' اس انداز سے نہیں لانا چاہئے جو حقائق سے ماورا ہوں اور جس سے ملکی یکجہتی' صوبوں کے اندر' لوگوں کے اندر' اس ملک کے عوام کے اندر آپس میں منافرت پھیلے تو ہمیں ان چیزوں سے اجتناب کرنا چاہئے۔ شکریہ۔

جناب قائمقام سپیکر: خاصا طویل اور اچھا پوائنٹ آف آرڈر تھا۔

جناب بشیر احمد بلور: سپیکر صاحب! پوائنٹ آف آرڈر۔ میں یہ عرض کرتا ہوں کہ پتہ نہیں پیر صاحب نے کہاں سے سن لیا ہے کہ اس نے کوئی ایسی بات کی ہے کہ پنجاب

کو زیادہ مل گیا اورہمیں کم' وہ تو Comparison کر رہے ہیں کہ پنجاب میں فیسیں کم اور ہماری فیسیں زیادہ ہیں۔ انہوں نے خدا نخواستہ یہ نہیں کہا کہ نفرت پھیلائیے یا کچھ اور۔ یہ Comparison تو ہمارا حق ہے' ہم کریں گے کہ پنجاب میں کیا ہیں؟ ایک دوسری اس میں عرض یہ کرنا چاہتا ہوں آپ سے کہ Wind-up تقریر تو میرے خیال میں اس دن لاء منسٹر صاحب نے کر دی تھی' چیف منسٹر صاحب بے شک Windup تقریر کریں مگر ہم بھی یہ حق محفوظ رکھتے ہیں کہ اگر انہوں ایسی کوئی بات کی جس کا ہمیں جواب دینے کی ضرورت ہو تو پھر ہمیں بھی چانس دیا جائے۔

جناب قائمقام سپیکر: اب ہم Left over agenda جو ہے ---------

وزیر بلدیات: سپیکر صاحب! ایک دفعہ Wind up speech ہو جائے تو پھر اس میں کیسے جواب دیا جا سکتا ہے؟

جناب بشیر احمد بلور: سپیکر صاحب! Wind up speech تو Already Law Minister نے اس دن کر دی تھی اگر وہ ایسی کوئی بات کریں گے تو ---------

وزیر بلدیات: جناب سپیکر! یہ ضروری ہے کہ ------

Minister for Law and Parliamentary Affairs: Point of order. Janab Speaker! I am on a point of order, let me clear, I have been referred, let me clear. I am on the floor ---------

ایک آواز: جناب والا! میں یہ --------

سید محمد صابر شاہ: میرے خیال میں بلور صاحب کو پریشان نہیں ہونا چاہئے' یہاں پر وہ ہر بات کر سکتے ہیں جس کی اجازت ہوتی ہے' وہ کر سکتے ہیں تو اس پر اگر کوئی بات چھیڑیں گے تو ہمیں اعتراض نہیں ہو گا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: I am on a point of order, Sir. جناب سپیکر! میری ایک گزارش ہے کہ پہلے تو میں اپنے لوگوں پر بھی بات کرونگا کہ جب میں نے آپ کی توجہ کال اٹینشن نوٹس کی طرف دلائی تھی تو That is a clear rule, اس کی سر' آپ کسی کو اجازت نہ دیں No one to speak, no one to debate sir. Why you. Sir allow this? This is not done. نمبر 2 یہ ہے کہ جب میری Wind-up کرنے والی بات آئی تقاریر کی تو I was one of the list of Speakers'. ایوان نے یہ فیصلہ

کیا تھا کہ یہ Wind up کریں، I was not to wind up the speech, میں نے اپنی پارٹی ---------

جناب بشیر احمد بلور: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا! آپ نے سب کو پانچ پانچ منٹ دیئے تھے اور انہوں نے کہا تھا کہ مجھے زیادہ وقت دیں تا کہ میں Wind up کر لوں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: نہیں، بلور صاحب میں ---------

جناب قائمقام سپیکر: نہیں، لیڈر آف دی ہاؤس اور لیڈر آف دی اپوزیشن جب بھی چاہیں، وہ حق رکھتے ہیں کہ بات کریں۔ (قطع کلامیاں۔ شور)

وزیر قانون و پارلیمانی امور: اور چیف منسٹر Even wind up بھی کر سکتے ہیں ------

جناب فرید خان طوفان: پوائنٹ آف آرڈر۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: نہیں سر، Let me finish my words then you listen the point of order. جناب! بات یہ ہے کہ جب میں اپنی گفتگو کر رہا تھا تو اس دوران چیف منسٹر صاحب بلکہ حزب اختلاف کے آنریبل ممبر ارباب صاحب نے یہ کہا تھا کہ، یہ آپ کی طرف سے Move آئی کہ چونکہ چیف منسٹر یہاں بیٹھے ہوئے ہیں، وہ بات کریں تو میں نے کہا کہ Since I am on the floor of the House and speaking as a speaker اسلئے ---------

جناب فرید خان طوفان: پوائنٹ آف آرڈر۔

Mr. Acting Speaker: Let him finish his point.

Mr. Farid Khan Toofan: He has already finished.

وزیر قانون و پارلیمانی امور: یہ آپ کی طرف سے تجاویز تھیں اور اگر آپ اپنے اصولوں سے خود ہی مکر جاتے ہیں تو پھر ------------

جناب فرید خان طوفان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائمقام سپیکر: پوائنٹ آف آرڈر، فرید طوفان صاحب۔

جناب فرید خان طوفان: زه جی دے د پاره اودریدمه چه زمونږه انتظار دے چه چیف منسټر صاحب خپل Speach اوکړی خکه چه هغه ډیر وخت پس راغلے دے، هغه به څه د لاء اینډ آرډر مسئلے باندے کوم چه د هغوی ذمه داری ده خبره کوی؟ مونږه ته هیڅ قسم ته خوف نشته مګر صرف بشیر خان چه

کوم پوائنټ آف آرډر را اوچت کړو نو د دلاء منسټر صاحب مونږه ډیر عزت کوؤ، ډیر احترام کوؤ، ډیر قابل احترام شخصیت دے خو چه په هاؤس کښ اودریږی نو بیا خو به ریښتیا وائی کنه او وانی به چه د دلاء منسټر په حیثیت باندے هغوی دا Wind up کوؤ- زه یوه خبره چیف منسټر صاحب-----

---

وزیر تعلیم: جناب سپیکر! که چرے دوئ کښینی نو Speach به شروع شی-

جناب فرید خان طوفان: جناب سپیکر صاحب! که چرے دے راپاسی نو زه به د چیف منسټر په تقریر کښ هم راپاڅم بیا- ما سره د یوه فیصله اوکړی-

جناب عبد السبحان خان (وزیر اطلاعات): دوئ که د چیف منسټر په تقریر کښ پاڅی نو بیا کله چه لیډر آف دی اپوزیشن خبره کوی نو مونږ به هم پاڅو-

جناب فرید خان طوفان: بالکل به زه پاڅم، زه یوه خبره کول غوارمه-

وزیر اطلاعات: که چرے دغه رنگے روایات دوئ قائم کړل نو مونږه هم بالکل تابعدار یو-

جناب فرید خان طوفان: چیف منسټر به تقریر ته نه پریږدو-

Mr. Acting Speaker: Please, you finish your point of order.

جناب فرید خان طوفان: جناب سپیکر! زه پوائنټ آف آرډر باندے دے د پاره اودریدمه چه زمونږه قابل احترام چیف منسټر صاحب اودریدو او هغه اووئیل چه زه Reconsider کوم نه یوه ایشو چه کوم د صوبے په مفادو کښ وی، زه ورته دا وایم چه ته پخپل تقریر کښ دا وانے چه هغه خلق چه برداشت کوے شی فیس، سرمایه دار دی، نن په میډیکل کالج کښ زما خونے سبق وائی، زه نه شم برداشت کولے- زه ورته دا عرض کول غوارمه چه چیف منسټر صاحب، ټول خلق چه په میډیکل کالج کښ سبق وانی نو د سرمایه دارو بچی نه وی- دا نن مونږ ته موقع ده چه ته راغلے یے، مونږه درته وایو چه دا Consider کړه- که تا په هر څیز باندے د "نه" قسم خوړلے وی نو د هغے خو څه علاج نشته او دا عرض کومه جناب سپیکر صاحب، چه یو سړے په پوائنټ آف آرډر باندے ولاړ وی---------

وزیر اطلاعات، پوائنٹ آف آرڈر۔

Mr. Acting Speaker: Let him finish first.

جناب سلیم خان ایڈوکیٹ، جناب سپیکر! که چرے دوئ داسے کوی نو بیا به مونږه ټول په شریکه باندے پاڅو۔

جناب فرید خان طوفان، که دوئ مونږ Disturb کوی د چیف منسټر په موجودګئ کښ نو بیا زمونږه حق شته چه مونږه پاڅو او د چیف منسټر صاحب په تقریر کښ مداخلت اوکړو۔

جناب قائمقام سپیکر، تاسو خپل پوائنټ آف آرډر ختم کړئ۔

جناب فرید خان طوفان، خپله خبره ختمومه چه مونږه د چیف منسټر صاحب Speach ته انتظار کوؤ خو دا ورته عرض کوؤ چه چیف منسټر صاحب، بیخی "نه" مه کوه۔ چه خپل تقریر کوے نو په دے تقریر کښ د دے فیسونو خبره Consider کړه، دا د غریبو خلقو سوال دے، ټول خلق سرمایه دار نه دی۔ ستا دے خبرے سره زمونږه اتفاق دے چه دا وسائل خلقو لوټ کړی دی خو چه نن دلته کښ کوم خلق د غریبو نمائندګان دی، د هغوی دا حق دے چه تا ته دا ډیمانډ کیږدی چه دا فیسونه ناقابل برداشت دی۔

جناب قائمقام سپیکر، سبحان خان! زه تاسو ته په پوائنټ آف آرډر باندے دعوت درکړم یا لیډر آف دی هاؤس ته خواست اوکړم چه تقریر اوکړی؟

وزیر اطلاعات، ما خو صرف دا ګزارش کوؤ چه -----

جناب خورشید اعظم خان، پوائنٹ آف آرڈر، سر۔

جناب قائمقام سپیکر، پلیز، آپ بیٹھیں جی۔

جناب خورشید اعظم خان، سر! ایک منٹ کیلئے۔ سر! آپ ہمیں بھی موقع دیا کریں۔ سر! یہ جس طرح --------

جناب قائمقام سپیکر، آپ کی ٹریژی بنچ پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑی ہے تو -------

وزیر اطلاعات، سر! ما خو صرف دا ونیل چه د Rule 52 (a), 52 (b) violation دے جی۔

جناب قائمقام سپیکر، میں اب لیڈر آف دی ہاؤس جناب وزیر اعلیٰ صاحب سے درخواست

کرتا ہوں کہ وہ Left over agenda پر اپنے خیالات کا اظہار کریں' پلیز۔ (تالیاں) لیڈر آف دی ہاؤس کی تقریر کے دوران کوئی پوائنٹ آف آرڈرنہیں ہو گا۔

سردار مہتاب احمد خان (وزیر اعلیٰ): جناب سپیکر! میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے صوبے میں امن و امان کے موضوع پر جو ایجنڈا آئٹم تھا' اس کو میری درخواست پر' میری تجویز پر Extend کیا اور آج مجھے بھی موقع دیا کہ میں اس پر اپنے خیالات کا اظہار کروں اور اس سے قبل کہ میں اپنی بات شروع کروں' ساتھ ساتھ میں اپنے معزز اراکین کو بہت ادب سے Assure کرانا چاہتا ہوں کہ میں اس موضوع پر بات کرتے ہوئے انشاء اللہ کسی بھی طرح کسی کے اوپر نہ تو میں' نہ ان کو محسوس ہونا چاہئے بلکہ میں اپنی ذمہ داری ادا کرتے ہوئے آپ کے سامنے وہ حقائق لیکر آؤنگا اور میں ذاتی بات کرنے سے ہمیشہ پہلے بھی گریز کرتا رہا ہوں اور آئندہ بھی کرونگا۔ جناب سپیکر! یہ بات آپ اچھی طرح جانتے ہیں اور ہم سب بھی اچھی طرح جانتے ہیں کہ صوبہ سرحد کی اسمبلی کی روایات اللہ کے فضل سے' اختلافات ہوتے رہتے ہیں' چاہے وہ پارٹیز کے اپنے اندر ہوں یا حزب اختلاف اور حزب اقتدار کے ہوں لیکن جس بات پر ہمیں فخر حاصل ہے' وہ یہ کہ چھوٹی موٹی باتوں کے علاوہ ہم ایک دوسرے کی رائے کو بھی سنتے ہیں اور اس کا احترام کرتے ہیں اور یہ جہاں پارلیمانی روایات کے مطابق ہے' وہاں ہمارے صوبے کی اپنی روایات بھی ہیں جن کا ذکر ہمیں ادب کے ساتھ کرنا چاہئے۔ یہ روایات اور Traditions کسی قوم کا سرمایہ ہیں' ان کو ہم ضرور قانون اور رولز کے اندر' اس کے دائرے کے پیمانے کے ساتھ ضرور ناپنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن جہاں انسانی فطرت ہے' اس کے تقاضے ہیں' کسی معاشرے کے ادب و احترام کی بات ہے تو وہاں ضرور ہمیں اپنی روایات کو سامنے رکھنا ہے۔ میں لاء اینڈ آرڈر پر بات شروع کرتا ہوں لیکن مجھے اپنے محترم بھائی علی افضل خان کی اس بات سے اتفاق ہے کہ جو Debate law and order کے موضوع پر اس اسمبلی میں ہوئی' عجیب اتفاق ہے کہ اس میں دنیا بھر کے مسائل پر گفتگو ہوئی لیکن صوبے میں امن و امان کے مسئلے کے حوالے سے بہت کم باتوں کا ذکر ہوا۔ ان میں ایسی باتیں تو ضرور تھیں کہ جن کو آپ چوک یادگار کے جلسہ عام میں کر سکتے ہیں یا کسی دوسری پبلک میٹنگ میں کر سکتے ہیں لیکن اسمبلی کے فلور پر جب کسی موضوع اور ایجنڈے پر بات ہو تو وہ مثال اور کسی ڈائریکشن کے ساتھ ہونی چاہئے۔ اس سے تاثر یہ ملتا ہے کہ یا تو ہمارے محترم بھائیوں کو امن و امان کے مسئلے پر کوئی شکایت نہیں تھی یا پھر تجاویز دینے میں

یا اس کے مسائل حل کرنے میں انہوں نے کنجوسی برتی ہے جو میں سمجھتا ہوں کہ مناسب نہیں ہے۔ میں آپ کی توجہ ایجنڈا آئٹم کی طرف دلاتا ہوں اور مجھے یہ محسوس ہوتا ہے کہ یہ ایجنڈا آئٹم جناب سپیکر، آپ نے سپیکر کی کرسی سنبھالنے سے پہلے تیار کیا تھا۔ (قہقہہ) کیونکہ 2 جون کو جو ایجنڈا ہوا، آئٹم نمبر 9 کے تحت کہ "ملک بھر میں اور ہمارے صوبے میں امن و عامہ کی خراب صورتحال، بم دھماکے، اجتماعی قتل، عصمت دریاں، چوریاں، ڈاکے، لوٹ کھسوٹ اور انصاف کے حصول سے محرومی کے نتیجے میں خودکشیاں اور اپنے آپ کو جلانے کے واقعات پر بحث"۔ جناب سپیکر! جب آپ ایجنڈا کے آئٹمز کی ترتیب دیکھتے ہیں تو اس سے صاف محسوس ہوتا ہے کہ یہ انتہائی غیرسنجیدہ کوشش کی گئی ہے۔ میں Interested ہوں، میں اس بارے میں دلچسپی رکھتا ہوں کہ ہم اس صوبے کے جو اہم ترین مسائل ہیں، لاء اینڈ آرڈر جن میں نمبر ون حیثیت رکھتا ہے، اس کے اوپر بات کی جائے، گفتگو کی جائے لیکن جب آپ ملک بھر کی بات کریں گے تو سچی بات ہے کہ یہ ہمارا موضوع نہیں ہے۔ اس اسمبلی کو آئینی، اخلاقی اور قانونی طور پر صرف اپنے صوبے کے مسائل پر بات کرنی چاہئے اور Law and order in the Province is to be disucssed, not any where in the country. اس سے ہمارا تعلق مجموعی طور پر تو بن سکتا ہے لیکن خالصتاً صوبے کے ساتھ متعلقہ نہیں ہے لیکن اس کے باوجود میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہم چاہے صوبہ سرحد ہو یا سارا ملک ہو، لاتعلق بھی نہیں رہ سکتے۔ پاکستان جزیروں پر مشتمل ملک نہیں ہے، یہ ایک فیڈریشن ہے، یہ ایک وطن ہے، ایک ملک ہے اور یہ انتظامی امور کی وجہ سے Divide ہے، Political ہو یا Constitutional ہو یا کسی اور Reason سے ہو تو صوبوں کا وجود اس کی وجہ سے ہے لیکن I fully agree with the honourable Members کہ ہم اپنے آپ کو علیحدہ نہیں رکھ سکتے، چاہے پنجاب میں اگر کچھ Negative بات ہو، سندھ میں ہو، بلوچستان میں ہو تو ہم ضرور اس سے متاثر ہوتے ہیں لیکن پھر بھی میری گزارش یہ ہے کہ جب آپ اس فلور پر کھڑے ہو کر تجویز کریں، بات کریں تو وہ براہ راست صوبے کے معاملات سے ہو تو ہمارے لئے آسانی پیدا ہوتی ہے کہ حکومت اپنی اصلاح کرتی رہے، حکومت اپنی پالیسیوں کا دوبارہ جائزہ لیتی رہے، اس میں اگر کوئی خامی ہے اس کو دور کر سکے۔ یہ میں اپنی آسانی کیلئے تجویز کرتا ہوں اور Request کرتا ہوں معزز اراکین سے کہ جب وہ صوبہ سرحد کے معاملات پر بات کریں تو اس سے مجھے اور میری حکومت کو، میری کابینہ کو اور ہم سب کو اپنی اصلاح کرنے کا

موقع ملتا رہے گا اور میں آپ کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ میری حکومت کا جو مقصد ہے اور جو میری Perceptions ہیں، جو میرا عقیدہ ہے، وہ یہ ہے کہ ہم اس گورنمنٹ کو قانون کے تابع حکومت بنائیں، طاقت کے تابع نہیں۔ یہ قطعاً میرا منشا نہیں ہے، نہ یہ میری Spirit ہے، نہ یہ میری Perception ہے اور ان دو سالوں کے عرصے میں آپ نے ضرور دیکھا ہوگا کہ پہلی بار ہم نے Inforcement of sanction of law کو اپنا فرض سمجھا ہے، قانون کی عملداری کو اپنی ذمہ داری سمجھا ہے۔ جناب سپیکر! صوبہ سرحد اللہ کے فضل سے پاکستان کا خوبصورت ترین صوبہ ہے اور ہمیں اس پر فخر حاصل ہے کہ اللہ نے اس کو بڑی رعنائیاں دی ہیں، اس کو خوبصورتی دی ہے، اس کو Tradition دی ہیں۔
اس کے اندر اونچے پہاڑ، جنگلات، دریا اور بہترین لوگ دیئے ہیں۔ ہمیں اس پر فخر ہے لیکن Unfortunately پچھلے چند سالوں میں امن و امان کے بڑے Serious مسائل پیدا ہوئے کیونکہ جہاں ماضی میں حکومتوں اور انتظامیہ نے قانون کی بالادستی کو نہیں بلکہ ذاتی خواہشات کی بالادستی کو اپنی حکومت کا Fundamental stone قرار دیا اور اسی طرح عملدرآمد ہوا جس سے آج ہمارے لیے مشکلات پیدا ہوتی ہیں لیکن اس بات کو بھی میں کھلے دل سے کہنا چاہتا ہوں کہ گزشتہ دو سالوں کے اندر میں نے اپنی حکومت کیلئے بہت سی راہنمائی حزب اختلاف سے حاصل کی ہے۔ ہمیں اس کو چھپانا نہیں چاہئے۔ فراخدلی ہماری ذمہ داری ہے کہ اگر میں نے راہنمائی حاصل کی اپنی حکومت کی پالیسی بنانے کیلئے اور وہ کہیں سے بھی آئے تو ہمیں اس کو قبول کرنا ہے لیکن میں جو بات کر رہا تھا، وہ یہ تھی کہ ماضی میں جو اس صوبے کے اندر لاقانونیت، اپنی ذاتی خواہشات کو قانون کا نام دینا اور اس کے وسائل کی لوٹ کھسوٹ نے لوگوں کے دلوں میں اعتماد کو متزلزل کر دیا ہے، عوام کے دل میں حکومت کیلئے احترام اور عزت کا جذبہ ختم کر دیا اور پھر جس کو Credibility gap آپ کہتے ہیں، بد اعتمادی کی ایک خلیج عوام اور حکومت کے درمیان حائل ہوگئی لیکن آج یہ بات کہتے ہوئے مجھے خوشی ہے کہ میری حکومت، پاکستان مسلم لیگ کی حکومت، جس نے اس ملک کو نہ صرف قائم کیا ہے بلکہ آج اس کے استحکام کی ذمہ داری بھی پاکستان مسلم لیگ پر عائد ہوتی ہے، اس کے کندھوں پر ذمہ داری ہے۔ ہمیں اس بات پر فخر حاصل ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم ان دو سالوں میں اپنے فرض سے غافل نہیں ہوئے اور عوام اور حکومت کے درمیان جو بداعتمادی کا رشتہ تھا، جو Credibility کا جو Gap تھا، اس کو ختم کرنے میں بہت حد تک مسلم لیگ کی حکومت

نے اپنا فرض ادا کیا ہے اور آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم لوگوں کے سامنے سرخرو ہیں۔ جناب سپیکر! اس صوبے کی جو اصل شناخت ہے' وہ اس کی شاندار روایات ہیں' امن و آشتی کے ساتھ زندگی بسر کرنا اور اس صوبے میں ہر فرد کو امن کی گارنٹی' اس کو یقین دہانی دلانا' اس کو Assure کرنا' یہ اس صوبے کی روایات ہیں سر۔ ماضی کی حکومتوں نے اپنی غلط پالیسیوں کی وجہ سے اور اپنی بدنیتی کی وجہ سے اس صوبے کی شناخت کو ختم کر دیا تھا۔ جو بات میں Stress کرنا چاہتا ہوں' وہ یہ ہے کہ آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہماری حکومت نے اس صوبے میں مثالی امن و امان قائم کرکے اس صوبے کی اصل شناخت کو بحال کر دیا ہے۔ (تالیاں) جناب سپیکر! امن و امان کا مسئلہ ایک انتہائی سنجیدہ مسئلہ ہے۔ اس کو نہ تو آپ کسی ایک دن کی کارروائی سے تول سکتے ہیں' نہ آپ اس کو کسی ایک خاص واقعے کی وجہ سے جو پیش آ جائے' بلکہ آپ اس کو مجموعی طور پر تول سکتے ہیں۔ کسی بھی حکومت کی جو Commitments ہیں' اگر وہ آپ کو نظر آ جائیں اور حکومت کے ادارے امن و امان کو بحال کرنے' اس کو نافذ کرنے میں اگر اپنی مجموعی کارکردگی کو باعزت طریقے سے' ایک شاندار طریقے سے اور ایک مثالی طریقے سے مجموعی طور پر اس میں کامیاب رہتے ہیں تو اس کو ہمیں Appreciate کرنا چاہئے' جیساکہ میں نے Appreciate کیا ہے۔ ان دو سالوں کے عرصے میں قانون کو نافذ کرنے میں مجھے بہت سخت فیصلے بھی کرنے پڑے اور آپ کو یاد ہوگا جناب سپیکر' کہ جب دو سال قبل اسی اسمبلی کے فلور پر میں نے پہلی بار اپنے عہدے کا حلف اٹھایا تو ایک Policy statement میں نے دی تھی اور اس صوبے کی جو لاء اینڈ آرڈر کی اس وقت Situation تھی' وہ میں نے آپ کے سامنے رکھ دی اور آپ کو علم ہوگا کہ جس دن ہماری حکومت کی تشکیل ہوئی' اس دن 49 kidnappees اس صوبے سے جا چکے تھے جن میں سے 39 reported cases تھے اور Ten un reported cases تھے' This is on the record of the House جس میں چار سال کا ایک بچہ بھی اغواء کیا جا چکا تھا اور پھر تیرہ ہزار سے زائد مفرور اس صوبے کے اندر اعلیٰ ترین Mobilities رکھتے ہوئے اپنے ساتھ شاندار Equipments رکھتے ہوئے اور پولیس سے بہتر آلات اور کمیونیکیشن سے اپنے آپ کو Equip کرکے انہوں نے جو رکھا ہوا تھا' وہ گھومتے پھرتے تھے اور صوبے کے اندر ایسے نامی گرامی لوگ موجود تھے جن کو 'Political patronage' میں لفظ استعمال کرنا چاہتا ہوں کہ جن کو Political patronage ہمیشہ حاصل رہی ہے' کلاشنکوف ہاتھ میں رکھ کر

اور سینہ تان کر اس صوبے میں شریف آدمی کو سر جھکا کر چلنے پر مجبور کیا۔ یہاں پر سرعام جواء کے اڈے چلتے تھے' دن دیہاڑے بھتے وصول ہوتے تھے اور اب Ransom یرغمال بنا کر تاوان وصول کرنے کے واقعات اور ذاتی مقاصد کیلئے اپنے مخالفین کو Hire کر کے کرایہ پر لیکر مجرموں سے' جرائم پیشہ لوگوں سے سزا دیتے تھے' ان کو تنگ کرتے تھے' یہ Order of the day تھا لیکن جب میں نے یہاں پر' اسی فلور پر کہا تھا کہ میں اس بات کو یقینی بنانا چاہتا ہوں اور اس بات کا بھی آپ کو علم ہے کہ پشاور سے جب آپ Southern districts جاتے تھے تو غروب آفتاب کے بعد "کنوائے" کے ذریعے یہاں سے لوگ سفر کرتے تھے اور یہی حال ڈی آئی خان کے اندر بھی موجود تھا' وہاں پر بھی بہت سی جگہوں پر سالہا سال سے لوگ رات کا سفر "کنوائے" کی صورت میں کرتے تھے تو یہ صورتحال تھی۔ یہاں پر بڑے بڑے نامی گرامی بدمعاش لوگ' قتل جن کیلئے کوئی معنی نہیں رکھتا تھا' موجود تھے۔ میں نام نہیں لینا چاہتا ہوں کیونکہ ساری دنیا جانتی ہے' وہ ڈی آئی خان میں بھی موجود تھے' وہ بنوں میں بھی موجود تھے' وہ کوہاٹ میں بھی موجود تھے' کرک میں میرے علم میں نہیں ہیں' وہ پشاور میں بھی موجود تھے' وہ ہری پور میں بھی موجود تھے' وہ مردان میں بھی موجود تھے' وہ مانسہرہ میں بھی موجود تھے' وہ دیر میں بھی موجود تھے' کوئی ضلع آپ لے لیں' اس میں یہ لوگ موجود تھے اور پھر ہم نے ان کے خلاف ایک Campaign چلائی اور اس Campaign کے اندر میں نے اس بات کو یقینی بنایا' مجھے اس بات کا پورا احساس تھا کہ صوبہ سرحد کی جو پولیس ہے' وہ پاکستان بھر میں اپنی تمام تر خامیوں کے باوجود اپنے اندر ایک احترام کا جذبہ رکھتی ہے۔ سارے پاکستان میں آپ جہاں چلے جائیں' صوبہ سرحد کی پولیس کے بارے میں اچھی رائے رکھی جاتی ہے۔ اس کے بارے میں عزت و احترام سے نام لیا جاتا ہے۔ خامیاں ہر قوم اور ہر ادارے میں بھی ہوسکتی ہیں لیکن پولیس کو Exceptionally اس سے مبرا قرار دیا جاسکتا ہے لیکن میں آپ کو اعتماد کے ساتھ بتانا چاہتا ہوں کہ صوبہ سرحد کی پولیس نے اور تمام Law enforcing agencies نے اس بارے میں بھرپور ساتھ دیا' اپنی Commitment کو' اپنے ذمہ داریوں کو اس طریقے سے ادا کیا کہ یہ واحد پولیس کی اس وقت ایجنسی ہے' گورنمنٹ کا ڈیپارٹمنٹ ہے' اگر میں یہ کہوں تو بے جا نہ کہوں گا کہ انہوں نے اپنی صلاحیتوں سے بڑھ کر امن و امان کو نافذ کرنے میں میری حکومت کا ساتھ دیا اور میری پالیسیوں پر عملدرآمد کیا اور میں ان کو اس ہاؤس کے فلور پر Commend کرنا چاہتا ہوں'

میں ان کا اعتراف کرنا چاہتا ہوں اور یہ خوشی کی بات ہے اس کو کرنا چاہیے۔ جہاں کوئی جرم کرے گا، ہم اس کو ضرور پکڑیں گے۔ اسی پولیس کے اندر ہم نے جزا اور سزا کا نظام نافذ کیا۔ جہاں انہوں نے اچھے کام کئے، ان کو میں نے ریوارڈ دئیے، جہاں انہوں نے کوتاہی کی، تجاوز کیا، ناجائز کیا تو میں نے ان کو سزا دی ہے اور یہ ریکارڈ پر موجود ہے۔ جناب سپیکر! آپ نے دیکھا کہ پچھلے دو سالوں کے اندر، تیرہ ہزار مفرور ہم سے پہلے تھے، کئی ہزار کی تعداد میں مزید اضافہ ہوا لیکن دو، سوا دو سال کے عرصے میں اٹھارہ ہزار مفروروں کو گرفتار کیا گیا۔ یہ صوبہ سرحد کی ہسٹری میں پہلی بار Actual number of proclaimed offenders have reduced practically, actual number, this is for the first time in the history of Pakistan. (تالیاں) صرف صوبہ سرحد کی تاریخ میں نہیں، پاکستان کی تاریخ میں پہلی بار یہ نمبر نیچے آیا ہے۔ اس کے بعد جناب سپیکر، ہم نے کنوائے کا جو سسٹم تھا، اس کو ختم کیا۔ اب آپ کوہاٹ جائیں، آپ دوسرے Southern districts جائیں، آپ کو کنوائے میں جانے کی ضرورت نہیں کیونکہ ہم نے مفروروں اور قانون شکنوں کی تعداد کو نہ صرف کم کیا بلکہ ہم نے ان کو اس بات پر مجبور کیا کہ یا تو وہ حکومت کے سامنے اپنے آپ کو پیش کریں یا اپنے آپ کو سزا بھگتنے کیلئے تیار رکھیں۔ اس صوبے میں بہت سے ایسے واقعات ہوتے رہے ہیں کہ بینک میں ڈکیتی بھی ہوئی، Murders بھی ہوئے اور میں اس بات کو نہیں چھپانا چاہتا کہ دو کروڑ کی آبادی میں ایسے واقعات ہوتے رہتے ہیں لیکن اس بات کو دیکھنا ہے کہ ہماری حکومت نے کتنی جلدی Response کیا ہے، I assure you that we responded immediately. کسی سے کوئی نرمی نہیں کی ہے۔ اگر رات کو ایک بجے بھی میرے علم میں کوئی جرم ایسا آیا ہے تو میں نے انسپکٹر جنرل پولیس اور متعلقہ لوگوں کو رات کو بھی جگا کر ان سے کہا کہ یہ کام کرنا ہے اور مجھے خوشی ہے کہ ان سب نے بہت اچھا Response دیا ہے۔ وسائل کم ہونے کے باوجود ہم نے بندوبستی علاقوں میں، آپ کو پتہ تھا کہ ہزاروں جرائم پیشہ لوگ وہاں پر پناہ لیتے تھے، ان کے خلاف ہم نے پہلے آپریشن کیے ہیں، ان کو دور کیا اور پھر اس بات کو یقینی بنایا کہ حکومت کا جو Writ ہے، State کا جو Writ ہے، وہ نافذ ہو اور وہ نافذ ہوا۔ اس کے علاوہ جہاں جرائم پیشہ لوگوں کے اڈے تھے پورے صوبے میں، اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم نے ان کو ختم کیا ہے اور اس بات کو یقینی بنایا ہے، پہلے بھی میں نے کہا تھا اور آج بھی کہنا چاہتا ہوں کہ میری

حکومت کا جو Objective ہے، جو اس کا ایمان ہے، جو اس کا عقیدہ ہے، وہ یہ ہے کہ یہاں پر شریف آدمی سر اٹھا کر چلیں اور بدمعاش سر جھکا کر چلیں۔ (تالیاں) This is the fundamental policy of my Government. جناب سپیکر! بہت سے واقعات ہوئے، جہاں پولیس کے اندر جیسے میں نے کہا کہ ہم نے سزا اور جزا کا بھی نظام نافذ کیا، آپ کو یاد ہوگا کہ گزشتہ سال مانسہرہ میں بڑا Serious واقعہ رونما ہوا اور اس میں لوگوں کے جو سنجیدہ Riots تھے، اس میں پولیس کے کچھ ملازمین کی وجہ سے لوگوں نے Practically riots وہاں پر کئے، اس سے بہت نقصان ہوا لیکن اس میں جب انکوائری ہم نے کی اور پولیس کے افسران، سب کو میں بتانا چاہتا ہوں اور آپ کو علم بھی ہے لیکن میں Repeat کرنا چاہتا ہوں کہ اس واقعے کی وجہ سے سات پولیس کے افسران ملازمتوں سے Dismiss کئے گئے، ان کے خلاف Criminal cases بھی درج کئے گئے اور They are under arrest also. یہ صوبے کی ہسٹری میں پہلی بار جناب سپیکر، ایسا ہوا ہے۔ اس میں SP and DIG were transferred اور ان کو صوبے سے بھی باہر بھیجا گیا۔ اس کے علاوہ کھلابٹ میں اسی طرح کا ایک شدید واقعہ ہوا جس پر عوام کا Reaction ہوا۔ اس کے جواب میں جب ہم نے انکوائری کی تو دو پولیس آفیسرز اس میں قصور وار ٹھہرائے گئے، ایک انکوائری کی وجہ سے اور ان کو بھی سروسز سے Dismiss کیا گیا ہے۔ جناب سپیکر! پولیس کے اندر بھی ریفامز کے مسائل جاری رہے، ان کی شکایات جاری رہیں لیکن ہم نے کسی کے خلاف نرمی نہیں کی، کسی کیلئے کوئی رعایت نہیں کی۔ پولیس کے اندر ایک بہت بڑا خرد برد کا واقعہ میرے نوٹس میں آیا اور یہ بہت سنجیدہ مسئلہ تھا، میں نے Immediately ایکشن لیا اور اس میں جو اہلکار ملوث تھے، نہ صرف ان کو برطرف کیا بلکہ ان کے خلاف فوجداری مقدمات بھی قائم کئے اور ان سے تراسی لاکھ روپے کا سامان بھی Recover کیا۔ This is also on the record. (تالیاں) ایسا کبھی پہلے نہیں ہوا۔ یہ وہ کام تھا جہاں ہم نے سزا دی لیکن جناب سپیکر جب اچھی Performance ہوئی، صوبے میں امن و امان قائم ہوا، اس صوبے کی عزت اور احترام بنا اور یہ اسلئے بھی ضروری تھا کہ میں اس پر Believe کرتا ہوں کہ صوبہ سرحد کا جو Honour ہے، جو Dignity ہے، جو اس کا Respect ہے، وہ اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ پاکستان بھر سے یا پاکستان سے باہر کوئی فرد بھی صوبہ سرحد کے اندر آئے تو وہ اپنے آپ کو ایک محفوظ ترین پناہ گاہ میں سمجھے۔ This is the objective of my Government. (تالیاں)

اس سے نہ صرف یہاں اکانومی بڑھے گی' Economic activity بڑھے گی' یہاں لوگوں کے وسائل بڑھ جائیں گے' ان کی آمدنی بڑھے گی بلکہ ہماری عزت اور توقیر بھی بڑھے گی اور اسی بات کو میں یقینی بنانے کیلئے آپ کو خوشی سے بتانا چاہتا ہوں کہ اس سال صوبہ سرحد میں Domestic tourists اور Foreign tourists کی جو تعداد ہے' وہ پچھلے بیس سالوں کی نسبت زیادہ ہے' This is also a good sign of recognisance. (تالیاں) جناب سپیکر! ہم نے پولیس کو Rewards بھی دیئے۔ میں نے پچھلے سال بیس لاکھ روپے سے زیادہ کے Cash awards پولیس کو دیئے' ان کے جرأت پر' ان کی بہادری پر اور ان کی اچھے کام کرنے پر اور پھر اس طرح صوبہ سرحد کی ہسٹری میں پہلی بار سب سے زیادہ پولیس کے جو آفیشلز ہیں' ان کو پولیس میڈل دینے کا جو نظام ہے مرکزی حکومت سے' وہ بھی سب سے زیادہ ہم نے حاصل کئے۔ پچھلے سال ہم نے پولیس کے اندر ریفارمز کئے۔ سارے ڈیپارٹمنٹ کو کمپیوٹرائز کر رہے ہیں' ان کے ریکارڈز کی Computerization ہو رہی ہے۔ اس کے علاوہ میں نے Criminal Investigating Units کو تیار کیا ہے' اپنی Criminal Information Intelligence Units کو تیار کیا کیونکہ مجرموں کے خلاف ہمارے پاس Intelligence system نہ ہونے کے برابر ہے تو سب سے پہلے آتے ہی میں نے Criminal Intelligence Unit یہاں پر ڈیزائن کیا جس کو مرکزی حکومت نے Appreciate کیا اور سارے صوبے میں نافذ کرنے کیلئے انہوں نے اس بات کی ہدایت کی ہے۔ اس کے علاوہ میں نے Crime investigation and criminology institute کے قیام کا بھی یہاں Decision کیا ہے جو صوبے بھر میں اور پھر پاکستان بھر میں Modern techniques کو سامنے رکھتے ہوئے' ماڈرن ٹیکنالوجی کو سامنے رکھتے ہوئے Crime investigation کو باعزت طریقے سے کریں گے' تھرڈ ڈگری کے ساتھ نہیں کرنا چاہئے کیونکہ Third degree method is over now. یہ مسئلہ اب جا چکا ہے۔ We want to really enter into the new millennium with the more honour and respect to our individuals, to our society. اسلئے میں نے جدید سائنسی خطوط پر تفتیش کیلئے Crime investigation and criminology institute کا بھی فیصلہ کیا ہے۔ ہم نے پولیس بھرتی میں سفارش اور جو Condonation پالیسی ہے' اس کو میں نہیں کہتا ہوں کہ ختم کیا ہے' ختم کرنے میں شاید ہم بہت جلدی کامیاب نہ ہوسکیں But it has been

آج Interferance نہیں ہے۔ آج مداخلت بہت کم ہے اور یہ much reduced.
Political will کی وجہ سے ہوا۔ اس کے علاوہ میری ہدایت پر پولیس ٹریننگ کالج ہنگو میں نئے کورسز کا اجراء کیا گیا ہے' جدید کورسز کو ہم نے شامل کیا ہے۔ جس میں دنیا کا جو سب سے اعلیٰ درجے کا ٹریننگ سسٹم ہے اور Criminal behaviour study کے سسٹم کو ہم نے Introduce کیا ہے' یہ بھی ملک کے اندر پہلی مثال ہے۔ ان کا جو Total curriculum ہے ' Police Training College has been completely redesignd. It has been comletely upgraded, modernized اور Objective oriented ہے۔ اسی طرح میں نے سی آئی ڈی کے جوانوں اور آفیسروں کیلئے Anti Terrorist Courses کا بھی اجرا کیا ہے' نوشہرہ میں اس سال اس کی فرسٹ پاسنگ آؤٹ پریڈ بھی ہوئی۔ جیساکہ میں نے کہا کہ اس سے بڑھ کر ہم نے پولیس کو Political interference سے دور کرنے کیلئے Efforts کی ہیں۔ اس میں کافی حد تک ہم کامیاب ہوئے ہیں' بہت حد تک اور اگر معزز اراکین اس بارے میں اور تجاویز دیں گے تو انشاء اللہ ہم ان کو اور بہتر کر سکتے ہیں۔ جناب سپیکر! اچھے کام کو جیسے کہ میں نے کہا کہ اگر ہم نے ان کی غلطیوں اور خامیوں پر ان کو سزا دی ہے تو اچھے کاموں پر ہمیں ان کو شاباش بھی دینا چاہئے۔ یہ ایوان اس صوبے کا سب سے بڑا ایوان ہے' صوبے کے دوکروڑ عوام کی نمائندگی کرتا ہے۔ اس کا قد کاٹ بہت بڑا ہونا چاہئے۔ ہر چیز کو تنقید کے جائزے سے نہیں دیکھنا چاہئے بلکہ حزب اختلاف اور حزب اقتدار دونوں برابر کے ذمہ دار ہیں صوبے کے امن و امان کے مسئلے پر۔ کوئی اس میں Partition نہیں ہو سکتی' اس میں Divide نہیں ہو سکتا' The responsibility is common. میں یہ بتانا چاہتا ہوں معزز اراکین کو کہ پچھلے دو سالوں کے اندر صوبے کی ہسٹری میں سب سے زیادہ پولیس کے Encounters ہوئے جرائم پیشہ لوگوں کے خلاف' One hundred, fifty three encounters

with the criminals in the province اور جناب سپیکر' یہ کوئی جعلی پولیس مقابلے نہیں تھے' اس کے اندر پولیس کے پچیس افراد شہید ہوئے' پچھتر شدید زخمی ہوئے اور مجھے اس بات پر فخر حاصل ہے کہ جوابی کارروائی میں پولیس نے اس سے کہیں زیادہ اپنا ریکارڈ بہتر کیا ہے۔ جن میں More than 64 criminals have been killed and many other injured. یہ ریکارڈ بتاتا ہے کہ 153 encounters میں پچیس پولیس

آفیسرز شہید ہوئے اور پچھتر زخمی ہوئے ' That means, that our police is not only responsive to their responsibilities but they are also courageous, thay are brave and they can take any challenge whichever comes on their way and we must appreciat it. (تالیاں)

جناب سپیکر! میرا خیال تھا کہ اس طرح کی جو باتیں ہیں' وہ میں کم کرونگا' میں General باتیں بھی کرنا چاہ رہا تھا لیکن پھر بھی میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک موقع ہے کہ میں اپنے معزز اراکین کو بتا سکوں کہ ہماری Law enforcing agencies کو بہت مشکلات پیش آ رہی ہیں Resourses کی کمی کے وجہ سے۔ ہمارے صوبے کی جو پولیس نفری ہے' وہ پندرہ ہزار کی تعداد میں کم ہے' جو Ratio ہے آبادی کے تناسب سے This is a very serious challenge, یہ آج کا نہیں ہے یہ عرصہ دراز سے چلا آ رہا ہے اور اس میں ہماری جو کوالٹی ہے' وہ بھی بدقسمتی سے اتنی اچھی نہیں ہے۔ اعلیٰ درجے کا Response ہوا ہے دو سالوں میں' بڑی ذمہ داری کا احساس ہوا ہے لیکن اس کے باوجود میں سمجھتا ہوں کہ اس سے زیادہ مثالی کام کیا جا سکتا ہے اگر ہمارے وسائل زیادہ ہوں' ہمارے Logestics بہتر ہوں اور ہماری تربیت کے معیار اور سخت ہوں۔ میں آپ کو یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ ہم نے اس خامی کو جو ہماری کمی ہے سیکورٹی کی سروسز کی' سیکورٹی ایجنسیز کی کمی کی وجہ سے ایک نیا Experience میری ہدایت پر شروع ہوا ہے۔ حیات آباد کے Residence area میں' وہاں پر ہم نے پرائیویٹ سیکورٹی سسٹم کو Induct کیا ہے With the help of the community. ہم نے عوام کی جو سوسائٹی ہے' وہاں پر جو رہائش رکھنے والی آبادی ہے' کمیونٹی ہے' اس کی مدد سے ہم نے پرائیویٹ سیکورٹی کے حوالے کیا ہے۔ حیات آباد کے اندر یہ Experience ایسا ہے کہ یہ نیا ہے لیکن اس کے اندر عوام اور حکومت دونوں کو شریک کرکے اس تجربے کے ذریعے ہم آگے دیکھنا چاہتے ہیں کہ اگر یہ کامیاب ہوگیا اور اس کو لوگوں نے زیادہ قبول کر لیا تو ہم اپنی پولیس فورس کو جو خالی ناکہ بندیاں ہیں اور جو سڑکوں پر وہ گھومتے ہیں' اس سے بہتر ہم ان کو دوسری Performance میں استعمال کر سکیں اور میں یہ چاہتا ہوں کہ سیکورٹی کا ایک ایسا نظام ہو کہ کسی واقعے کے ہونے سے تین اور پانچ منٹ کے اندر اندر جو حفاظتی ٹیم ہے پولیس کی یا سیکورٹی سسٹم کی' وہ وہاں پر آ سکے۔ جناب سپیکر! آپ اس بات سے واقف ہیں اور یہ معزز اراکین بھی واقف ہیں کہ صوبہ سرحد میں بارہ سے پندرہ لاکھ افغان گزشتہ دو دہائیوں

سے، بیس سالوں سے غیر مربوط طریقے سے، Indisciplined way سے، Disorganised system کے ساتھ یہاں رہ رہے ہیں اور ان کی یہاں موجودگی سے بھی ہمارے مسائل میں اضافہ ہوا ہے۔ اس کے علاوہ اسلحہ کی بھتات ہے، یہ بھی اس صوبے کے اندر ایک مسئلہ ہے اور پھر ماضی کے اندر قبائلی علاقوں کا مجرموں کیلئے پناہ گاہ کے طور پر تبدیل ہو جانا، یہ بھی ایک مسئلہ تھا۔ اس سے ہمارے لئے امن و امان کے مسائل کو حل کرنے میں کافی مشکلات پیش آ رہی تھیں لیکن پھر بھی ہم نے اپنے عزم کو کمزور نہیں ہونے دیا۔ جناب سپیکر! یہ بھی آپ کے علم میں ہے کہ جہاں حکومت پر اپنی طاقت اور قانون کے نفاذ کی ذمہ داری عائد ہے، وہاں اس بات کو بھی ہم لازم سمجھتے ہیں کہ جہاں ڈائیلاگ کے ذریعے یا صوبے کی روایات میں جرگے کے مطابق اور مشران کے مطابق اگر فیصلے ہوسکیں تو ہم نے ان کو بھی ترجیح دی ہے اور اس کی مثال ہماری نفاذ شریعت کی جو تحریک ملاکنڈ میں چل رہی تھی، اس کے اندر بہت سے Irritants موجود تھے، وہاں ہم نے طاقت کا استعمال نہیں کیا لیکن ہم نے ڈائیلاگ کو وہاں استعمال کر کے Situation کو Defuse کیا۔ اس کے ساتھ ساتھ ہنگو میں شیعہ سنی تنازعہ جو بیس سالوں سے کئی قیمتی جانوں کو لے چکا تھا، اللہ کے فضل سے ہم نے اس کے اندر جرگے کو استعمال کیا اور گزشتہ بیس سالوں کے اندر پہلی بار ایسا ہوا کہ ہنگو اور کوہاٹ میں محرم امن کے ساتھ گزرا، نوروز بھی ہوا اور چہلم بھی وہاں گزر چکا ہے۔ (تالیاں) تو یہ ایک Wisdom تھی جو ہم نے استعمال کی۔ (تالیاں) اور وہاں ہم جرگہ اور ڈائیلاگ کے ذریعے کام کر سکے اور اسی طرح مہمند ایجنسی میں جو بندوبستی علاقہ، ٹرائبل ایریاز میں تبدیل ہو چکا تھا، وہاں پر بھی ہم نے ڈائیلاگ اور جرگے کو اہمیت دی، ان سے مدد لی اور اللہ کے فضل سے حالات کو ہم نے وہاں پر Calm کیا ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ جیسے میں نے کہا کہ ہمارے لئے امن و امان کو بہتر بنانے میں بہت مشکلات پیش آتی رہی ہیں، ہم نے ڈائیلاگ اور جرگے کو استعمال کیا لیکن جہاں ہم نے دیکھا کہ نہیں، قانون کا نفاذ اور ریاست کی جو Writ ہے، اس کا نفاذ کرنا ضروری ہے تو اس کیلئے میں نے ذرا بھی ہچکچاہٹ نہیں کی اور نہ میں نے دریغ کیا اور نہ آئندہ ہوگا۔ کسی تذبذب اور کمزوری کا بھی شکار نہیں ہیں اور اس کیلئے، آپ نے دیکھا کہ بٹانی ایریا میں، درہ آدم خیل زرگری میں، دیر میں جہاں ہمیں آپریشن کرنے کی ضرورت پڑی تو ہم نے ان کے خلاف اپنے اقدامات کئے۔ میں یہ بات بھی کہنا چاہتا ہوں کہ ہمارے اقدامات اور اللہ کے فضل سے آج

صوبہ سرحد امن و امان کے حوالے سے مثالی صوبہ ہے اور صدر مملکت نے گزشتہ دنوں پولیس ٹریننگ کالج ہنگو میں اپنی تقریر کے دوران صوبہ سرحد میں ہم سب کو اعزاز دیا۔ انہوں نے کہا کہ صوبہ سرحد آج امن و امان کے حوالے سے ایک مثالی Province ہے۔ (تالیاں) اور میں اس بات کا کھلے دل سے اعتراف کرنا چاہتا ہوں کہ ان سارے اقدامات کے اندر جہاں حکومت اور ہماری انتظامیہ کی کارکردگی ہے، وہاں پر میرے اُس طرف بیٹھے ہوئے حزب اختلاف کے بھائیوں کی مدد اور تعاون بھی مجھے حاصل رہا اس سارے کام کے اندر، میں اس کو Appreciate کرنا چاہتا ہوں۔ (تالیاں) میں اسلئے بھی Appreciate کرنا چاہتا ہوں کہ اس دوران ایسے بہت سے واقعات ہوئے جہاں اگر حزب اختلاف محض روایتی حزب اختلاف ہوتی تو شاید وہ پوائنٹ سکورنگ کیلئے میدان میں کود پڑتے۔ جیسے ابھی چند دن قبل لکی کے اندر جو پندرہ طالبان تھے، جمعیت العلمائے اسلام کے سٹوڈنٹس تھے، ان کو Kidnap کیا گیا وہ ایک ایسا ایشو تھا جس پر جمعیت العلمائے اسلام بھی اور ہمارے صوبے کی جو دوسری جماعتیں ہیں، وہ بھی اگر چاہتے تو اس معاملے کو ایشو بناتے لیکن میں Appreciate کرتا ہوں کہ انہوں نے اس کو ایشو نہیں بنایا بلکہ انہوں نے ہمیں موقع فراہم کیا کہ ہم جرائم پیشہ لوگوں کے خلاف اقدامات کریں اور اللّٰہ کے فضل سے وہ Recover ہوئے۔ اسی طرح جو دوسرے Actions تھے، جن میں درہ آدم خیل میں، زرگری میں، پشاور اور چارسدہ کے اندر اس طرح کے بہت سے واقعات ہوئے۔ اگر یہ پوائنٹ سکورنگ کرنے کی کوشش کرتے تو شاید ان کو موقع ملتا لیکن میں نے جیسے کہا کہ میں اس بات کا اعتراف کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے اس کی اہمیت کو جانچتے ہوئے اس کے اندر ایک وسعت قلبی اور سنجیدہ طریقہ اختیار کیا اور یہ مثبت طریقہ ہے، میں اس کو Appreciate کرتا ہوں۔ جناب سپیکر! میں اس سے زیادہ اور بات نہیں کرنا چاہتا کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ جو ذمہ داری آج حکومت کی ہے اس امن و امان کے حوالے سے، وہ سارے ہاؤس کی ہے اور میں یہ بات کہنا چاہتا ہوں کہ میری اس بات کو غلط نہ سمجھا جائے لیکن جب ہم ایجنڈے پر بات کرتے ہیں تو وہ Specific ہونا چاہئے۔ Generality میں آپ باتیں کریں گے، سچی بات ہے کہ ہمارے لئے جوابدہی کرنا مشکل ہو جاتا ہے کیونکہ میں جوابدہی کو اپنے اوپر لازمی قرار دیتا ہوں۔ میری حکومت کے اوپر یہ لازم ہے کہ وہ کسی بھی مسئلے کے اوپر جو عوام کے فلاح و بہبود سے متعلق ہو، ان کی بہتری کے متعلق ہو تو اس کے اوپر میں اپنی جوابدہی کرسکوں لیکن ایسی کوئی

تقریر یا بات جس کا اس صوبے کے اندر حقائق سے تعلق نہ ہو، اس سے کنفیوژن پھیلتی ہے، اس سے تضادات پھیلتے ہیں، اس سے لوگوں کا سیاسی نظام سے اعتماد اٹھتا ہے، لوگ جھوٹا تصور کرتے ہیں۔ اسلئے میری ایک گزارش ہے کہ جب آپ ایجنڈا کی تشکیل کریں تو اس کیلئے جوش میں آنے کے بجائے ہم سنجیدگی سے کریں۔ جیسا کہ یہ ایجنڈا ہے، میں نے کہا کہ اس کا حقائق سے کوئی تعلق نہیں ہے اور اللہ کے فضل سے جیسے میں نے کہا کہ صوبے کے اندر بہت باوقار طریقے سے ہم آگے جا رہے ہیں تو اس سے محرومی ہوتی ہے۔ میں آخر میں ایک بات یہ کرنا چاہتا ہوں، ایک تجویز دینا چاہتا ہوں کہ چونکہ پاکستان آج اللہ کے فضل سے ایک ایٹمی طاقت ہے اور دنیا کے باوقار ملکوں کے اندر شامل ہے، عزتمند ملک ہے اس کو ہم بہت باوقار بنا سکتے ہیں اپنے رویوں کے ساتھ، اپنے جذبوں کے ساتھ اور حزب اختلاف اور حزب اقتدار ایک نظام کا حصہ ہیں، ان میں کوئی ذاتی رنجش نہیں ہوتی، اس میں کوئی لعن طعن نہیں کی جا سکتی۔ اس میں ایک دوسرے پر خالی کیچڑ نہیں اچھالا جا سکتا بلکہ ہمیں اس بات کی ضرورت ہے کہ آج ہم نفرت، تعصب اور اپنی کم علمی اور فرسٹریشن کو چھوڑ کر سنجیدہ روی اختیار کریں اور میں اس فلور پر کھڑے ہو کر یہ پیشکش کرنا چاہتا ہوں کہ امن و امان کی بہتری کی صورت میں حزب اختلاف کی طرف سے جو تجو آئے گی میں جناب سپیکر، آپ کے حوالے کرتا ہوں کہ آپ اس تجویز کو کسی بھ کمیٹی کے سامنے لے جائیں اور وہاں سے آپ ہماری جن خامیوں کی نشاندہی کریں، ہمار اصلاح کرنے کیلئے اور تجاویز دیں۔ assure you that my Government will t have any hesitation in accepting any thing which is positive d which is in the larger interest of the province. Thank you very ch. (Applause)

حاجی بہادر خان (دیر)۔ پوائنٹ آف آرڈر سر۔

. Acting Speaker: The sitting is adjourned till 9.30 of tomorrow ning, the 8th of June, 1999. Thank you.

(اسمبلی کا اجلاس منگل 8 جون ساڑھے نو بجے صبح تک کیلئے ملتوی ہو گیا۔)